UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226274
UNIVERSAL
LIBRARY

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

الحمد لله والمنة

کہ رسالہ نافعہ در تحقیق مسئلہ غیب از تالیف لطیف جناب مولانا مولوی محمد عبد الکریم صاحب کوچینی الموسوم

رد السیف علی من سلہ بالحیف

وسہام

العار والعیب علی مدعی العلم بالغیب

جسمیں رسالہ سیف المسلول ورنسیر الدین کا نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے جواب دیا گیا ہے
اور مبتدعین کی اُن تلبیسات وتزویرات کا نمونہ بھی دکھایا گیا ہے جو حقیقی اسلام اور اصل اصول دین یعنے
توحید باری عز اسمہ مٹانیکی غرض سے وہ کرتے رہتے ہیں اور طمع دنیا اور حصول زر کیخاطر اپنی ابلہ فریب
تقریروں اور جعلی تحریروں سے عوام کو بہکاتے اور شاہراہ اسلام پر خس وخاشاک شرک وبدعت ڈالکر
خلق خدا کو بد دین بناتے ہیں الا لعنة الله علی الظلمین الذین یصدون عن سبیل الله ویبغونها عوجا
اور آخر میں کچھ کمالات وارشادات بقیة السلف حجة الخلف بحر المعارف والعالم بدر الفضائل
والمکارم فخر خاندان شاہ عبد العزیز حضرت مولانا شاہ اسمعیل شہید رحمہم اللہ تعالی
لکھے گئے ہیں جو لوگ آپکو برائی سے یاد کرتے ہیں انہیں قسم ہے خدائے عز وجل کی کہ ایکمرتبہ ضرور اسے بغور انصاف
ملاحظہ کریں اور بلا تحقیق حال ایسے عالم فاضل ولی کامل شہید فی سبیل اللہ کو کافر کہکر جہنمی نہ بنیں فلله
الحجة البالغة فلو شاء لهدىكم اجمعين ۵

حسب ایماء جناب مولوی غلام محمد بن حافظ صادق صاحب نذیری وسعی بلیغ جناب حاجی عبد الکریم سیٹھ صاحب سلمہا

ربهما فی الدارین

در مطبع انصاری واقع دہلی مولوی محمد عبد الاحد صاحب طبع شد

۲۹۷۶ / ۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد[ف۱] للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون - والصلوۃ والسلام علی حبیبہ محمد سید المرسلین وخاتم النبیین ورحمۃ للعٰلمین وشفیع المذنبین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین - ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین اما بعد واقفان اسلام کو خبر ہو کہ مدار دین کا توحید باری ہو سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون (وہ پاک ہو اور برتر ہو شرک اور شریکون سے جو لوگ ٹہیراتے ہین) اور ساری کتب سماویہ کا نازل ہونا اور پیغمبرون کا مبعوث ہونا اسی کے واسطے ہوا ہو وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لاالٰہ الا انا فاعبدون (ای محمد تم سے پہلے جتنے پیغمبر ہم نے بہیجے ان سبہونکو یہی حکم بہیجا کہ میرے سوا کوئی لائق بندگی کے نہین ہو تو تم سب میری ہی پوجا کریو) بلکہ پیدا ہونا انس وجن کا توحید ہی کیلئے ہوا ہو وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور سبہون نے اپنی قومونکو اول اسکی دعوت کی یقوم[ف۲] اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ اور اسی پر رحمت ومغفرت اور جنت ونعمت کو موقوف رکہا اور قبولیت عمل صالح کی اسی سے بتائی اور ساری عمر شرک سے منع کرتے رہے اور وعید شدید سنائی - انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماوٰہ النار وما للظٰلمین من انصار (عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ کا شریک ٹہیراوے تو اللہ نے اُسپر جنت حرام کردی اور اُسکا ٹہکانا دوزخ ہو اور ان بے انصافون کے کوئی چہوڑانے والے نہین) انکے پیچہے ان کے اصحاب کا اور انکے اتباع کا ائی یوسنا یہی معمول رہا اور ہر ہر زمانہ کے اولیا وصالحین کا یہی کام[ف۳] تہا اور مخالفین دین سے جہگڑا رہا - وکذٰلک جعلنا لکل نبی عدوا[ف۴] شیٰطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا الآیۃ وکذٰلک جعلنا فی کل قریۃ اکابر مجرمیھا لیمکروا فیھا الآیۃ (یعنی ای پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کہ مکہ کے مشرکین آپکے دشمن ہو ہین ویسے ہی ہم نے ہر ہر پیغمبر کے دشمن بنائے تہے آدمیون مین کے اور جنون مین کے شیطانون کو کہ وہ ایک ایک کو فریب دینے کیلئے ملمع کی باتونسے وسوسے دیتے ہین - اور جیسے کہ ان مشرکونکے ہمنے سردار بنائے ہین ویسے ہی ہر ہر بستی مین بڑے بڑے بدکار بنائے تاکہ وہ اس مین اپنا داؤ چلادین یعنی پیغمبرون کی تکذیب اور دین کی مخالفت

ف۵ یعنی دعوت توحید کی ۱۲

ف۱ ساری خوبیان اور تعریف وشکر اللہ کو ہو کہ جسنے اپنے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدایت نامہ اور سچا دین دیکر بہیجا تاکہ اسکو سارے دینون پر غالب کرے گو مشرکین برا مانین - اور رحمتین اور سلامتیان اُسکے دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سارے رسولون کے سردار اور سارے پیغمبرون کے آخر ہین اور مہربانی جہان والون کو اور شفاعت کرنیوالے گنہگارون کی - اور اُنکی ساری آل اور سب صحابہ پر اور جو لوگ قیامت تک اُنکے تابعدار ہون نیکی مین ۱۲

ف۲ یعنی ہر ہر پیغمبر نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اللہ کی ہی پوجا کرو اسکے سوا کوئی دوسرا خدا تمہارا نہین ہے ۱۲

ف۳ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو اصل دین سے روکے منتونسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کرے سو اصل دشمن پیغمبر کا وہی ہو ۱۲

ف۴ پہر جو کوئی انکی تابعداری کرے اُسکے حکمون پر چلے دنیا مین ٹہیک راہ پر رہیگا اور آخرت مین محروم نہ رہیگا فمن اتبع ھدای فلا یضل ولا یشقی الآیۃ ۱۲

اب یہ خاکسار کہتا ہو کہ ان دونون کتابین اور رسالے آپس کے رد و قدح کے دیکھو ازانجملہ سیف المسلول علی منکر علم غیب الرسول کہ جو
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو غیب دان نجانے اسپر یہ تلوار کہینچی ہوئی ہی اور اسی قبیل کی کتاب منیر الدین نام جس مین بہت کچھہ وہو ف۱ مجانی
ہو اور اپنے مدعا کی دلیلین اپنے استدلال و استنباط کے مطابق بیان کرکر صلحاء امت و علماء سنت و اکابر دین متین و عرفاء و اصلین و اولیاء
و شہداء کاملین کی توہین و تضلیل و تفسیق و تکفیر کی ہو ف۲ لا تقوم الساعة حتی یلعن آخر هذه الامة اولها غیرت
ایمانی مقتضی ہوئی کہ اس کتاب کی حقیقت مشتے نمونہ ف۳ از خروارے بتادون تا مسلمانون کو اس سے دہوکا نہو جائے مقدمة
امام ہمام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر مین فرماتے ہین

اما الشبهة الاولی وهی المتعلقة بالعلم وهی قولهم انه اخبر عن الغیوب فوجب ان یکون الها فاجاب الله
نصاریٰ کا پہلا شبہ عیسے علیہ السلام کو خدا بنانیکا علم سے متعلق ہو سو انکا یہ کہنا کہ انہی غیبونکی خبردی پس لازم ہوا کہ آپ خدا ہون حق تعالی نے انکا جواب انہی اس قول
تعالی عنه بقوله ان الله لا یخفی علیه شیئ فی الارض ولا فی السماء وتقریر الجواب انه لا یلزم من کونه
سے فرمایا کہ اسپر تو کوئی چیز آسمان و زمین کی پوشیدہ نہین رہتی ہو اور تقریر اس جواب کی یون ہو کہ آپ تہوڑی غیب کی باتین
عالما ببعض المغیبات ان یکون الها لاحتمال انه انما علم ذلك بوحی من الله الیه وتعلیم الله له ذلك
جاننے والے ہونیسے یہ لازم نہین ہو کہ خدا ہو جاوین کیونکہ ہوسکتا ہو کہ آپ اسکو اللہ کی وحی سے جو ان کو پہنچی تہی جانتے ہون اور اللہ کے معلوم کرانے سے معلوم کر گئے ہون
لکن عدم احاطته ببعض المغیبات یدل دلالة قاطعة علی انه لیس باله لان الاله هو الذی
لیکن دوسرے غیبونکو ان کا نہ جاننا پکی دلیل ہو اسپر کہ وہ خدا نہین ہین ف۴ اسلیئے کہ خدا تو وہی ہوتا ہو کہ جس پر آسمان و زمین مین کوئی
لا یخفی علیه شیئ فی الارض ولا فی السماء فان الاله هو الذی یکون خالقا والخالق لا بد ان یکون
چیز بہی چہپی نہ رہے کیونکہ خدا تو اسی کو کہتے ہین کہ پیدا کرنے والا ہو اور پیدا کرنے والا ضرور ہو کہ اپنی
عالما بمخلوقه ومن المعلوم بالضرورة ان عیسی علیه السلام ما کان عالما بجمیع المعلومات
مخلوقات کے حال سے واقف ہو اور صاف معلوم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ساری معلومات اور غیب کی چیزون کے جاننے والے نہیں
والمغیبات فکیف والنصاری یقولون انه اظهر الجزع من الموت فلو کان عالما بالغیب کله
تھے پہر علم غیب ساری اشیاء کا انکو کیونکر ہوسکے حالانکہ نصاری خود مقر ہین کہ آپنے موت سے بیصبری کی پس اگر وہ سارے غیب کے جاننے والے ہوتے
لعلم ان القوم یریدون اخذه وقتله وانه یتاذی بذلك ویتالم فکان یفر منهم قبل
تو انکو خبر ہو جاتی کہ وہ لوگ انکو پکڑنا اور مار ڈالنا چاہتے ہین اور انکو اس بات سے رنج اور درد ہوگا انکے اپنے پاس آنے سے
وصولهم الیه فلما لم یعلم هذا الغیب ظهر انه ما کان عالما بجمیع المعلومات والمغیبات
پہلے ہی جان بچا کر بہاگ جاتے پہر جب انکو یہ غیب معلوم نہوا تو ظاہر ہوگیا کہ وہ سارے معلومات و غیب کی چیزین نہین جانتے تہو

ف۱ بمصداق نہ انصاف ماند نہ تقوی نہ دین ایغ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر ف۲ قیامت نہ آویگی جبتک آخر لوگ اس امت کے
اگلون کو لعنت نکرینگے۔ حالانکہ مردونکو برا بولنے سے منع بہی آیا ہو لا تسبوا الاموات۔ الحدیث ف۳ اسلیے کہ انکے مزعومات کا رد اور دونو کا ابطال (بقیہ صفحہ ...)

اعلان
رسالہ سیف المسلول اور ... منیر الدین ... مولوی غلام محمد صاحب ... حافظ محمد ... صاحب ... (بقیہ صفحہ ... دیکھو)

والاله هو الذی لایخفی علیه شئ من المعلومات فوجب القطع بان عیسیٰ علیه السلام
اور خدا تو وہی ہوگا کہ جس پر کوئی چیز بھی چھپی نہ ہو اب ضرور یقین کرنا پڑا کہ عیسیٰ علیہ السلام
ماکان الٰها فثبت ان الاستدلال بمعرفة بعض الغیب لایدل علی حصول الالٰهیة
ہرگز خدا نہیں تھے پس ثابت ہوا کہ بعض غیب کے جاننے کو دلیل ٹھیرانا خدائی حاصل ہونے کی دلیل نہیں ہے
واما الجهل ببعض الغیب یدل قطعًا علی عدم الالٰهیة فهذا هو الجواب عن النوع الاول
اور بعض غیب کا نہ جاننا تو قطعی دلیل انکے خدا نہ ہونے کی ہے سو یہ جواب پہلی قسم کے شبہ کا ہے
من الشبهة المتعلقة بالعلم (الی ان قال) ومن احاط علما بما ذکرناه ولخصناه علم
جو علم سے علاقہ رکھتا ہے تا آنکہ علامہ رازی نے فرمایا کہ جو کوئی ہمارے اس بیان کو جو ہم نے کہے اور خلاصہ کلام ہو جانے تو اسکو معلوم ہو جاوے گا
ان هذا الکلام علی اختصاره اکثر تحصیلا من کل ما ذکره المتکلمون فی هذا الباب
کہ ہمارا یہ کلام باوجود مختصر ہونیکے متکلمین کے سارے کلاموں سے جو انہوں نے اس باب میں ذکر کئے ہیں بڑھکر مفید مطلب ہے گا
وانه لیس فی المسئلة حجة ولا شبهة ولا سوال ولا جواب الا وقد اشتملت هذه
اور یہ بھی جان لیگا کہ اس مسئلہ میں کسی طرح کا جھگڑا اور کوئی شبہ اور کچھ سوال و جواب جو کچھ ہو سب کو یہ آیت شامل ہو
الاٰیة علیه (الی قوله) وهو تقریر لما تقدم من ان علم المسیح ببعض الغیوب وقدرته
اور سب کا یہیں جواب ہو انکے اس قول تک اور جو آگے گذرا کہ بعض غیبوں کو مسیح علیہ السلام کا جاننا اور بعض صورتوں میں جلانے
علی الاحیاء والاماتة فی بعض الصور لایکفی فی کونه الٰها فان الاله لابد ان یکون کامل
اور مارنے کی ان کو قدرت ہونا ان کے خدا ہونے میں دلیل کافی نہیں ہو سو اسکا یہ اثبات ہو اسلئے کہ خدا جو ہو پوری
القدرة وهو العزیز وکامل العلم وهو الحکیم (ثم قال) قوله یا اهل الکتٰب لا تغلوا فی دینکم الاٰیة ای لا
قدرت والا ہونا ضرور ہو اور وہی زبردست ہو اور پورے علم والا ہونا بھی ضرور ہو اور وہ پختہ کار ہو اور اس آیت میں علامہ رازی نے فرمایا کہ کتاب والو اپنے دین میں غلو کرو
تفرطوا فی تعظیم المسیح وذلک لانه تعالیٰ حکی عن الیهود انهم یبالغون فی الطعن فی
یعنی مسیح کی تعظیم میں حد سے نہ بڑھو اور یہ اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے یہود کا حال بیان فرمایا کہ وہ مسیح کی حقیقیں بڑے بڑے طعن تشنیع کرتے ہیں
المسیح وهٰؤلاء النصاری یبالغون فی تعظیمه وکلا طرفی قصدهم ذمیم فلهذا قال
اور یہ نصاری جو ہیں انکی تعظیم میں مبالغہ کرتے ہیں اور یہ دونوں جانب انکے مقصود کے مذموم ہیں اسلیئے نصاری کو فرمایا کہ
للنصاری لا تغلوا فی دینکم وقوله ولا تقولوا علی الله الا الحق یعنی لا تصفوا الله بالحلول
اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور یہ فرمانا کہ اللہ پر جھوٹی بات نہ بولو بھی بولو اس سے مراد یہ ہو کہ آدمی کے بدن یا روح میں اللہ کا اترنا
والاتحاد فی بدن الانسان او روحه ونزهوه عن هذه الاحوال ولما منعهم عن
اور اس سے ملکر ایک ہوجانیکی بات جو غلط بناتی ہو نہ کہو اور ایسی عیب دار باتوں سے اس کو منزہ جانو۔ اور جب انکو غلو کی راہ سے

بقیہ صفحہ ۳ ... الکاتب انشاء اللہ تعالیٰ ... ۵۴ جو لوگ علم غیب ... سمجھ رکھو ... میں سے ایک

طریق الغلو ارشدھم الی طریق الحق وھو ان المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وعبدہ
منع فرمایا اب سچی بات ٹھیک راہ بتایا۔ وہ یہ ہو کہ مسیح عیسی فرزند مریم جو ہو اللہ کا قاصد اور اسی کا بندہ ہو
(الی قولہ) ثم قال وکفی باللہ وکیلا والمعنی ان اللہ سبحانہ کاف فی تدبیر المخلوقات وفی حفظ
پھر فرمایا اور اللہ کام بنانیوالا بس ہو معنی یہ ہو کہ اللہ پاک مخلوقات کی تدبیر اور سارے جہاں کی حفاظت و نگہبانی کو اکیلا بس ہے۔
المحدثات فلا حاجۃ معہ الی القول باثبات الہ اخر وھو اشارۃ الی ما یذکرہ المتکلمون من
اسکے ہوتے دوسرے خدا کے ثابت کرنے کی بات کہنے کی کوئی حاجت نہیں ہو اور یہ اشارہ ہو اسبات پر جو متکلمین ذکر کرتے ہین کہ
انہ سبحانہ لما کان عالما بجمیع المعلومات قادرا علی کل المقدورات کان کافیا فی الالٰھیۃ
اللہ سبحانہ جب سارے معلومات کا جاننے والا اور سارے مقدورات پر اسکو قدرت ہو تو وہ اکیلا ہی خدائی کیلئے بس ہو
ولو کان الٰہ اخر معہ لکان معطلا لا فائدۃ فیہ وذلک نقص والناقص لا یکون الٰھا
اور اگر دوسرا خدا بھی اسکے ہوتے ہوئے ہووے تو خدا بیکار ہو گیا اسمین کوئی فائدہ نہوا اور یہ عیب اسکو لگا اور عیب دار خدائی کے لائق نہین رہا
(الی قولہ) فی ایۃ لن یستنکف المسیح ان یکون عبداللہ ولا الملئکۃ المقربون روی ان
اس آیت مین کہ مسیح ننگ نہ رکھیگا اور نہ مقرب فرشتے ننگ کرینگے اللہ کے بندے ہونےسے روایت ہین (کہ)
وفد نجران قالوا لرسول اللہ صلعم لم تعیب صاحبنا قال ومن صاحبکم قالوا عیسی قال
کہ نجرانکے قاصدون نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ آپ کس لیے ہمارے پیارے یار کا عیب کرتے ہو آپنے فرمایا وہ کون تمہارا یار ہو وے کہے عیسی
وای شئ قلت قالوا تقول انہ عبداللہ ورسولہ قال انہ لیس بعار ان یکون عبداللہ
آپنے فرمایا مین نے کیا کہا ہو کہ آپ ان کو اللہ کا بندہ اور اسکا رسول کہتے ہو آپنے فرمایا کہ وہ تو کچھ ننگ کی بات نہین ہو کہ عیسی خدا کے بندے ہوئے
فنزلت ھذہ الایۃ (انتھی قولہ تعالی) وقالت الیھود عزیر ابن اللہ الایۃ اعلم ان اللہ تعالی لما حکم فی
پس آیت نازل ہوئی۔ اور اس آیت مین کہ یہود نے عزیر کو اللہ کا بیٹا کہا فخر رازی نے کہا جان رکھو کہ اللہ تعالی نے جب اگلی آیت مین
الایۃ المتقدمۃ علی الیھود والنصاری بانھم لا یؤمنون باللہ شرح ذلک فی ھذہ الایۃ
یہود و نصاری پر یہ حکم دیا کہ ان کو اللہ پر ایمان نہین ہو تو اب اس آیت مین اسکی شرح فرمائی۔
وذلک بان نقل عنھم انھم اثبتوا للہ ابنا ومن جوز ذلک فی حق الالہ فھو فی الحقیقۃ قد انکر
اور وہ یون ہو کہ انھون نے اللہ کا بیٹا ثابت کیا اور جس نے معبود حق کے حق مین بیٹا بیٹی جائز رکھا سو وہ فی الحقیقت خدا کا منکر ہے
الالہ وایضا بین تعالی انھم بمنزلۃ المشرکین فی الشرک وان کانت طرق القول بالشرک
اور یہ بھی اللہ تعالی نے بیان فرمایا کہ وے شرک کے کرنے مین مشرکون کے برابر ہین گو شرک کو قائلون کے طریقے
مختلفۃ اذ لا فرق بین من یعبد الصنم وبین من یعبد المسیح وغیرہ لانہ لا معنی
جدے جدے ہون اسلیئے کہ بت کے پوجنے والے اور مسیح یا اور کسی مخلوق کے پجاری کے درمیان کوئی فرق نہین ہو اسواسطے کہ شرک کے معنی تو یہی ہین

سلہ اس امت مرحومہ مین بھی نصاری کے ہم عقیدہ لوگ ہوئے جو عبدہ و رسولہ کو عیب جانتے ہین اور الوہیت مین شریک بناتے ہین ہم فرمایا رسول اللہ صلعم نے ...

للشرك الا ان يتخذ الانسان مع الله معبوداً فاذا احصل هذا المعنى فقد حصل الشرك بل انا لو تاملنا لعلمنا ان كفر عابد الوثن
کہ آدمی اللہ کے ساتھ اور کسی مخلوق کو بھی معبود بنالیوی جب ایسی بات ہووے تو شرک ہوگا بلکہ اگر ہم غور سے دیکھیں تو معلوم ہو جاتا ہو کہ بت پرست کا کفر

اخف من كفر النصارى لان عابد الوثن لا يقول ان هذا الوثن خالق العالم واله العالم بل يجريه مجرى الشئ
نصاریٰ کے کفر سے کہیں ہلکا ہی کیونکہ بت کا پوجنے والا نہیں کہتا ہی کہ یہ بت جہان کا بنانیوالا اور عالم کا معبود ہی بلکہ اسکو ایک ایسی چیز کے بجائے رکھتا ہی

يتوسل به الى طاعة الله اما النصارى فانهم يثبتون الحلول والاتحاد وذلك كفر قبيح
کہ اسکی وجہ سے اللہ کی طاعت کا وسیلہ کیوے لیکن نصاریٰ جو ہیں حلول و اتحاد ثابت کرتے ہیں خدا عیسےٰ کو بھیس میں اترا کہتے ہیں اور یہ نہایت بُری کفر ہی

جدا فثبت انه لا فرق بين هؤلاء الحلولية وبين سائر المشركين (وقال في) اتخذوا احبارهم
اب ثابت ہوگیا کہ ان حلولیوں اور اور مشرکوں کے بیچمیں کوئی فرق نہیں ہی اور اس آیت میں کہ انہوں نے اپنے عالموں

ورهبانهم اربابا من دون الله الاية الاكثرون من المفسرين قالوا ليس المراد من الارباب
اور عابدوں کو اللہ کو چھوڑ کر رب بنالیا کہا بہت سے مفسروں کا یہ قول ہو کہ مراد رب ٹھہرا لینے سے یہ نہیں ہی کہ انہوں نے انکو جہان کے خدا

انهم اعتقدوا فيهم انهم الهة العالم بل المراد انهم اطاعوهم في اوامرهم ونواهيهم
اور معبود سمجھ لیے بلکہ مراد یہ ہی کہ جس بات کا وہ حکم کرتے تھے اسپر چلتے تھے اور جس کام سے وہ انکو منع کرتے چھوڑ دیتے

(الى ان قال) قال شيخنا ومولانا خاتمة المحققين والمجتهدين رضي الله عنه قد شاهدت
یہانتک کہ رازی نے کہا کہ فرمایا ہمارے شیخ اور ہمارے پیارے دوست آخر محققوں اور مجتہدوں کے کہ اللہ نے رضی ہو کہ میں نے ایک جماعت

جماعة من مقلدة الفقهاء قرأت عليهم ايات كثيرة من كتاب الله تعالى في بعض المسائل
مقلدین فقہا کی دیکھی انکو بہت سی آئتیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی بعضی مسئلوں میں میں نے پڑھکر سنائیں

وكانت مذاهبهم بخلاف تلك الايات فلم يقبلوا تلك الايات ولم يلتفتوا اليها وبقوا ينظرون
اور انکے مذاہب ان آیتوں کے خلاف میں تھے تو انہوں نے ان آیتوں کو قبول نکیا اور ان کیطرف پھر کر بھی نہ دیکھا اور تعجب سے مجھے گھورنے لگے

الى كالمتعجب يعني كيف يمكن العمل بظواهر هذه الايات مع ان الرواية عن سلفنا
یعنی ان آیتوں کے ظاہر معنوں پر عمل کرنا کیسا ہو سکے گا حالانکہ روایت ہمارے بزرگوں سے

وردت على خلافها ولو تاملت حق التامل لوجدت هذا الداء ساريا في عروق الاكثرين
اسکے برخلاف آئی ہی اور اگر تو خوب غور سے دیکھے گا تو پاویگا اس بیماری کو گھسی ہوئی رگوں میں بہت[1] سے

من اهل الدنيا فان قيل انه تعالى لما كفرهم بسبب انهم اطاعوا الاحبار والرهبان فالفاسق
دنیا کے لوگوں کے۔ پس اگر کوئی کہو کہ اللہ تعالے نے جب انکو کافر فرمایا اس سبب سے کہ انہوں نے عالموں اور درویشوں کی مان لی تو بحکم بدکار

يطيع الشيطان فوجب الحكم بكفره كما هو قول الخوارج والجواب ان الفاسق وان كان يقبل
بھی شیطان کا فرمانبردار ہی پس اسکے کفر کا حکم بھی ضرور ہوا چنانچہ خارجیوں کا قول ہو اور جواب یہ ہی کہ فاسق اگرچہ دعوت شیطان کی

---

[1] یہ مقام بھی قابل توجہ و غور و تامل ہی ۱۲

دعوة الشيطان الا انه لا يعظمه لكن يلعنه ويستخف به اما اولئك الاتباع كانوا يقبلون

قبول کرکر گناہ کرتا ہی لیکن اسکو بزرگ نہین مانتا ہی بلکہ اسکو لعنت کرتا اور اسکو حقیر جانتا ہی۔ اور یہ لوگ انکے تابعدار جو ہین

قول الاحبار والرهبان ويعظمونهم فظهر الفرق والقول الثانی فی تفسير هذه الربوبية

عالمون عابدون انکے کہنے کو قبول کر لیتے تہے اور انکی بزرگی بہی کرتے تہے اس سے فرق ظاہر ہوا اور دوسرا قول اس رب بنانیکی تفسیر مین یہ ہے

ان الجهال والحشوية اذا بالغوا فی تعظيم شيخهم وقدوتهم فقد يميل طبعهم الی القول

کہ جاہلون اور ظاہری نظر والونکا کام ہی کہ جب اپنے پیر کی اور پیشوا کی تعظیم مین حد سے بڑہ جاتے ہین تو کبہی ہیچی کی رغبت سے پیر مین خدا اُتر آیا اور پیر

بالحلول والاتحاد وذلك الشيخ اذا كان طالبا للدنيا بعيدا عن الدين فقد يلقی اليهم

اور خدا ایک ہی ہو گئے کہنے لگتے ہین اور وہ پیر صاحب جب دنیا کے طالب اور دین سے دور پڑے ہوئے ہین تو انکو سکہاتے ہین

ان الامر كما يقولون ويعتقدون وشاهدت بعض المزورين ممن كان بعيدا عن الدين

کہ تم جو کہتے اور سمجہتے ہو ٹہیک بات ہی مین نے دیکہا ہے بعضے مشائخین کو جنکی لوگ زیارت کرتے تہے دین سے دور پڑا

يامر اتباعه واصحابه بان يسجدوا له وكان يقول لهم انتم عبيدی فكان يلقی اليهم من

اپنے تابعدارون اور ساتہیونکو حکم کرتا تہا کہ وہ اسکو سجدہ کرین اور کہتا تہا انکو کہ تم میرے بندے ہو پہر ان کو کئی طرح کی باتین

حديث الحلول والاتحاد اشياء ولوخلا ببعض الحمقی من اتباعه فربما يدعی الالهية

حلول اتحاد کی سنایا کرتا تہا یعنی پیر مین خدا ہی وغیرہ کہتا تہا اور اگر کبہی بعضے احمقون کیساتہ اپنے تابعدارون مین سے تنہائی مین ملتا تو آپ سے خدائی کا کرتا

واذا كان مشاهدا فی هذه الامة فكيف يبعد ثبوته فی الامم السالفة الی قوله ثم قال

پس جب یہ حال اس امت مین دیکہا جاتا ہی تو اگلی امتونمین اسکا ہونا کیونکر ممکن نہو گا۔ پہر اسکے بعد اللہ تعالے نے فرمایا

تعالى وما امروا الا ليعبدوا الها واحدا ومعناه ظاهر وهو ان التورٰية والانجيل والكتب الالهية

اور انکو یوہی حکم ہوا ہی کہ ایک خدا کی پوجا کرین۔ اور اسکا معنی ظاہر ہی اور وہ یہ ہی کہ توریت اور انجیل اور ساری کتابین خدا تعالےٰ کی

ناطقة بذلك ثم قال لا اله الا هو سبحانه عما يشركون ای سبحانه من ان يكون له شريك

اسی توحید کی بات کا حکم دیتی ہین۔ پہر فرمایا کسی کی بندگی نہین اسکے سوا وہ پاک ہی اس سے جو وہ شریک بناتے ہین

فی الامر والتكليف وان يكون له شريك فی كونه مسجودا او معبودا وان يكون له شريك فی

یعنی وہ اس سے منزہ ہی کہ امر و تکلیف شرعی مین اسکا کوئی شریک ہو سکے اور پاک ہی اس سے کہ سجدہ اور عبادت لینے مین کوئی اسکا ساجہی ہو اور پاک

وجوب نهاية التعظيم والاجلال انتهی

اس سے کہ بڑے درجہ کی تعظیم [1] اور بزرگی کے لینے مین کوئی اسکا شریک ہو

اس قدر عبارت مین سے چند امور کی رعایت کرکر نقل کی ہے خصوصاً قصیدہ بردہ کا یہ شعر ؎

---

[1] نہایت تعظیم جسکو عبادت کہتے ہین خاص اللہ تعالی کو ہی ہے نہ کسی اور کو بہی ۱۲

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ + سواک عند حلول الحادث العمم الخ

جس سے یہ لوگ استدلال کرتے ہین حالانکہ وہ خود ہی کہتے ہین دع ما ادّعتہ النصاری فی نبیہم پہر بھی ایسے لوازم الوہیت جو نصاری جیسے علیہ السلام کے حق مین ثابت کرتے ہین سو بیہ سرور عالم فخر بنی آدم صلعم کی شان عالی مین ثابت کرتے ہین اسلیئے علمانے فرمایا انظر کیف غفل عن دینہ کذا فی الدر النضید اور ولی واصل عارف کامل علامہ عبد الرحیم برعی ایسا کہنے سے منع فرماتے ہین اور کہتے ہین لذ باللہ ولا تلذ بسواہ ۔ من لاذ بالملک الجلیل کفاہ ۔ ایضًا فاذا وقعت بشدۃ او کربۃ ۔ فادع الکریم وقل سریعا یاھو ویسا ہی علم ساری کائنات کا ثابت کرنا بہی ممنوع ہو جیسا عیسے علیہ السلام کے حق مین ممنوع ہو اور حدیث صحیح مین آنحضرت فرماتے ہین لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی ابن مریم اور بہی اس سے بڑھکر یہ دلیل ان کی مدارج النبوۃ سے ہو وہ انکہ وے صلعم مے بندو مے شنود کلام ترا زیرا کہ وی متصف است بصفات اللہ و یکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی اور اسی سے نقل کرتے ہین وھو بکل شیء علیم و وے دانا ست بہمہ چیز الخ جس مین تسویہ رب البریہ جل وعلا کے ساتہ ظاہر ہو اور وھو بکل شیء علیم سورہ حدید کے اوائل مین ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم ہو بزبردستی یہ تحریف معنوی ہو کہ صفات جناب باریتعالی کو جناب سید الانبیا کے لیئے بیان کرتے ہین۔ اور اس سے بہی بڑہ چڑھکر نقد النصوص ملا جامی سے یہ دلیل انکی منقول ہو کان الحقیقۃ المحمدیۃ فی صورۃ الاسم الجامع الالٰھی ھی تربّ صور العالم کلھا بالرب الظاھر فیھا فلا بد لھا من الاتصاف بالصفات الالٰھیۃ کلھا من العلم الشامل والقدرۃ وغیرھا یتصرف فی اعیان العالم علی حسب استعدادتھا ولکن ذلک انما ھو من جھۃ حقیقتھا لا من جھۃ بشریتھا انتہی فی الاصل یہ اور ایسے امثال جو اس کتاب مین درج کئے ہین صوفیہ وجودیہ کے کلام سے ہو ان کے اصطلاحات کے موافق اور شرع شریف مین انکا کلام حجت نہین ہو اور ظاہر شریعت کے مخالف ہونیسے وہ لوگ خود ہی اپنے کلام کے دیکہنے سے منع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اورون کا اس مین دخل دینا ایسا ہی جیسا بغیر تیرنا سیکہے کے سمندر مین غوطہ لگانا جس مین ہلاکت ہو یقینا چہ جائے کہ ایسے کلام سے استدلال صحیح ہو چنانچہ وہ لوگ اس سے بہی بڑہکر یہ کہتے ہین الحقیقۃ المحمدیۃ ھی الذات مع التعین الاول وھو الاسم الاعظم کوئی کہتا ہے کہ معنی کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کے زبان رسالتمآب سے لیکے اپنے زمانہ تک کوئی نہین جانے سوا ئے ان وجودیون کے کوئی کہتا ہے وحدت مطلق مین لیک + جان سمجہ بوجہ دیکہ + عالم و اللہ ایک + سب وہی وہ سو سب + اور کوئی کہتا ہے کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست + ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنار نیست +

ف۱ مشکلون مین خدا کی پناہ اور آسرا ڈہونڈہے اور اسکو چہوڑکر اور کسیکا آسرا نہ لے جو کوئی بادشاہ بزرگ کی پناہ لیوے تو وہ اسکو بس ہو اور فرمایا جب تو کسی سختی یا کسی مشکل اور بلا مین پڑے تو اسوقت خدائے کریم کو ہی پکار اور بول جلدی یا اللہ ۱۲ ف۲ چنانچہ مقدمہ کی عبارت سے معلوم ہوا ۱۲ ف۳ مجہے حد سے نہ بڑہا دو جیسا نصاری نے عیسی علیہ السلام کو بڑہا دیا کہ بندے پن کی حد سے نکال لیا ف۴ ترجمہ اسلیئے کہ حقیقت محمدی صورت مین اسم اعظم خدا کے وہی ساری صورتون کو عالم کی پرورش کرتی ہو بسبب رب کے جو اس مین ظاہر ہو پس ضرور ہوا اسکو موصوف ہونا اللہ تعالی کی ساری صفتون کے ساتہ جو وہ علم ہے ایسا کہ سب کو شامل اور قدرت کامل اور دوسری صفات کاملہ بہی اور وہ (حقیقت محمدی) ساری چیزون مین عالم کی تصرف کرتی ہو انکی ان استعداد ونکے مطابق اور یہ سب جو ہو صرف اسکی حقیقت کے ظرف سے ہو نہ انکی بشریت کے سبب سے انتہی ایسا عقیدہ حلول و اتحاد کی قبیل سے ہو اہل شرع کے نزدیک کفر ہو ۱۲ ف۵ اور فرقہ مفوضیہ جنکا ذکر بعد آتا ہو بعینہ وہ یہ ہو ۱۲

اور کوئی کہتا ہی۔ اگر کافر زبت آگاہ گشتے ٭ یکے از واصلان راہ گشتے ۔ مسلمان گر بدانستے کہ بت چیست یقین کردے کہ دین در بت
پرستی ست ٭ اور کوئی کہتا ہی فوقتا یکون العبد ربا بلا شك وقتا یکون الرب عبدا بلا افك اور کوئی کہتا ہی سبحان من اوجد
الاشیاء وھو عینھا اور کوئی انا الحق اور کوئی لیس فی جبتی سوی اللہ اور کوئی کہتا ہی الخالق والمخلوق کالمرکب للمزجی
وامثال ذلك من الاقاویل الکثیرۃ جنابِ علماء شریعت کے پاس یہ عقیدہ وجودیہ کفر والحاد و زندقہ ہی ہوش و حواس کی حالت مین جو بولے
کافر واجب القتل ہی الا آنکہ استغراق و بیخودی و مستی مین کہے تو معذور ہی۔ گر چنین گویم بباید کشتنم قول بایزید بسطامی کا ہے رح۔ اور جنید بغدادی
نے اس مسئلہ کا انکار فرمایا اور رد فرمایا۔ ما للتراب ورب الارباب جنکو تحقیق منظور ہو رسالہ فاضحۃ الملحدین علامہ سعد الدین تفتازانی اور
رسالہ ملا علی قاری رد وحدت الوجود مین مطالعہ فرماوے۔ گو ایک جہان اسکے معتقد ہون اہل اسلام پر حجت نہین اور اسی سیف المسلول
مین تفسیر نیشاپوری سے لکھتے ہین آیۃ الکرسی کی تاویل مین جو باتفاق معلوم ہی کہ از اول تا آخر صفات باری تعالیٰ ہین من ذا الذی
یشفع عندہ الا باذنہ ھذا الاستثناء راجع الی النبی صلعم کانہ مثل من ذا الذی یشفع عندہ یوم القیمۃ الا عبدہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ماذون فی الشفاعۃ موعود لہا یعلم ما بین ایدیھم من اولیات الامور
قبل خلق الخلائق انتھٰی اس سے اپنا استدلال کر کر کہتے ہین باالجملہ قدرت ربانی و تعلیم حقانی کشف جمیع مبہمات و مکنونات غیبیہ کو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے شامل ہو وغیرہ یہ استدلال اس آیت شریف سے کیونکر صحیح ہو گا۔ حالانکہ اسی کتاب مین شرح عقاید
نسفی سے نقل کئے ہین والنصوص من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواھرھا اور اسی عقاید مین ہی کہ کلام فرقہ باطنیہ کا تفسیر نہین
ہی اور حدیث شریف مین ہی من فسر القرآن برأیہ فقد کفر خصوصًا صفات مختصہ حق تعالیٰ کو غیر کی طرف پھیرنا قطع نظر تحریف کے یلحدون
فی اسمائہ مین داخل اور کفر ہی یہ کچھ اپنی بات نہین ہی علماء اُمت کے پاس سلفاً و خلفاً مسلم ہی۔ یہ ہم اُن اگلے بزرگون کے حق مین جنسے
وہ نقل کرتے ہین نہین کہتے کیونکہ یہ سب انکا کلام ہونے مین احتمال ہی ممکن ہی کہ مدسوس ہو۔ ہم تو ان لوگون سے مستفسر ہین کہ باوجود
ادعاء علم کے یہ عزم جزم کیسا اور اپنے ہی ذکر کیئے ہوئے قاعدہ کا خلاف کیون کر رہے ہین۔ اور وہ خود ہی اس کتاب مین لکھتے ہین
لیکن یہ حال ہر وقت نہین رہتا ہے بوقت مقام جمع و تجلی کے ہوتا ہی کبھی ایک لمحہ سے کم ایسا حال ہو جاتا ہی اس سے واضح ہی کہ تمام
دقائق و حقایق کی بعض اوقات مین انبیاء علیہم السلام کو رویت و بینائی حاصل ہو جاتی ہے تو ان تمام دقائق و حقائق و جزئیات و کلیات
کا علم حاصل ہونا بخوبی ثابت ہوا۔ انتھٰی۔ یہ بات مسلم ہی اسکا کوئی منکر صاحب عقل سلیم نہین ہی کہ معجزات انبیاء علیہم السلام کے اور
بدستور کرامات اولیاء کرام کی ہمیشہ بطریق دوام و استمرار ہر وقت مین نہین رہتی ہین جس وقت مین ہوئے ہوئے دوسرے سب اوقات
مین نہین۔ پس علم ما کان و ما یکون اور جزئیات و کلیات کا اور علم خواطر و نبات کا جس وقت اللہ نے معلوم کرا دیا اُسی وقت مین ہوا اور جس
مجلس مین سارے عالم کے حالات بتا دیئے اُسی مجلس مین رہا نہ دایم و مستمر پس جن جن واقعات کا کہ آپ بیان کئے ہین سرور عالم سردار بنی آدم
نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے سو بطریق معجزہ بتعلیم آلٰہی اوقاتِ معینہ متعددہ مین ہوئے ہین جسکو دوام و استمرار فی کل الاوقات
نہین ہی یہی قاعدہ سارے معجزات کا حضرات انبیاء علیہم السلام کے اور کرامات کا اولیاء عظام کے ہی فی سائر الازمنۃ والامکنۃ

لہ یہ قول کسی کا انہون نے بطور حکایت بیان کیا ہے اور اس کا رد اسی تفسیر نیشاپوری کی عبارت سے اس ہمارے رسالہ
مین آئندہ مذکور ہے ۱۲

والاحوال المتنوعۃ۔ کما فی ہٰذاالقول للسعدی رحمہ ؎[۱] یکے پرسید زان گم کردہ فرزند + کہ اے روشن گہر پیر خرومند + ز مصرش بوئے پیراہن شمیدی
چرا در چاہ کنعانش نہ دیدی + بگفت احوال ما برق جہان است + دمے پیدا و دیگر دم نہان است + گہے بر طارم اعلیٰ نشینم + گہے
بر پشت پائے خود نہ بینم + جناب مستطاب فخر کائنات فرماتے ہین[۲] من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ
رواہ البیہقی فی شعب الایمان - اور اسی پر ابن حجر مکی کہتے ہین کہ قبر شریف کے نزدیک جب درود و سلام پڑھا جاوے تو آنحضرت بسماع حقیقی
سن لیتے ہین اور جو دور کی جگہون سے پڑھا جاوے تو نہین سنتے ہین الا بواسطۃ الملائکۃ تدل علیہ احادیث کثیرۃ کما قالہ - پہر عوام کا تعام لام
اور خواص کالعوام کا ہر مطلب و حاجت اور مشکل و مصیبت مین دور دور سے اولیاء اللہ اور عباد صالحین کو پکارنا اور انسے مدد مانگنا
بیجا و بے دلیل ہے - امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض ء الٰہ مع اللہ قلیلا ما تذکرون[۳]
وقال ربکم ادعونی استجب لکم الاٰیۃ[۴] الدعاء ہو العبادۃ الحدیث[۵] - معجزے اور کرامات سنکر یہ گمان بلکہ
اعتقاد جازم انکا ہے کہ ہمارے ہر حال کی خبر ہر وقت مین ان کو ہو جاتی ہے اور ان کو ہر طرح سے قدرت ہماری حاجتون کے برلانے پر ہے
یہ عقیدہ ان کا بیشک فاسد ہے اور وہ اس طور سے انکو غیب دان کامل اور پوری قدرت والے سمجھتے ہین جس سے اشراک فی العلم
والقدرۃ ثابت ہوتا ہے - جسکے دلائل کتاب و سنت اور اقوال علماء امت سے بیش از بیش ہین اور ایسکے محل پر بیان کئے گئے ہین طالب
تحقیق دیکھ لے ؎ در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس + زانکہ نبود جز خدا فریاد رس + وانکہ خواند غیر حق را اے پسر + کیست در عالم از و گمراہ تر
یہ فرمانا شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا مطابق اس آیت کریمہ کے بلکہ گویا اسی کا ترجمہ ہے - ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ
من لا یستجیب لہ الی یوم القیامۃ وہم عن دعائہم غافلون واذا حشر الناس کانوا لہم اعداء وکانوا بعبادتہم کافرین[۶]
ندا یم غیر از تو فریاد رس + توئی عاصیان را خطا بخش و بس + اگر وہ علم علی الدوام رہتا تو سہو و غفلت و نسیان وغیرہ کچھ بھی نہ ہوتا یہ
صفت خداوندی ہے خاصۃً کما فی صحیح البخاری انما انا بشر انسیٰ کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی قال ذلک صلی اللہ علیہ وسلم
حین وقع لہ السہو ولم ینبہ کذا فی الابریز - اور شیخ عبدالحق دہلوی خود ترجمہ مشکوٰۃ مین فرماتے ہین - این دین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم از
پس بطریق خرق عادت بود بوحی یا الہام وگاہ گاہ بود نہ دائم - اور لیاقۃ التعریس کی حدیث کی شرح مین فرماتے ہین واگرچہ بیند چرا بکشف وحی

[۱] یعنی کسی نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے پوچھا کہ آپنے تو یوسف علیہ السلام کے پیراہن کی بو مصر سے ہی سونگہ لی کنعان کے کوئین مین جب
وہ ڈالے گئے کیون آپنے انکو نہ دیکھا تب آپ فرمانے لگے کہ ہمارے احوال کوندتی بجلی کیطرح ہین کبھی چمکتی ہے اور کبھی پوشیدہ ہے ایک وقت میرا
ہوتا ہے کہ اونچے آسمان پر جا بیٹھتا ہون اور ایکوقت ایسا کہ اپنے پاؤن کی پیٹھ بہی نظر نہین پڑتی ۱۲ [۲] جو کوئی مجھ پر میری قبر کے نزدیک سے درود پڑھے
تو مین اسکو سنتا ہون اور جو مجھ پر دور سے درود پڑہے تو وہ مجھکو پہنچایا جاتا ہے ۱۲ [۳] بھلا جو خدا کہ بلا مین پھنسے ہوئے کی پکار کا جب وہ اسکو پکارے
جواب دیتا ہے اور وہ بلا و مصیبت دفع کر دیتا ہے اور تم کو ایکے بعد دیگرے زمین مین پیدا کرتا ہے سو ان صفتون والا خدا بہتر ہے یا وہ لوگ کہ جنکو مشرک
مشکلون مین پکارتے ہین - کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی ہے کہ ان تین کامون مین سے کوئی کام کرے ہرگز نہین ، تم تو تھوڑا ہی دھیان
کرتے ہو ۱۲ [۴] اور تمہارے رب نے فرمایا کہ تم مجھسے ہی دعا کرو مین تمہاری پکار کو سنتا ہون ۱۲ [۵] دعا و حاجت طلبی جو ہے عبادت ہے ۱۲
[۶] اور کون زیادہ گمراہ اس سے بڑھکر جو اللہ کو چھوڑکر ایسونکو پکارے جو قیامت کے دن تک اسکو جواب نہین دینگے اور وہ انکی پکار سے بیخبر ہین
اور جب حشر لوگونکا ہوگا تو وہ انکے دشمن بنجائینگے اور انکے پوجے سے منکر ہو جائینگے بیضاوی کہتے ہین لانہم اما جماد واما عباد مسخرون مشتغلون باحوالہم ۱۲

و الہام دریافت گوئیم این فعل باری تعالیٰ است اگر دران وحی نفرستاد و کشف نکرد چہ توان کرد۔ اور اپنی کتاب سیف المسلول مین ہی۔ وتیسر ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد من خوارق العادۃ اھ ملخصاً لیکن حال ایک ایسی خلقت کا بت پرستون کے حال سے شبیہ ہو گیا نعوذ باللہ من ذلک۔ جیسا امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر مین نقل کرتے ہین انہم وضعوا ہذہ الاصنام والاوثان علی صور انبیائہم واکابرہم وزعموا انہم متی اشتغلوا بعبادۃ ہذہ التماثیل فان اولئک الاکابر تکون شفعاء لہم عند اللہ تعالیٰ ونظیرہ فی ہذا الزمان اشتغال کثیر من الخلق بتعظیم قبور الاکابر علی اعتقاد انہم اذا عظموا قبورہم فانہم یکونون لہم شفعاء عند اللہ انتہی یعنی بت پرستون نے مورتون اور بتونکو اپنے پیغمبرون اور اپنے بزرگون کی سورتون پر بنایا اور زعم کیا کہ جب ان تصویرون کی پرستش مین وہ مشغول ہوتے ہین تو وہ بزرگان اللہ تعالیٰ کے پاس انکے لئے شفاعت کرنیوالے بنجاتے ہین اسکی مثال اس زمانے مین۔ وجود ہی کہ اکثر خلقت بزرگون کی قبرون کی تعظیم کرنے مین مشغول ہے اس اعتقاد پر کہ جب یہ انکے قبرون کی تعظیم کرینگے تو وہ بزرگان اللہ کے حضور مین انکے شفیع بنینگے اور وہ ہزار قسمین اللہ کی کھا کر توڑین تو چندان برا نہین سمجھتے اور ایک قسم بہی کسی ولی کے نام کی توڑین تو اپنی جان و مال کا نقصان سمجھتے ہین اور ان کی قبرون کے پاس ایسے ادب سے کھڑے رہتے ہین کہ کوئی بندہ مخلص و محب خدا بہی نمازین ویسے خضوع و خشوع کے ساتھ نہ کھڑا ہوتا ہوگا جانتے ہین کہ وہ بزرگان انکے دل کے خطرات و نیات کو بہی جانتے ہین وھذا اذا لم یکن شرکا فلیس فی الدنیا شرک واذا لم یکن کفرا فلیس فی الدنیا کفر کما قال بعض الفضلاء۔ باینہمہ انکے ملاؤن نے انکو جوابات اور حیلے سکھا رکھے ہین کہ ہم انکو خدا یا خالق و موجد و موثر سمجھکر نہین پکارتے ہین اور بالاستقلال و ذاتی علم و قدرت و تصرف انکا ہو کر نہین سمجھتے ہین لیکن اللہ نے انکو یہ علم و قدرت و تصرف عالم مین دیا ہی کر کر جانتے ہین اسطرح کے اعتقاد سے کفر و شرک کیونکر ہوگا اور تماثل اور تساوی اور برابری خالق اور مخلوق کے درمیان کیسی ہونے لگی برابری تو تبہی ہوگی کہ ہم انکو بالذات علم و قدرت ثابت کرین اور جمیع صفات مین خدا کے برابر سمجھین۔ جیسے اسی کتاب مین ایسی حیلہ بازیان مین کہ جنسے ایک عالم مین شرک پھیلے۔ اگر یہ ہی تو مکہ کے وہ مشرکین مکہ و عابد بت پرستو نکا کیا قصور وہ کب اپنے معبودونکو ایسے سمجھتے تھے ولئن سالتہم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ الآیہ ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی الآیۃ باینہمہ وہ بروز قیامت باینطور اقرار کرینگے تاللہ ان کنا لفی ضلال مبین اذ نسویکم برب العالمین انکے ملاؤن کے حیلے جو انہون نے روٹی کمانے کیلئے انکو سکھلائے ہین اور انکی گمراہی اور ایمان کہونے کی کچھ پروا ہی نہ کی یہانتک نوبت پہنچائی کہ ان بزرگون کو خدائے عزوجل کے برابر بلکہ اس سے بڑھکر بنا دیا چنانچہ انکے الفاظ جو انکی زبان سے نکلتے ہین اور انکے اعمال جو شب و روز کرتے ہین اسپر شاہد مین کوئی یون بکتا ہی ؎ حشر کی دہشت عمرت کہا عزیز + بخشنے کو حیدر کرار ہو۔ اور کوئی کہتا ہو نیست کعبہ در دکن جز در گہ گیسو دراز۔ اور کوئی لکھتا ہی ؎ زائرون سے آستانہ کے ترے اے قبلہ گاہ حاجیون کو ہمسری کرنے کا کب مقدور ہی + ناگور کا ایک سفر زیادت دس حج کے ثواب سے بڑھکر ہے۔ اور عرس خود مین خدا تعالیٰ

ؔ۱ اور یہ جب شرک نہ ہو تو دنیا بہر مین شرک ہی نہوگا اور جب یہ کفر نہو تو دنیا بہر مین کفر ہی نہ ہوگا ۱۲ ؔ۲ اور البتہ اگر اے پیغمبر تم ان بت پرستون سے پوچھوگے کہ آسمانون اور زمین کو کسنے بنایا تو وہ ضرور بقسم کہینگے کہ اللہ ہی نے پیدا کیا۔ ان مشرکون نے کہا کہ ہم تو انکی پوجا اسلیئے کرتے ہین کہ وہ ہمکو اللہ کے ہان درجہ مین نزدیک کر دینگے ۱۲ ؔ۳ قسم خدا کی کہ ہم تو صریح گمراہی مین پڑے تھے کہ تمکو برابر رب العالمین کے بناتے تھے

کو سجدہ نکرے پروا نہین سال بہر مین ایک مولود اور گیارہوین کر لیوے تو سب گناہون کا گویا کفارہ اور سارے ارکان اسلام اور فرائض کے ترک کر نیکا تدارک ہوگیا اور کسی کٹ ملانے یہ جہوٹی بات شرک غلیظ و کفر قبیح کی بنا دی انا عرب بلا عین وانا احمد بلا میم اور کہا کہ یہ حدیث شریف ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین عرب بغیر عین کے اور احمد بغیر میم کے ہون یعنی رب ہون اور اکیلا خدا ہون نعوذ باللہ من ذلک ان منکرون ملحدون کو توانکے مولوی صاحب کچہ لکہتے ہی نہین اسی لیئے کہ وہ انکے ہم مشرب ہین اور منع کرنے والونکو ایسی شرکیات وکفریات کے وہابی گمراہ کافر تک لکہتے ہین اور منکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیائکے ٹہیراتے ہین احکم الحاکمین کے دربار مین اسکا فیصلہ ہوگا وہان سچا جہوٹا دوست دشمن سب معلوم ہو جاویگا اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون بصیر قل کل یعمل علی شاکلتہ فربکم اعلم بمن ہو اہدی سبیلا جیسا کہ فرقہ مفوضیہ کا اعتقاد ہی بعینہ کا نہم ہم انکا اعتقاد ہی - فوم قالو ا فوض خلق الدنیا الی محمد صلعم کذا فی التعریفات اور روافض مین بہی ایک فرقہ ہی کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا ہے سارا کاروبار عالم کا انہین کی تدبیر و تصرف سے سارے کام ہوتے ہین اور نصاری مین بہی ایسا اعتقاد ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے سارے کام خلق و تدبیر کے ہوتے ہین - یہ لوگ ویسے یا ان سے کہین بڑہ کر ہین لیکن اذا لم تستحی فاصنع ما شئت یا حبک الشئ یعمی و یصم قال اللہ تعالی فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور آیہ سب بحکم الدین النصیحۃ لکہا گیا السعید من وعظ بغیرہ والشقی من شقی فی بطن امہ پہر طرفہ یہ کہ یہ لوگ خود کو پکے مسلمان اہل سنت وجماعت فرقہ ناجیہ اور حنفی المذہب بتلاتے ہین - کل حزب بما لدیہم فرحون اور ایسے ایسے بہاری شرک وکفر کے اعتقادات اور اعمال قبیحہ کی وجہ سے نہ یہ اسلام سے نکلتے ہین اور نہ سنیت مین خلل آتا ہی اور نہ حنفیت انکی جاتی ہی بی بی تمیزہ کا وضو ہو کہ ہزار حیض سے بہی نہین ٹوٹتا کسی بزرگ نے کیا خوب فرمایا ہی الناس نیام فاذا ماتوا انتبہوا سارے کامون مین اپنے معاملہ اور شادی غمی مین رسوم آبائی کے پابند ہنود کے تابع کتاب و سنت اور مذہب وملت سے اپنے سارے امور مین کام نہین انصاف کرو کتاب سے مقابلہ کرو کہ وہ دین اسلام کے مطابق ہین یا کفار و مشرکین کے موافق پہر یہ منہ اور یہ دعوی - الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے اپنے ناصحون کو کہ جنکے عقاید و اعمال مطابق کتاب و سنت کے اور اہل سنت وجماعت کے ہین اور شرک و بدعت سے بچتے ہین ساری عمر طاعت خدا و رسول مین گذاری پابند اپنے دین متین کے احکام کے ہر طرح سے رہے ہین انکو دشنام دیتے بدنام کرتے جہوٹی جہوٹی تہمتین انپر باندہتے ہین جبتک کہ انکی تکفیر نہ کرینگے انکا ایمان درست نہ ہوگا کہتے ہین - قل بئسما یامرکم بہ ایمانکم ان کنتم مومنین الآیہ کہو بری چیز ہی کہ جسکا تم کو حکم کرتا ہے تمہارا ایمان اگر تم کو ایمان ہی تو اسی کتاب سیف برحیف مین کہتے ہین قول علامہ اکمل الدین سے استنباط کرتے ہین کہ جس سے واضح

---

۵۱ کرو جو چاہو وہ خدا تو دیکہتا ہی تمہارے عملون کو ۱۲ ۵۲ کہدے اے پیغمبر کہ ہر آدمی اپنی روش پر عمل کرتا ہی بس تمہارے رب کو خوب معلوم ہے کہ کون سیدہی راہ والا ہی ۱۲ ۵۳ ہر گروہ واسطے اپنے پاس والی چیز پر خوش و نازان ہین ۱۲ ۵۴ لوگ سوئے ہوئے ہین پس جب مرینگے جاگین گے ۱۲ ۵۵ ان کا حال ایسا ہی جیسا ایک شخص کسی ویران مسجد مین ایک امرد کیساتہ فعل بد مین مشغول تہا کسی نمازی صاحب کا وہان گزر ہوا اور یہ حال دیکہکر تہوکے تب وہ شخص کہنے لگا کیا کرون کام مین مشغول ہون ورنہ تیری خبر لیتا تو مسجد کی طرف تہوکتا ہی یعنی وہ بے ادب شریر مسجد کی حرمت کو نظر مین نرکہا اور خود سے جو کام ہوا اسپر نظر نہین ۱۲

کہ اس حدیث مین مقام سے جیسے مقام حسّی یعنی منبر آنحضرت صلعم کا مراد لینا درست ہی ایسے ہی مقام معنوی بہی مراد لینا درست ہی کہ مقام مکاشفہ وتجلی الی قولہ اب آنحضرت صلعم کا عالم جمیع جزئیات وکلیات علم علوی وسفلی وارواح وغیب اضافی وحقیقی کا ہونا قول علامہ اکمل الدین سے ثابت ہو یا نہین ۔ اوپر ہم بیان کر چکے ہین کہ ایسے اقسام معجزات اپنے اپنے وقت ومجلس پر منحصر ہین نہ یہ کہ حال دایم ومستمر ہو دیکہو یہ کس طرح مبہم رکہکر بیان کرتے ہین گویا وہ حال اسواقعہ واستالہا کا زمان غیر ممتد بے نہایت تک ہمیشہ دایم وقایم ہے معجزات وکرامات کا یہ حال ہرگز نہین ہے چنانچہ بیان سابق سے یہ بات معلوم ہو چکی ہی عوام کو دہوکا دینے کیلئے علم دائمی مستمر کے طور پر بیان کرتے ہین تا وہ بے کہٹکے بے یقین کلی اپنے ندا واستغاثہ ودعا والتجا جمیع امور مہمہ مین ہر وقت ہر حال مین جیسے خداوند عالم سے کرتے ہین ویسے ہی آنحضرت صلعم ودیگر اولیاء سے کرلین اور انکی نذر ونیاز کرین وگرنہ اور کیا مطلب انکا ہے جناب سید اکرم سرور عالم فرماتے ہین ۔ اذا سالت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشئ لم ینفعوک الا بشئ قد کتبہ اللہ لک الحدیث اب ان لوگون سے کوئی پوچہے کہ ہر وقت کی نداء واستغاثہ کو مع اختلاف امکنہ وازمنہ واحوال واشخاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام نزدیک ودور سے برابر سن لیتے جان لیتے ہین یا نہین اگر وہ کہین کہ سنتے جانتے ہین تو انہون نے علم غیب ذاتی انکو ثابت کیا کیونکہ بطریق معجزہ وحی یا کشف والہام سے جو معلوم ہوتا ہی سو دائم نہین ہے اسیوقت کا وہ علم ہی کہ جس وقت معلوم کرایا گیا نہ ہمیشہ ہمیشہ بلا انقطاع اور اگر کہین گے کہ ان کو خبر نہین ہوتی ہی تو انکو دفع بلا یا اور جلب عطا یا کیلئے پکارنا بے فائدہ اور لغو ہوا اور عقلا کا یہ ہرگز کام نہین ہی ۔ اور یہ لوگ جیسی دلیلین پیش کرتے ہین جانتے ہین کہ علم شامل اور قدرت وتصرف کامل انکو ہر وقت بلاناغہ حاصل ہی پہر یہ شرک فی العلم والقدرۃ اگر نہین ہے تو پہر کیا ہی اور ایسے اعتقاد اور عمل پر کیا دلیل ہی بیان کرین کتاب وسنت واجماع وقیاس یعنی ادلہ شرعیہ سے حالانکہ ایسے امور مین قیاس کو دخل نہین ہی پہر بیان فرماوین معجزات وکرامات وحکایات جیسے بیان کئے ہین وہ کسی طرح سے اس امر مین حجت نہین ہو سکتے کیونکہ خرق عادت دوام واستمرار سے بالکل منزہ ہی باقی فضائل ومراتب سرور کائنات ومدارج ومدارک ومعارف علوم فخر بنی آدم وخلاصہ موجودات علیہ اشرف التسلیمات وازکی التحیات حیطۂ تحریر وتقریر سے بڑہکر ہین ہمارے عقول کی کیا حقیقت کہ اسکا معشار یکے از ہزار یا از صد ہزار پا سکین کونسا امتی ہی کہ آپکے علم وفضل مین چون وچرا کرے وگرنہ وہ کسطرح جادۂ اسلام پر قایم رہ سکتا ہی ضرور وہ شک وتردد کی وجہ سے مرتد ہو جاویگا چہ جائے علماء امت کہ جنکو تہمت تنقیص شان نبوی کی لگائی جاتی ہی ۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم ۔ ہان سبب اسکا یہی ہی کہ آمر بالمعروف وناہی عن المنکر اور داعی الی التوحید وناہی عن الشرک کے لوگ ہر زمانے مین دشمن ہوتے رہے ۔ وما نقموا منہم الا ان یؤمنوا باللہ العزیز الحمید الآیہ

سلہ قرآن وحدیث وفقہ وعقاید سے جو صاف صریح دلائل انکے پیش کئے جاتے ہین تو افسوس کس کسطرح کا اغماض واعراض اور تاویل تبدیل کر گذرتے ہین اور یہان ایک عالم کا قول مقابلہ مین پیش کر کر نعلین بجاتے ہین اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ الآیہ بہلا ایسے ہزار اقوال بہی بالفرض مقابلہ مین ہون تو کیا کچہ اعتبار ہوگا امام مالک فرماتے ہین کل عالم ماخوذ من قولہ ومردود علیہ الا صاحب ہذا القبر ۱۲ سلہ یعنی جب تجہکو کوئی حاجت مانگنا ہو تو اللہ ہی سے مانگ نہ غیر سے ۔ اور جب کسی مشکل مین مدد چاہنا پڑی تو اللہ ہی سے مدد چاہ نہ غیر اور جان رکہ کہ سارے خلایق بہی اگر تیرے کچہ نفع کرنیکو چاہین تو کچہ بہی کر سکینگے

[1] واذا ذكر الله وحده اشمأزت قلوب الذين لا يؤمنون بالاخرة واذا ذكر الذين من دونه اذا هم يستبشرون الاية
شرک سے منع کرنے والون اور توحید کی دعوت کرنے والون کو منکر انبیاء و اولیاء ٹھیراتے ہین اور ان کی نیک باتون مین
حرف گیری کر کر اسکی وجہ سے اسکو پھیر کر برے معنی نکالتے ہین اور انکے دشمن بنجاتے ہین اللهم اجرنا من مضلات الفتن
آمین لم يخلق الرحمن مثل محمد ابدا وعلمي انه لا يخلق مثل احمد کوئی مخلوق جہان مین نہوا اور نہ ہو گا جسے اللہ نے رتبہ یہ دیا ہو بعد از
خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ صلوات الله وسلامه عليه دائما ابدا ا اور اسی سیف المسلول مین فتاوی حدیثیہ ابن حجر سے ہے و علم
احاطت بكل المعلومات ليس الا لله تعالى جس سے صاف معلوم ہوا کہ علم ساری معلومات کے گھیر لینے کا حق تعالی کے سوا کسیکو
نہین ہے اور اسی مین تفسیر رحمانی سے منقول ہے۔ ولكن الرسل لا يطلعون على جميع الغيوب ليبقى الاختصاص لا لهي بحاله
پیغمبرون کو سارے غیبون پر اطلاع نہین ہوتی ہے اسیواسطے کہ خصوصیت علم غیب کی خدا ہی کو ہونے کی بحال رہجاوے۔ اور اسی مین
ہے اور یہ کون مسلمان نہین کہتا ہے کہ ایسے غیوب کی خبر خدا تعالی کو ہے نہ غیر کو (الی قولہ) قول تفسیر کبیر کا کہ جس کا حوالہ یہان دیتے ہو
چنانچہ اس کے متعلق عبارت یہ ہے لان الله تعالى يعلم الجوهر الفرد الذي كان في كثيب رمل في زمان الطوفان و
نقله الريح من المشرق الى المغرب كم مرة يعلم انه اين هو ولا يعلمه غيره لانه يعلم انه يوجد بعد هذه السنين ذرة
في برية لا يسكنها احد ولا يعلمه غيره ترجمہ اسلیئے کہ اللہ تعالی جانتا ہے جوہر فرد[2] کو جو وقت طوفان نوح کے کسی بالو کی
تھل مین رہا ہو اور اسکو ہوا مشرق سے مغرب تک کئی بار اڑا کر لے گئی ہو خدائے تعالی اسکو بھی جانتا ہے کہ وہ کس جگہ مین ہے اور
اسکے سوائے کوئی اسکو نہین جانتا ہے اسلیئے کہ اسیکو معلوم ہے پہلے سے کہ بعد اتنے برسون کے ایک ذرہ فلان جنگل مین رہیگا
جہان کوئی نہ بستا ہے اور نہین جانتا ہے اسکو سوائے اسکے کوئی انتہی۔

اور اسی مین ہے امام نووی کے فتاوی مین ہے مسئلة ما معنى قول الله تعالى لا يعلم من في السموت والارض
الغيب الا الله واشباه ذلك مع انه قد علم علم ما في غد من معجزات النبي عليه الصلوة والسلام وفي كرامات
الاولياء رضي الله تعالى عنهم الجواب معناه لا يعلم ذلك استقلالا الا الله واما المعجزات والكرامات فحصلت باعلام الله
لا استقلالا ترجمہ مسئلہ کیا معنی ہے اسکا جو اللہ تعالی نے فرمایا کہ جتنے لوگ کہ آسمانون اور زمین مین ہین سو غیب نہین جانتے
ہین اللہ کے سوا۔ اور مثل اسکے جو اسطرح کی ہین۔ حالانکہ کل کی بات کا جاننا معجزون سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کرامتون
سے اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کی معلوم ہوا ہے جواب اسکا معنی یہ ہے کہ بالذات اسکو کوئی سوائے اللہ کے نہین
جانتا ہے اور لیکن معجزے اور کرامتین جو ہین اللہ کے معلوم کرانے سے حاصل ہوئی ہین نہ بذات خود۔ انتہی۔ اور اسی مین ہے
کہ غیب دو قسم ہے چنانچہ یہ عبارت ان کی ہے پس اس سے غیب کی دو قسم ہونا اور ایک قسم غیب کا خدائے تعالے کے ہی ساتھ

---

[1] اور جب اللہ کی توحید بیان ہوتی ہے تو جنکو آخرت کا یقین نہین ہے انکے دل رک جاتے ہین اور جب دوسرونکا
کہ جنکو وہ خدا بنا رکھے ہین ذکر ہوتا ہے تو تبھی وہ خوش ہو جاتے ہین ۱۲ [2] جوہر فرد جزء لا یتجزی جو متکلمین کے پاس کسیطرح سے
بھی قابل قسمت نہین ہے مگر حکماء کے نزدیک اسکے حصے ہو سکتے ہین ۱۲

خاص ہونا اور دوسری قسم کا علم خدا تعالےٰ کے ساتھ خاص نہونا اور اِس کہنے کا غیر ممتنع ہونا کہ جس غیب پر ہمکو دلیل حاصل ہی وہ ہم جانتے ہین واضح ہے پس ثابت ہوا کہ نہ علی الاطلاق غیب دانی کی نفی مخلوق سے درست ہی اور نہ علی الاطلاق غیر اللہ کے واسطے غیب دانی کا اثبات درست ہی البتہ جس غیب پر غیر اللہ کو دلیل حاصل ہو اسکا اثبات غیر اللہ کے واسطے درست ہے اور وحی والہام وکشف وعلامت عادیہ واستدلال ونحوہ سے غیب کا جاننا یہ تمام اس قسم مین داخل ہین کہ جو قسم اللہ تعالی کے ساتھ خاص نہین ہی۔ انتہی۔ **اقول**۔ ان مذکورہ دلیلون سے کئی باتین ثابت ہوئین ایک تو یہ کہ علم محیط ساری معلومات کا اللہ کے سوائے کسیکو نہین ہی۔ دوسری خصوصیت علم غیب کی بجناب باریتعالی بحال ہی تیسری یہ کہ ذرہ ذرہ کی خبر اور اسکا علم خدا ہی کو ہی سوائے اسکے کوئی نہین جانتا۔ چوتھے یہ کہ علم غیب بالذات اللہ ہی کو ہے اسکے سوائے کوئی نہین جانتا اور معجزے اور کرامتیں جو ہیں اللہ تعالی کے معلوم کرانے سے ملی ہیں نہ بذات خود

پانچوین تقسیم غیب کی کہ ایک قسم کا غیب کہ جسپر کوئی دلیل یا علامت اسکے معلوم کرنے کی نہ ہو سو اِس قسم غیب کا علم خاص اللہ تعالی کو ہی ہے اور دوسری قسم غیب کی کہ جسکے معلوم کرنے کی دلیل اور علامت ہے سو مخلوق کو بھی حاصل ہی بس یہ دلیلین انکی کمر توڑتی ہین اور انکے دعوون کو برباد کرتی ہین اور اِن کا کاتا سوت کپاس ہوجاتا ہی اسلیئے کہ بعض غیوب پر جو بطریق معجزہ انبیاء کو اور بطور کرامت اولیاء کو اطلاع من جانب اللہ ہوتی ہی بدستور فراست مومن اور علامتون سے معلوم کرلینا ہر کسیکا مثلاً دھوین کی دلیل سے آگ کو معلوم کرلینا یا بادل سے بارش کو وامثال ذلک ویا آخرت واحوال قیامت وجنت ودوزخ

15 وغیرہ کا علم یقینی جو مومنون کو حاصل ہی جس پر دلیل قایم ہی ان اقسام غیب سے کہ جنکی دلیل لیکر یہ بزرگان مخلوق کی غیبدانی ایک معنی سے ثابت کرکر صفت خاص مین حق تعالی کی جھگڑتے ہین اس مین کسکو گفتگو ہی کلام تو علم غیب مطلق مین ہی کہ جسکو علی الاطلاق غیب دانی کہتے ہین سلہ دلبستہ چہ سود عالم الغیب ÷ دانائے نہان وآشکارا ÷ جیسا کہ اِس کلام سعدی مین ایضاً نعوذ باللہ اگر خلق غیب دان بودے الخ بمطلق علم غیب کا اثبات خالق کائنات جل جلالہ کے واسطے اور نفی مطلق غیب دانی کی ساری مخلوقات سے سارے خاص وعام مین مشہور ومعروف ہی اور عرف شرع مین بھی اسکا اطلاق علی الاطلاق محض حضرت الٰہی عز اسمہ پر ہی کہ اسیکو خاصتہً عالم الغیب اور غیب دان کہتے ہین اور ہر سننے والا بھی غیب دان کے لفظ سے یہی سمجھتا ہی کہ وہ ایک صفت خاص اللہ سبحانہ وتعالے کی ہی لاغیر اور جہان کہین سارے قرآن مین اور ساری حدیثون مین اور عبارات فقہیہ مین علم غیب مطلق آتا ہی تو یہی صفت خاص حق تعالےٰ کی مراد ہوتی ہی صرف اللہ کو ہی غیب دان کہتے ہین یون نہین کہتے کہ فرشتے غیب دان ہین انبیاء غیب دان ہین اولیاء غیب دان ہین مومنین غیب دان ہین یا عامۂ خلق غیب دان ہین بلکہ غیب دانی کے مدعی کو کافر کہتے ہین پس آپکا دخل درمعقول کہ نہ علی الاطلاق غیب دانی کی نفی مخلوق سے درست ہی الخ بیجا وباطل ہی پھر ایسے ڈھکوسلے اور یہ کچھ خلط ملط صفات الٰہیہ مین کس غرض سے ہی محض عوام فریبی اور ضلال واضلال ہی۔ اور اپنی اِس غرض کیواسطے کتنی طرح کی عبارتین نقل کرکر استدلال بطریق الحاد ویا بسبیل تحریف وتبدیل ویا بطور تقیید مطلق وغیرہ ذلک کررہے ہین وللہ ست ھی اول قاروسماہ کسرت فی الاسلام آفرین باد برین ہمت مردانہ تو۔ باباں

سلہ یہ کچھ نیا شیشہ ابھی مسلمانی مین توڑا ہوا نہین ہی۔ ۱۲

یہ کہنا کہ بنفسہ و بذاتہ جاننے کا معتقد نہ راقم ہو نہ دوسرا کوئی مسلمان کیا معنی رکھتا ہو۔ مسلمان تو اسکا معتقد نہیں ہو سکتا لیکن علم ہر وقت و ساعت کا برابر بطریق دوام و استمرار علم بذاتہ نہیں ہو تو پھر کیا ہو چنانچہ بالا گزشت۔ آپسے جو دلائل صریحہ و نصوص بینہ صحیحہ مین دخل بیجا ہوا ہو اسکے زائل کرنے کیلئے چند عبارات نقل کی جاتی ہین جنسے شبہ دفع ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ علامہ عبد الحکیم حاشیہ بیضاوی مین وعندہ مفاتح الغیب کی تفسیر مین لکھتے ہین وحمله علی ان المراد تخصیص مطلق الغیب به وان غیره انما یعلم باعلامه مما یاباه سوق الآیة فان المناسب للمقام نفی العلم بالغیب عما سواه تعالیٰ مطلقا یعنی تقدیم ظرف سے جو حصر مستفاد ہوتا ہی اس سے یہی مناسب ہے کہ علم غیب کی نفی ماسوے اللہ سے مطلقاً کیجاوے اس سے ثابت ہوا کہ بجز خدا کے کوئی غیب دان نہین ہی۔ و تفسیر مدارک مین قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ الآیہ مین لکھتے ہین والغیب ھو ما لم یقم علیه دلیل ولا اطلع علیه مخلوق اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب کسی مخلوق کو نہین ہی۔ اور ملفوظات مین یحییٰ منیری رحمہ اللہ فرمود نجوم بفراست مومن را معلوم شود آنرا نگویند کہ غیب دانست زیراکہ فرق است میان دانستن غیب و میان دانستن بفراست دانستن غیب آن باشد کہ بے دلیل و علامتے چیزیکہ در غیب باشد آنرا بداند اما بفراست اینست کہ در نظر باطن دلیلے و علامتے بر وجود چیزے بینند بدان دلیل علامت آن چیز را بدانند چنانکہ در بصر ظاہر است مثلا بدیدن دود دلیل کند بر وجود آتش انتہی۔ اس سے ظاہر ہی کہ فراست سے اور دلیل و علامت سے جو معلوم ہو اسکو علم غیب نہین کہتے ہین۔ بدون دلیل و علامت کے چھپی چیز کو جاننے کا نام ہی علم غیب ہی اور وہ مختص بخدا بسی جل جلالہ اور تفسیر نیشاپوری مین جسکا وہ آیۃ الکرسی کی تاویل مین حوالہ دیئے ہین تفسیر مین وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب الآیہ کی مرقوم ہے ومن جملة الایمان باللہ ان یعتقد وحدہ علام الغیوب ومن جملة الایمان بالرسل ان ینزلوھم منازلھم بان یعلموھم عبید امصطفین اس سے واضح ہوا کہ منجملہ خدا پر ایمان لانیکے ہی کہ خدا ہی کو غیبوں کا جاننے والا سمجھین نہ غیر کو اور منجملہ رسولوں پر ایمان لانیکے ہی کہ ان کے مرتبے سمجھین باین طور کہ ان کو بندے پسند کئے ہوئے جانین نہین جانتے ہین غیب سے مگر جو اللہ تعالیٰ نے انکو معلوم کرایا۔ و تفسیر نیشاپوری ہی مین یہ بھی مرقوم ہے ثم امر لنبیه باظهار ذلة العبودیة حتی لا ینسب الیه نقص ولا یعاب من قبل عدم علم الغیب فقال قل لا املك لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ وفیه ان قدرته قاصرة وعلمه قلیل وکل من کان عبدا کان کذلك والقدرة الکاملة والعلم المحیط لیس الا للہ تعالیٰ انتہی۔ ترجمہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ بندے پن کی عاجزی ظاہر کرین تاکہ آپکی طرف غیب نجاننے سے نقصان کی نسبت نکی جاوے اور عیب نہ لگایا جاوے سو فرمایا کہ اے حبیب محترم کہدو کہ مین اپنی جان کے بھلے برے کا کچھ اختیار نہین رکھتا ہون مگر جو اللہ چاہے اس مین معلوم ہوا کہ آپ کی قدرت قاصر اور آپ کا علم قلیل ہی اور جتنے بندے ہین ہر ہر بندے کا یہی حال ہی اور قدرت کامل اور علم ساری چیزون کا سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہین ہی انتہی۔ اس سے ظاہر ہوا کہ آپکو علم غیب نہ تھا اور غیب دانی آپکی ثابت کرنا باطل ہی۔ اور تفسیر عزیزی مین بعضی افراط و تفریط کے فرماتے ہین یا رتبہ ائمہ و اولیاء را برابر رتبہ انبیاء و مرسلین گردانند و انبیاء و مرسلین علیہم السلام را لوازم الوہیت از علم غیب شنیدن فریاد ہر کس از ہر جا و قدرت بر جمیع مقدورات ثابت کنند انتہی۔ علم غیب اور ہر جگہ سے ہر شخص کی پکار کو سننا اور سب چیزون پر قدرت رکھنا لوازم الوہیت سے ہی جو کوئی انبیاء اور اولیاء کے لیئے ان چیزون مین سے کوئی چیز ثابت کرے تو مشرک ہو جاتا ہے۔ اور علامہ تفتازانی شرح عقاید نسفی مین لکھتے ہین فبالجملة العلم بالغیب امر تفرد به اللہ سبحانه

لا یعلمون من الغیب الا ما علمہم اللہ تعالیٰ

لا سبیل الیہ للعباد الا باعلام منه او الا لهام بطریق المعجزة والکرامة (الی قوله) مدعیا علم الغیب لا
یعلامنه کفر انتہی۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب کو اللہ تعالی نے اپنے لیئے خاص کر لیا ہے پس غیب دان اسی کو کہا جاوے گا
نہ غیر کو۔ اور مدعی علم غیب کا کافر ہو نہ بعلاست اور ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین فرماتے ہین و ذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد
ان النبی یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله کذا فی المسائرة۔
اس سے ثابت ہوا کہ جو کوئی پیغمبر کو غیب دان سمجھے حنفیہ اسکو صاف کافر کہتے ہین اسی لئے کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا کہ جتنے لوگ آسمانون
مین اور زمین مین ہین کوئی غیب نہین جانتے ہین اللہ کے سوائے۔ اور اُسنے اسکے برخلاف اعتقاد رکھا اسی لئے کافر ہوا۔ اور فتاوی
قاضی خان مین ہے لا یعلم الغیب الا الجن ولا الانس۔ یعنے غیب کو بجز خدا کے کوئی نہین جانتا نہ جن اور نہ انس اور اسی مین ہے
ومن ادعی علم الغیب کان کافرا جو کوئی دعوی علم غیب کا کرے کافر ہوگا۔ اور فاضل روزبہان ابطال الباطل مین لکھتے ہین من
ضروریات الدین ان علم الغیب مخصوص بالله تعالی والنصوص فی ذلک کثیرة (الی ان قال) لا یجوز ان یقال
لاحد انه یعلم الغیب الخ علم غیب خاص اللہ ہی کو ہے کر کے اعتقاد رکھنا ضروریات دین سے ہے قرآن حدیث کی دلیلین اس باب مین بہت ہین کسیکو بجز خدا غیب جاننے والا کہنا جائز
نہین ہے انتہی اگر دلائل اس باب مین لکھی جاوین تو ایک طومار کتاب ضخیم ہو جاوے اس مختصر مین بطور نمونہ اتنی ہی لکھی گئین۔ پھر ایسی صاف و
صریح باتون مین اپنا دخل دیکر قرآن و حدیث و فقہ و عقاید کی عبارتون کے معنی بدل دینا اور آپ گمراہ اور ایک جہان کو
گمراہ بنانا۔ پھر سچے مسلمانون کو بدنام کرنا اور ان کو اسلام سے خارج کرنا اور ان کے عقیدے کو نجدی [١] و ہرم کہنا اور نجدی
وغیرہ سب و شتم سے یاد کرنا کون سے با ایمان با عقل مند کا کام ہے اب ہم ان سے پوچھتے ہین کہ سارے انبیا اور سارے
صحابہ اور سارے تابعین و ائمہ مجتہدین و اولیاء کاملین و جمیع صالحین بلکہ جمیع مسلمین کا اس مین اتفاق ہے کہ علم غیب صفت
خاص خداوند عالم کی ہے اور قدرت کاملہ بھی ایسے اعتقاد کو تم نے نجدی و ہرم کہا تو بھلا بتلاؤ کہ تمہارا کو نسا دہرم ہے
اور کو نسے شاستر پر تمہارا عمل ہے اسلیئے کہ یہ سب مسلمانون کے دلایل اور انکے عقیدے ہین جو تمہارا نزدیک بد ہین [٢] چشم بد اندیش
بر کندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر۔ اگر کہو گے کہ وہ ہم کو بد کہتے ہین اسواسطے ہم نے ان کو کہا تو ذرا غصے کو چھوڑ و انصاف کرو
کہ شرک اور مشرکون کی مذمت اللہ سے اور اسکے رسول کی طرف سے چلی آئی ہے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا قل افغیر الله
تأمرونی اعبد ایها الجاهلون ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین بل الله
فاعبد وکن من الشاکرین **ترجمہ** تم کہدو اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اب کیا تم مجھکو حکم کرتے ہو اے نادانو کہ اللہ کے سوائے
اور کی پوجا کرون حال یہ ہے کہ اے پیغمبر تمہاری طرف اور تم سے پہلون کی طرف بھی حکم بھیجا گیا کہ قسم ہے کہ اگر تم شرک کرو
تو تمہارا کیا کرایا سب ناچیز ہو جاویگا اور ضرور تم نقصان پانیوالون مین ہو جاؤگے۔ ایسا ہرگز نہ ہو بلکہ تم اللہ ہی کی بندگی کرو

[١] نجدیون کیطرف قرآن و حدیث کے تابعین کو نسبت کرنے کی کیا وجہ ہے اگر یہی نام نجدیت ہو تو صحابہ و تابعین و تبع تابعین
و ائمہ مجتہدین وغیرہم سبکے سب نجدی مذہب بقول تمہارے ہو جاتے ہین سے لو کان رفضا حب ال محمد + فلیشهد الثقلان
انی رافضی + ١٢ [٢] حالانکہ وہ نجدیون کو کافر اور بت پرستون سے بھی بدتر سمجھتے ہین اور انہین کے علمائے توحید نے انکا رد
و انکار معقول کیا اور کرتے رہے ہین ١٢

اور شکر گذار بنے رہو۔ اور فرمایا قل اندعوا من دون الله ما لا ینفعنا ولا یضرنا ونرد علی اعقابنا بعد اذ هدانا الله

کالذی استهوته الشیٰطین فی الارض حیران له اصحٰب یدعونه الی الهدی ائتنا قل ان هدی الله هو الهدیٰ وامرنا لنسلم لرب العٰلمین

تم کہو کیا ہم اپنی حاجتوں اور مشکلوں میں پکاریں یا بندگی کریں اللہ کے سوا ایسی چیزوں کو جو نہ ہمارا بھلا کریں نہ برا اور کیا ہم پھیرے جاویں اپنی ایڑیوں پر یعنی کیا دین سے پھر جاویں بعد اسکے کہ اللہ نے ہم کو ہدایت کر دی ہو اس شخص کی طرح کہ جسکو جنگل میں شیطانوں نے رستہ بھلا دیا ہو حیران ہو رہا۔ اسکے ساتھی بھی ہیں اسکو شرک پر بلاتے ہیں کہ آؤ ہمارے پاس (تو وہ حیران نہیں مانتا ہی) کہو کہ یہی راہ وہی ہو جو اللہ نے بتا دی ہو اور ہم کو تو یہی حکم ہوا ہو کہ فرمانبردار ہو رہیں جہان کے مالک کے۔ قل هل یستوی الاعمیٰ والبصیر افلا تتفکرون تم کہو کیا اندھا اور بینا دونوں برابر ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں۔ اب بھی کیا

تم غور و فکر نہیں کرتے وقال الذین کفروا للذین اٰمنوا اتبعوا سبیلنا ولنحمل خطٰیٰکم وما هم بحٰملین من خطٰیٰهم من شیء انهم لکاذبون اللہ کہتا کافروں نے مسلمانوں کو ہماری راہ چلو اور ہم تمہارے گناہوں کا بوجھ اٹھا لینگے حالانکہ یہ

کر دے کچھ بھی انکے گناہوں کے بوجھ سے نہیں اٹھانے والے وے تو جھوٹ کہتے ہیں۔ ولا تسبوا الذین یدعون

من دون الله فیسبوا الله عدوًا بغیر علم کذٰلک زینا لکل امة عملهم ثم الیٰ ربهم مرجعهم فینبئهم بما کانوا یعملون اور جنکو یہ مشرکین پکارتے ہیں اللہ کے سوا ان کو بد نہ کہو اگر تم ان کو بد کہوگے[1] تو وہ اللہ کو بد کہینگے حد سے بڑھکر نادانی سے جیسا ان مشرکوں کو انکا عمل بھلا لگتا ہو ویسا ہی ہر امت کو انکا عمل ہم سنوار کر دکھاتے ہیں آخر اپنے رب کے پاس ہی انکا پھر آنا سو وہ انکو جتا دیگا انکے کاموں سے جو وہ کر رہے تھے۔ **اعلان** تقویۃ الایمان ایک کتاب عظیم الشان ہو۔ کفر و ایمان میں اور توحید و اشراک میں فرق بتانے والی جو مسلمان اسکو سمجھتے ہیں سمجھتے ہیں لیکن مشرکین وملحدین کے گلوں پر شمشیر بران ہو اسی لئے کہ وہ اقسام شرک و الحاد سے مانع و دافع ہے اور مشرکوں کو شرک کا چھوڑنا موت کے برابر ہو۔ اور اس کا مصنف دین اسلام کا حامی ایک رکن رکین ہو اور علماء اعلام کا سرتاج و مقتدیٰ بالیقین ہو جسکے تیس ہزار حدیث نوک زبان تھی اپنے ہمعصر علماء فضلاء عقلاء حکماء اور ہر فن کے ماہروں کی نظروں میں عظمت و وقار سے دیکھا جاتا تھا الا آنکہ مفسدین فی الدین اسکے عدو تھے ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ + قیل ان الاله ذو ولد و قیل ان الرسول قد کهنا ما نجا الله والرسول معًا من لسان الوریٰ فکیف انا فی المثل جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھ سے دیکھنا چاہئے تاکہ آپکا نور جہان تاب عظمت و بزرگی کمال درجہ کی جو اللہ سبحانہ نے دی ہو نمایاں ہو نہ ابوجہل کی آنکھ سے گو اسنے بھی تو آپکو دیکھا ہی لیکن اسکی آنکھ پھری ہوئی کیا وہ دیکھ سکتا ؎ حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم + ز خاک مکہ بوجہل اینچہ بوالعجبی است ؎ حیف برچنین والاجو ایسے علماء کاملین موحدین متبعین دین متین کا دشمن ہو اس کتاب کے حق میں اور اسکے مصنف ذی وقار تقویٰ شعار شہید فی سبیل اللہ کے بارے میں انکے کلمات بابرکات خزینۂ سعادات کے معنے نہ سمجھکر ابوجہل ثانی بنکر کلمہ کفر کا پڑھ رہا ہو جس سے ایک جہان کی گمراہی کا اندیشہ ہو اسکی اسناد کے لحاظ سے

[1] انکے بتوں کو تم گالی دوگے تو وہ اللہ سبحانہ کو بد بولینگے ۱۲

کچہ حالات آپکے اور آپکے ہم زمانہ لوگون کے بوجہ اختصار بیان کئے جاتے ہین۔ [۱] لیهلك من هلك عن بينة ويحيى من حي عن بينة الآية بدقسمتون کو یہی نصیب ہوا کہ شہید نے سبیل اللہ جیسے ولی کامل کی تکفیر کر کر جہنم کے کندے بنین۔ نعوذ باللہ من ذلک [۲] عالمگیر بیشک علم دوست تہا اس کا مذہب حنفی تہا اور جس سلطنت کی اس نے بنیاد ڈالی تہی اسکے قایم رکہنے کیلیے عالمگیر سے بہی زیادہ پر رعب اُولوالعزم عاقل مدبر سلطان کی ضرورت تہی مگر بدقسمتی سے اسکے بیٹے بہادر شاہ مین عالمگیر کی عقل ورائے اور زبردست طبیعت کا ایک سوان حصہ بہی نہ تہا بہلا وہ کیونکر اپنے باپ کی سلطنت کو سنبہالتا دوسرا بڑا غضب یہ تہا کہ وہ شیعی المذہب تہا اور اس نے اپنی قلیل مدت حکومت مین شیعہ گروہ کو سنیون پر سبقت دی اس تدبیر نے اور بہی ایک تخلل عظیم اسلامی ہندی سلطنت مین برپا کر دیا بنی بنائی عمارت کی بنیادین چرچرا گئین اور عالمگیر کی اکیاون برس کی محنت اسکے بیٹے بہادر شاہ نے ملیامیٹ کر دی حنفی مذہب جو فاتحان ہند اپنے ساتہ ہندوستان مین لائے تھے بجائے اسکے کہ وہ فتوحات ملکی کے ساتہ ہندوستان مین ترقی کرتا اُلٹا کچہ ایسا بت پرستی اور ہندوانی رسوم کے ساتہ خلط ملط ہو گیا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ کرنا مشکل ہو گیا۔ سلطانی حرم سرا مین جہان بہت کچہ اسلامی رسومات کی اشاعت کی اُمید کی جاتی تہی زیب النسا کی جدت پسند طبیعت نے ہندوانی رسومات کے جگر سے نئی نئی باتین تراش کے خواتین اسلام مین اس کو رواج دیا کنا گت جو ہندوون کے ہان مُردون کی فاتحہ کے لئے سالانہ حلوا پوری پکائی جاتی ہو شب برات کی حلوا پوری سے اس کا تبادلہ کر دیا۔ اسیطرح سے اور بیہودہ رسمین شادی بیاہ کی جو ہندوون کے ہان خاص تہین وہ دوسرے نامون سے مسلمانون کے ہان داخل ہو گئین انکی اشاعت کی وجہ صرف خدا و رسول کے احکام سے ناواقفیت تہی جو ہندو مسلمان ہوتے تہے انکو تلقین نہی کرسکنے لیئے نہ کوئی اسلامی کالج تہا نہ دارالعلوم تہا وہ بیچارے مسلمان ہوتے ہی جو اپنے بہائی مسلمانون کو دیکہتے تھے کرنے لگتے تھے اور رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہنچی کہ وہ ہندوانی رسمین اسلامی رسومات کہلانے لگین۔ اور بغیر کئے کسی مسلمان کو چارہ نہ تہا۔ اور اسلام ہندوانی مذہب کے ساتہ ملکر کچہ ایسا گہی کہچڑی ہو گیا کہ ذرا بہی شناخت قایم نہ رہی اور ہر شخص طرح طرح کی بدعتون کا موجد بنگیا۔ اسکا ثبوت ڈاکٹر برنیر کا سفرنامہ دے رہا ہی چنانچہ وہ لکہتا ہے مین نے عالمگیری دربار کو جیسا پرشوکت پایا اسی قدر اسکے امرا کو مذہب اسلام کی طرف سے ضعیف دیکہا کوئی امیر ایسا نہین ہو جسکے ہان دس دس بارہ بارہ نجومی ملازم نہ ہون جو کام وہ کرتا ہے جبتک نجومی نہین بتا دیتا اسے اس کام کرنے کی ہمادرت نہین ہوتی۔ بہلا جب عالمگیر جیسے پابند شرع کی سلطنت مین یہ بدعت پہیلی ہوئی تہی تو اسکے کمزور جانشینون کے زمانہ کا کیا کہنا۔ بڑے بڑے شرفا و عمائدین کی عورتین سیتلا ماتا کی پرستش کرتی تہین۔ وسہرا ان کے ہان پوجا جاتا تہا بت پرستی خوب دہڑاکے سے ہوتی تہی عیدین مین بہی ہنود کی رسمین ایسی ملا دی تہین کہ عید عید نہ رہی تہی مسجدون کا ادب مطلق نہ رہا تہا اور وہ بادشاہ جو اپنے کو ظل اللہ اور نائب رسول اللہ کہنا بڑا فخر جانتے تھے سالانہ نوروزی جشن مین ہاتہون مین کنگنا بندہوانا اپنی شوکت جانتے تہو۔

پہر محمد شاہ رنگیلے کا زمانہ ہو ناپاک تہا شریعت محمدی پر عین دربار مین مضحکہ خیز نکتہ چینیان ہوتی تہین اور رمے فوشی کی لذتو نکے

---

[۱] تاکہ جو ہلاک ہووے سو بہی دلیل دیکہکر ہی ہلاک ہو اور جو جیوے سو بہی دلیل دیکہکر ہی جیوے ۱۲ [۲] از حیات طیبہ ۱۲

آگے احادیث نبوی پڑھتے اُڑائے جاتے تہے جو محمد شاہ کے ارکان دولت تھے روز مذہبی نقلین کرتے تہے اور ان نقلون
مین خدا اور رسول پاک کی توہین کی جاتی تہی۔ جہوٹے جہوٹے فتوے لکھے جاتے اور انہین قلعہ کی چار دیواری مین مشہور کیا
جاتا تہا گویا یہ سلسلہ تہا خدا اور نبی پر جہوٹے طوفان اُٹھانے کا شریعت غرا مین جن امور کو سختی سے منع کیا ہو وہ بہت
شوق اور بہت دہوم دہام سے کئے جاتے تھے اور ان کا کوئی روکنے والا نہ تہا۔ ڈومون کے عروج نے تصوف کو
رونق دی اور صوفیون نے وہ ہاتہ پیر پہیلائے کہ رہا سہا اسلام کا نام اور بہی مٹ گیا۔ امرد پرستی اور ناپاک عشق کا
صوفیون کی مجلسون مین عروج ہوا۔ ان مکتبون مین جو برائے نام شاہ جہان آباد (دہلی) مین قایم تھے نہ علم حدیث تہا
نہ تفسیر نہ فقہ کچہہ بہی نہین دیوان حافظ کی تلاوت قرآن مجید کی طرح صوفیون کی مجلسون مین کیجاتی تہی۔ پہر جب بادشاہ
دہلی سرکار انگلشیہ کے پنشن خوار بنکے قلعہ مین رہتے تہے اور جلیل القدر علما کا ایک خاندان اپنی نابانی دکہا رہا تہا۔ یہ زمانہ
اکبر شاہ کا ہے۔ جب ہمارا[ف] شہید دین محمدی کا ظہور ہوا تہا اس زمانہ کی کیفیت بہی قابل بیان ہے جس سے اندازہ ہوگا
کہ ایسے وقت مین شیر اسلام دشاہ اسمٰعیل صاحب کا ہونا کس قدر ضروری اور لابد تہا۔ جو کیفیت کہ مسلمانون کی محمد شاہ کیوقت
مین تہی اس سے زبون تر اب ہوگئی تہی۔ علما کا خاندان گو بہت کچہ اصلاح کر سکتا تہا لیکن وہ کچہہ ایسا دبا ہوا تہا کہ سوائے
معمولی فتوی دینے کے اور کچہہ نہ کر سکتا تہا شاہزادون کی عجیب و غریب کیفیت تہی انہون نے جامع مسجد کو جو ایک پاک
اور برتر مقام مسلمانون کا گنا جاتا ہے اپنا دیوان خانہ اور عیش و عشرت کی جگہ بنا رکھا تہا۔ ہر سال نوروز مین رنگ برنگ کے
انڈے جامع مسجد کی سیڑہیون پر لڑائے جاتے تھے اور ان پر جوا کھیلا جاتا تہا اور طرح طرح کے ایسے خرافات ہوتے تھے
کوئی عالم فاضل قاضی مفتی یہ کہنے والا نہ تہا کہ جامع مسجد کی کیسی توہین کی جاتی ہے یہ وہ زمانہ تہا جس مین حرام و حلال کی ذرا
بہی شناخت نہ رہی تہی کوئی بات ایسی نہ تہی جسمین اسلام کی ذرا بہی بو آتی ہو مُلّانون نے جہلا پر غضب کی ہا تہا چہانٹ کر کہی
تہی نئی نئی قسم کی بدعتون مین انہین پہنسا کے اپنا اُلّو سیدہا کرتے تھے شب برات کے حلوے اور عید کی سیویان تو
ایک معمولی بات تہی لیکن بیوی کی صحنک شیخ سدو کا بکرا سید احمد کبیر کی گائے۔ بڑے پیر کی گیارہوین مردون کی نا وجب
فاتحہ۔ پہول۔ دسوان۔ چہلم۔ وغیرہ وغیرہ وہ قابل نفرت رسمین تہین ہر مہینہ بڑے پیر کی گیارہوین بڑے شد و مد سے کی
جاتی تہی۔ اور ایسے دین اسلام کا ایک رکن اعظم جان کے انجام دیا جاتا تہا یہ مجلسین جو مذہبی مجلسین کہلاتی تہین
انہین غربا کا کوئی استحقاق نہ تہا ان کو دہکے دیئے جاتے تھے کٹ ملانون نے یہ غضب کیا کہ بڑے پیر کی گیارہوین کو
فرمودہ خدا و رسول ٹہیرا دیا اور جاہلون کو اسطرح ورغلانا کہ وہ گیارہوین کو عین اسلام سمجہنے لگے تھے۔ قرآن شریف عموماً رمضان
مین یا یونہی معمولی طور پر مسلمان پڑہتے تہے لیکن بیچارے معنے نہ جاننے کی وجہ سے خدا کے احکام سے محض نابلد تھے کٹ
ملانون نے یہ سمجہا دیا تہا کہ قرآن شریف کے معنی پڑہنے گناہ مول لینا ہے[ڡ] چنانچہ اسکی شہادت وہ برابر تاؤ دیتا ہے جو شاہ
ولی اللہ صاحب کے ساتہ فتحپوری مین ملانون نے کیا تہا۔ جب شاہ ولی اللہ صاحب نے فارسی مین قرآن شریف کا ترجمہ کیا
مسجد فتحپوری ۱۲

[ف] یعنی مولانا شہید

ڡ چنانچہ اسوقت کے جاہل مفسد بہی یونہی کہتے ہین ۱۲

اور اُسکی اشاعت ہوئی تو ایک تہلکۂ عظیم کٹ ملاؤن کے گروہ مین برپا ہوگیا وہ یہ سمجھگئے کہ ہماری روزی کی عمارت ڈہا دیگئی
اب جہلا کبھی قبضہ مین نہ آئینگے اور وہ ہر بات پر بحث کرنے کو تیار ہو جائینگے اِس خیال نے انکے دل مین ایک آگ
بہڑکا دی۔ اور وہ علاوہ کفر کے فتوے دینے کے شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے دشمن جانی ہوگئے اور اب ان مین مشورے
ہونے لگے کہ شاہ صاحب کو کیونکر قتل کیا جائے اِن کٹ ملاؤن نے جنکا بہت کچہ اثر شہر کے بدوضع لوگون اُچکا ڈن
پٹے بازون پر پہیلا ہوتا تہا مین سے چند بدمعاش جمع کئے اور اب شاہ ولی اللہ صاحب کی تاک مین رہنے لگے۔ شاہ صاحب انکے
اِس مشورہ سے ناواقف تھے اِن کا خیال مسلمانون کی اصلاح کیطرف مایل تہا چنانچہ ایک دن کا ذکر ہے کہ آپ عصر کی نماز
فتحپوری مین پڑھ رہے تہے ابھی آپنے سلام پہیرا ہی تہا کہ دروازون پر غل و شور کی آوازین کانون مین آنے لگین اور
لوگ کچہ غیر معمولی طور پر غیر شکر کرتے ہوئے معلوم ہوئے شاہ ولی اللہ صاحب کو کٹھکا ضرور تہا کہ شہر کے کٹ ملانے
کبھی نہ کبھی کچہ آفت برپا کرینگے انکے ساتہیان پانچ چہہ سے زیادہ نتھے اور مفسدون کی تعداد سوسے بہی زیادہ بڑہی
ہوئی تہی لیکن اِن مین اتنی ہمت نہ تہی کہ مسجد مین گھسکر شاہ صاحب کو شہید کرسکتے اپنے دوستون سے فرمایا کہ تم اپنی جان
بچاکر چلے جاؤ اور مجھے شہید ہونے دو۔ لیکن اِن کی حمیت اسلامی نے یہ گوارا نہ کیا اور وہ تلوارون کے قبضہ پر ہاتھ
رکھکے کہنے لگے کہ جبتک جان مین جان باقی ہو آپ پر آنچ نہ آنے دینگے نتیجہ یہ ہوا کہ شاہ صاحب جنکے ہاتہ مین صرف ایک
پتلی سی لکڑی تہی اللہ اکبر کہکے اُٹھے اور کھاری باولی والے دروازے کی طرف چلے دونون دروازون سے سمٹکے
منافقون نے اِس دروازے کو روک لیا اور بآواز بلند کہا دیکھو ولی اللہ نکل نہ جائے شاہ صاحبؒ نے یہ سنکے نہایت
دلیری سے یہ سوال کیا کہ مین نے تمہارا کیا گناہ کیا ہو جس سے تم میری جان کے دشمن ہوگئے ہو اور میرے قتل پر
آمادہ معلوم ہوتے ہو انہون نے جواب دیا کہ تونے قرآن کا ترجمہ کرکے بالکل عوام الناس کی نگاہون مین ہماری
وقعت کو کھو دیا۔ دن بدن ہماری روزی مین خلل پڑتا جاتا ہے اور ہمارے معتقد کم ہوتے جاتے ہین یہ بڑا صدمہ
تونے نہ صرف ہمین پہنچایا بلکہ آئندہ ہماری نسلون کو پہنچایا۔ ہماری اولاد کی آئندہ زمانہ مین اتنی بہی وقعت نرہیگی جتنی
اب ہماری ہو اِسپر شاہ صاحبؒ نے یہ جواب دیا کہ خدا کی نعمت تم خاص کرنا چاہتے تھے مین نے عام کردی کچہ دیر تک
یہ ردوبدل ہوتی رہی آخر شاہ صاحبؒ معہ ساتہیون کے جو آپکو حلقہ کئے ہوئے تھے دروازے کی طرف قدم بڑہایا
کٹ ملانے سینہ تان تان کے آگے آکھڑے ہوئے کہ ہم نہ جانے دینگے اسپر شاہ صاحبؒ کے ایک ساتہی نے تلوار
کا وار کرنا چاہا آپ اللہ اکبر کہکر چیرتے پہاڑتے نکلے چلے گئے ~~ ۵ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است ۔ جب
شاہ عبد العزیز صاحبؒ نے یہ سنا تو اِن کو بہت رنج ہوا۔ اسی شب تمام کنبہ کے ممبر جمع ہوئے اور انہون نے مشورہ کیا
یہ صاف معلوم ہوگیا تہا کہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے کٹ ملانے جانی دشمن ہوگئے ہین اور انہین شیعہ سرداردون کے
نے بہی اُکسایا ہے کہ وہ شاہ صاحب کو یا تو شہید کرڈالین یا شہر دہلی سے نکالدین قصہ مختصر یہ کہ شاہ صاحبؒ نے سفر

۵؎ جیسا اب بہی برتاؤ مولانا شہید کے ساتہ اور ہر عالم حقانی کیساتہ ہوا ہی کیا گیا ۱۲

اختیار کیا۔ جب شیر اسلام (مولٰنا شاہ اسمٰعیل صاحبؒ) کا ظہور ہوا ہے دربار دہلی اور اہل دہلی کی یہ کیفیت تھی کہ ارکان اسلام عیبور کے پیرون کے نیچے پامال کئے جارہے تھے اور نئی نئی بدعتین روز بروز ایجاد ہوتی تہین لیکن کوئی منع کرنے والا نہ تھا اس زمانہ مین شاہ عبد العزیز صاحب کے علوم کا مہر تابان اپنی تابانی دکھارہا تھا لیکن اسکی تابانی نہ اہل قلعہ پر پڑتی تھی اور نہ عمائد شہر اکثر ویسی اور چند غریب شہری آپکے معتقدین مین سے تھے۔ شاہ عبد العزیز صاحب نے اپنے والد بزرگوار کی مخالفت کا خوفناک نظارہ ملاحظہ کرلیا تھا اسلیئے آپ احتیاطاً وہی باتین اپنے وعظ اور تلقین مین بیان فرمایا کرتے تھے جنپر اکثر الناس کا اتفاق ہو اور کوئی ایسی کسی حالت مین مخالفت نہ کرسکے۔ ایسے بدعت خیز و شرک انگیز زمانہ مین ضرور ایک ایسے نفس کی ضرورت تھی کہ جو سچے اسلام کا نور چمکادے اور ارکان اسلام کی خوب دہوم دہام سے اشاعت ہو۔ وہ باتین کہ جن سے سراسر اسلام اور بانی اسلام کی توہین ہوتی ہے مٹادی جائین بدعت اور سنت کو علیحدہ کرلیا جائے اور اس بت پرستی کی بیخ و بنیاد اکھیڑ کر پھینک دیجائے جس مین دہلی کا خصوصًا اور ہندوستان کا عمومًا بچہ بچہ مبتلا تھا اور برائے نام بھی اسلام باقی نظر نہ آتا تھا اکبر شاہ گور پرست اور پیر پرست تھا اور وہ ایسے لوگون کو پیر بناتا تھا اور ولی اللہ کہتا تھا کہ جنکے ہاتہون مین مہندی لگی ہوئی اور زلفین لمبی لمبی اور عطر مین ڈوبی ہوئی ہون جو پور پور چھلے پہنتے ہون جنکے کپڑے نفیس گیروا رنگے ہوئے ہون اور جو طبلہ کی چوٹ اور قوال کی ہائے ہائے پر لطافت سے گتین بہرا جانے ہون جنکے ماتہے قبرون پر ٹکتے ہون ایسے نفوس کی تعظیم قلعہ مین بہت دہوم دہام سے کی جاتی تھی بادشاہ معہ بیگمون کے خود انکے پاس آیا کرتے تھے بیگمین ان پر اور ان کی اولاد پر حلال تہین اور وہ ایک نگاہ کی محتاج رہا کرتی تہین یہ زبون حالت تھی اہل قلعہ کی پہر حامی دین علماء کبار کی ان لوگون کے آگے کیا خاک عزت ہوگی جب مولٰنا فخر الدین صاحب جنکی سیئت بالکل وہی ہوتی تھی جو اوپر بیان ہوئی نماز پڑھنے آتے تھے تو لوگون کا اسقدر مجمع ہوتا تھا کہ تل رکھنے کو بھی جامع مسجد مین جگہ نہ ملتی تھی بڑے بڑے رئیس یہ آرزو کرتے تھے کہ کسی طرح مولٰنا صاحب کا دامن ہی مس کرلین اور انکے مقابلہ مین جب شاہ عبد العزیز صاحب جامع مسجد تشریف لیجاتے تھے تو سوائے چند محمدیون کے اور کوئی انکے ساتھ نہوتا تھا۔ اسکی بالکل وہی مثال ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے جب ہجرت کی ہے تو صرف صدیق اکبر ساتھ تھے مگر اسکے مقابلہ مین ابو سفیان کا بہت بڑا گروہ تھا۔ اور ایسی حالت مین کہ جب علم دین بالکل مٹ گیا تھا اور ہندوستان مین اسلام کا خاتمہ ہوچکا تھا شیر اسلام (مولٰنا شاہ اسمٰعیل صاحب) کا ظہور ہوا اور اسنے اپنے قوت بازو اور تائید رحمانی سے شرک و بدعت کی تمام ظلمت کو مٹا کے حق کا نور چمکادیا اور بدعت و سنت مین فرق کرکے دکہادیا یہ ایک ایسی زبردست خدا کی امانت تھی کہ سوائے شیر اسلام کے اور کوئی نہ اٹھا سکتا تھا **مختصر حال آپکی ولادت اور نشوونما کا** - ۱۲ - ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۱۹۳ ہجری مین بقول صحیح ولادت آپکی ہوئی فطرت الٰہی کو پہلے ہی سے منظور تھا کہ آپکی پیدائش ایک ایسے خاندان مین ہو جو اپنے علم و فضل کے لحاظ سے ہندوستان مین لاثانی ہو اور اس خاندان کا ہر فرد آسمان علم کا مہر جہان تاب ہو ایسے خاندان بہت کم دکھائی دیتے ہین کہ جنکے ہان کئی پشت سے علم و فضل کی ایک حالت رہی ہو اور صدہی ڈیڑھ صدی تک جبتک کہ اس خاندان کا خاتمہ ہوجاوے ہر ممبر اپنی لیاقت اور ضمیری جوہرون مین لاثانی اور بے نظیر ہو فطرت الٰہی نے یہ شرف عظیم الشان شاہ اسمٰعیل صاحب کے خاندان کو دیا تھا۔ شاہ عبد الرحیم صاحب جو شاہ عبد العزیز صاحب کے دادا تھے ایک عجیب و غریب لیاقت اور قابلیت کے شخص تھے آپکے ضمیری اور روحانی جوہر اپنے مین گہری ممتازیت کی تہ رکھتے تھے آپ جیسے

علم تفسیر مین اپنا مثل نہ رکھتے تھے اسیطرح علم حدیث اور فقہ بہی آپکو یاد تہا جس نے ہندوستان مین پہلے حدیث کی درس و تدریس کی بنیاد وجمائی ہو وہ شاہ عبدالرحیم صاحب تہے وہ ربانی اسرار اور الہامی نکات جو قرآن و حدیث کے لفظ لفظ مین کوٹ کوٹ کر بہرے ہوئے ہین انہین مسلمانون پر ظاہر کیا۔ اور علم رسول کیطرف سبکی دعوت کی لیکن صدیونکی خرابی جو مسلمانون کے دلون مین میٹہی ہوئی تہی معمولی تلقین اور وعظ سے نہین جاتی۔ شاہ عبدالرحیم صاحب نے ہرچند کوشش کی لیکن آپکی کوشش بدعت اور شرک کی دریا کی خوفناک موجون اور دہشت انگیز لہرون سے ہم پلہ نہو سکی اور پسپا ہو کے کنارہ پر واپس چلی گئی۔ اس ناکامیابی پر بہی یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپنے ایک ایسا بیج بو دیا کہ بعد ازان آپکی اولاد کی کوشش سے وہ پہلا پہولا اور لہلہایا اور آخر شاہ اسمعیل صاحب کی بیش بہا کوششون سے اس درخت مین پہل لگا۔ اور الحمد للہ کہ وہ ابتک پہل دے رہا ہے۔ اور ترو تازہ ہے۔

شاہ عبدالرحیم صاحب نے ایک مدرسہ رحیمیہ کی بنیاد ڈالی اور اسمین علم حدیث کی تعلیم دینی شروع کی اس تعلیم نے چند سال مین اپنا قیمتی اثر مسلمانون پر ڈالا۔ آخر اسلام کا نصیب جاگا اور مولنا شاہ اسمعیل صاحب جیسا شیر اسلام پیدا ہوا۔ اس نجیب شریف بچے کی بچپن مین ویسی دہیمی اور حلیم فطرت تہی لیکن جون جون آپ بڑے ہوتے گئے مزاج مین انکسا ری آتی گئی جن سوانح لکہنے والون نے آپکو تیز مزاج لکہا ہے انکی غلطی اور اصلی واقعات سے کم علمی ہے آپکا خلق جب آپ چہہ برس کے ہوئے تھے ایسا تہا کہ کل بچے آپکے ساتہ کہیلنے مین خوش رہتے تھے آٹہ برس کی عمر مین آپنے قرآن مجید حفظ کر لیا اور یہ حفظ طوطے کی طرح نہ تہا بلکہ آپکو کل قرآن مجید کے معنی پڑہائے گئے تھے گو اس زمانہ معصومیت مین ربانی نکات اور الہامی غوامض کو سمجہنا تو بہت مشکل تہا پہر بہی اکثر موقعون پر جب آپ ہمعمرون مین کہیلتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ قرآن مجید مین یہ لکہا ہوا ہے اور تم یہ کرتے ہو۔ مولنا شاہ اسمعیل شہید نے دو تین برس مین صرف و نحو کی کتابین اپنے والد بزرگوار سے نکال لین اور ابہی آپکی گیارہ بارہ برس کی ہی عمر تہی کہ آپکو علم صرف و نحو کچہہ ایسا یاد ہو گیا کہ بڑے بڑے تجربہ کار دنگ رہ جانے تہے اسکے بعد آپکو معقول کی کتابین پڑہائی گئین بہلا جسکا دماغ کامل عقل سے پہلے ہی فطرت نے آراستہ کیا تہا اُسے ان معمولی کتابون کا پڑہ لینا کیا مشکل تہا۔ آپکو بارہوان سال شروع تہا جب آپ صدرہ پڑہتے تہے آپکے ساتہ اور بہی کئی بڑی عمر کے طلبہ شریک تھے مگر قاری آپ ہی تہے صدرہ جو ملاؤن مین ایک بڑی لاینحل کتاب مشہور ہے اقلیدس کے پانچوین مقالہ کے اسکے بہت سے مقامات محتاج ہین چونکہ عوام علماء مین سے ریاضی کا علم بالکل اُٹھ گیا اسلیئے وہ ایسی ایسی کتابون کو جنکا کچہہ بہی تعلق ریاضی سے ہوتا ہے بہت مشکل سمجہتے ہین۔ مولنا شہید آٹہ آٹہ دس دس صفحے صاف پڑہ جایا کرتے تھے لیکن کبہی کسی مقام پر رکتے نہ تھے نہ کوئی بات دریافت کرتے تھے نہ آپ مطالعہ کتاب کرتے تھے نہ گہر مین جا کر سبق یاد کرتے تھے تو اکثر یہ ہو جاتا تہا کہ جب آپ دوسرے دن سبق پڑہنے کے لیئے کتاب کہولتے تہے تو یہ بہول جایا کرتے تھے کہ کل سبق کہانتک پڑہا تہا ایک سن رسیدہ شخص عبدالکریم بخاری آپکا ہم سبق تہا وہ شاہ صاحب کے لگاتار بے پوچہے پڑہنے سے بہت جلتا تہا اور بہت سے مقامات بے سمجہے رہجاتے تہے ایک دن شاہ صاحب ورق گردانی کرنے لگے اور انہین اپنے کل کے سبق کا پتہ نہ لگا اسپر وہ بخاری ہنسکر کہنے لگا میان صاحبزادے کلی مار کر رکھ لیا کرو تاکہ کتاب کہولتے ہی تمہین معلوم ہو جائے کہ مین نے کل کہانتک سبق پڑہا تہا یہ سنکر شاہ اسمعیل صاحب مسکرائے اور کچہہ جواب نہ دیا جتنے طلبہ شاہ صاحب کے ساتہ پڑہتے تھے خوش ایک بہی نہ تہا وجہ یہ تہی کہ ہر طالب علم صدرہ کے ہر ہر مقام پر

بحث کرنا اور اسے سمجھنا چاہتا تھا اور یہان سولئے روان عبارت پڑھنے کے نہ کہین رکتا تھا نہ کسی مشکل مقام کو دریافت
کرتا تھا۔ جب آپ ایک روز صدرہ کے ایک مشکل مقام کو پڑھ رہے تھے تو بخاری کو یقین تھا کہ یہان یہ لڑکا ضرور ٹھیرے گا اور
اس مقام پر ضرور رد و قدح ہوگی لیکن جب اسنے دیکھا کہ صاحبزادہ صاحب کی یہان بھی وہی کیفیت ہوئی جو اور مقامات
مین ہوئی تھی تو وہ جھلا گیا اور اسنے جل کے یہ سوال کیا صاحبزادہ تم کچھ سمجھے بھی یا یون ہی گھانس کاٹتے چلے جاتے ہو
شاہ صاحب نے نہایت حلیمی اور انکساری سے جواب دیا آپ کی سمجھ مین اگر کوئی بات نہ آئی ہو تو آپ دریافت فرمالین
اسنے فوراً یہ سوال کیا کہ اسی مقام کو سمجھا دیجئے جسکو بلا دریافت کئے آگے بڑھگئے شاہ عبدالغنی صاحب اور کل طلبہ کی نظرین
آپکی طرف لڑرہی تہین اور ہر متنفس یہ دیکھتا تھا کہ دیکھئے اسمٰعیل بغیر استاد سے سمجھے اس مشکل مقام کو کیونکر حل کرتا ہے گویا یہی
دن آپکی علمی قابلیت کے امتحان کا تھا اس ہونہار بچے نے اس عمدگی اور صفائی سے اس مقام کو چٹکیون مین سلجھا دیا
اور وہ وہ معنی بتائے کہ سب دنگ رہگئے پھر صدرہ کے حاشیہ پر اعتراض کیا اور کہا کہ اس نے جو کچھ معنی لکھے ہین وہ
غلط ہین مین یہان اس تقریر کو نقل کرکے زیادہ وقت ناظرین کا نہ لونگا ہان اسقدر لکھنا ضروری جانتا ہون کہ یہ وہ
عالم فطرت تھے کہ اگر میر باقر داماد ہوتا تو زانوے شاگردی[۵] طے کرتا۔ جب منطق کی وہ معمولی کتابین جو اسوقت درس
مین تھین شاہ صاحب نے ختم کرلین تو حدیث شاہ عبدالعزیز صاحب سے آپنے شروع کی علم حدیث ایک بڑا دشوار گذار
علم ہے اسکی اہمیت کو وہی شخص جانتا ہے جسے حدیث کا کچھ علم ہے باانیہمہ شاہ صاحب کو یہ مشکل علم بھی پانی تھا
مولوی کرامت علی صاحب حیدرآبادی فرمایا کرتے تھے مین مولنا شہید کا حدیث مین ہم سبق تھا مجھے خوب معلوم ہے انہون نے
کبھی مطالعہ نہ کیا نہ پڑھے ہوئے کو کبھی پھیرا عام طلبہ جو آپکے ساتھی تھے مولنا شہید کو بے پروا کہتے تھے اور انہین
یقین تھا کہ پڑھنے کی طرف مولنا کی توجہ نہین ہے شب و روز تیر اندازی گولہ چلانا اور گھوڑے پر چڑھنے کے سوا وہ
کتاب کو کبھی کھول کے بھی نہین دیکھتے روزمرہ اس قسم کی باتین سنکے شاہ عبدالعزیز صاحب نے طلبہ کے مجمع مین مولنا
شہید سے یہ شکایت کی تم کیل کود مین زیادہ وقت صرف کرتے ہو مطالعہ کتب نہین کرتے شاہ صاحب نے عرض کیا
آپ مجھسے پڑھا ہوا کچھ دریافت فرمائین۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے طلبہ کے سامنے مولنا شہید سے دریافت کیا آپنے
فرفر بتا دیا اور ایسی عمدگی سے بیان کیا کہ طلبہ کا کل مجمع دنگ ہوگیا۔ یہی کیفیت مولنا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید کی تھی۔
آپکے ضمیری جوہر عجیب و غریب قابلیت کا جامہ رکھتے تھے اور خدائے عزوجل کی طرف سے آپکو ایک ایسی خاص بخشش
عطا ہوئی تھی جسکی ایک زمانہ تک خود مولنا شہید کو خبر نہ تھی پھر دوسرے اس جوہر کی کیونکر شناخت کرسکتے۔ سولہ
برس کی عمر مین آپ فارغ التحصیل ہوگئے تھے پھر بھی یہ متعجب سے دیکھا جاتا ہے کہ اتنی سی عمر مین پوری تحصیل ہوئی اور
پھر ہر کتاب کو ازبر یاد رکھنا اور ان سے صدہا نکات اور باریکیان پیدا کرنا یہ خاص صفت خدا کی طرف سے مولنا شاہ شہید ہی کو

[illegible] مخزن احمدی [illegible] ۱۲

[۵] ذکاوت و فطانت و جودت طبیعت آپکی شہرۂ آفاق تھی کسی نے آپکے وصف مین کہا ہے **شعر** غلط امام ابا علی قلسه
هیهات فی ذا جلاه ابو علی + لو ان رسطالیس یسمع لفظه + من لفظه لعرته هزة افکل + [illegible] علیه ثم رحمة الله علیه رضوانه ۱۲

عطا ہوئی تہی۔ فطرت کو چونکہ آپ سے ایک عظیم الشان کام لینا تہا اسلیئے جتنی صفتین کہ ایسے پاک نفس کیلیئے لازم ہوتی ہین وہ سب آپ مین موجود تہین غمیض اور عمیق نظرین خوب سمجہہ سکتی ہین کہ ایسے ایک نفس کا پیدا ہونا خداوند تعالے کا بہت بڑا بہید تہا جسکی کنہ کو کسیقدر وہی پاک نفوس پہنچ سکتے ہین جنہین کلام ربانی سے دلچسپی ہے اور جنہون نے وہی تعلیم روحانی ذریعہ سے پائی ہے حقیقت مین یہ بہت صحیح ہے ؎ جمال شاہد قرآن نقاب انگاہ بجشاید * کہ دار الملک ایمان را بیابد خالی از غوغا * جس نے اس کا زخم کہایا ہے اسے معلوم ہے۔ تیغ ابرو کی صفت گہائل سے پوچہا چاہیئے۔ مولٰنا شہید نے جب تحصیل سے فراغت پائی تو لوگ آپکے پاس تعلیم پانے کیلیئے آنے لگے۔ اور اسی چہوٹی سی عمر مین سب نے آپکو اپنا مقتدا تسلیم کرلیا۔ لیکن برگشتہ قسمتون کو کیا کیا چاہیئے ؎ باآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد * گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ * تقریر نہایت شائستہ اونچی ہوئی تہی اور آپ ہر مطالب عمدگی سے بیان فرماتے تہے کہ لوگ ہونٹ چاٹتے ہی رہجاتے تہے شاہ عبد العزیز صاحب کی تقریر اور بیان مشہور انام ہے اور یہ بات تمام لوگون مین پہیلی ہوئی تہی کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے وہ طرز بیان اختیار کی ہے کہ انکے وعظ سے ہر مذہب و ملت کا شخص خوش ہوکے اُٹہتا ہے حقیقت مین یہ ویسی عمدہ اور لائق ہے اور ہر شخص اس امر کی تعریف کرتا ہے لیکن مولٰنا شہید کی تقریر مین جو صفت تہی وہ عجیب تر اور غریب سحر سے بہری ہوئی تہی لوگ گہرون سے ارادہ کرکے جاتے تھے کہ مولٰنا شہید کی مخالفت وعظ مین کرینگے لیکن وہان سوائے خاموشی کے کسیکو یارا نہ ہوتا تہا۔ درزش مین آپ کی نہایت کمال کی تہین جب مولٰنا کل ضروری سپاہیانہ فنون کی تعلیم سے فارغ ہوئے تو آپنے تیرنا سیکہا ہمین یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ تین تین دن تک دریا مین پڑے رہتے تھے اس زمانہ مین طلبہ کو سبق بہی برابر دیا جاتا تہا وقت معین پر جب طلبہ جمع ہو جاتے تو کنارہ پر آکے سبق پڑہا دیا کرتے تھے بعض روایتون کے بموجب تین برس اور بعض اقوال کے بموجب چار برس کامل آپ پانی مین رہے ہین مولٰنا کی عمر تقریباً ۱۲ برس کی ہوگی کہ تمام فنون جنگی آپکو بخوبی آگئے تھے۔ مولٰنا شہید کا پہلا وعظ اور عوام الناس کی شورش۔ پہلا وعظ

رمضان المبارک گزرچکا ہزارون مسلمان ہر طبقہ اور گروہ کے جامع مسجد مین جمع ہین بڑے بڑے واعظ اور مولویون ہی یہ چرچا ہورہا ہے کہ مولٰنا اسمٰعیل صاحب وعظ فرماینگے۔ شاہ عبد العزیز صاحب بہی خاموشی سے اس افواہ کو سن رہے ہین لیکن کچہہ نہین کہتے۔ اور دوسری طرف صوفیون کا گروہ ان مین بہی مولٰنا شہید کے وعظ کا چرچا ہورہا ہے۔ ادہر نماز ہوچکی اُدہر مولٰنا شہید در مین آکہڑے ہوئے۔ پہلے آپنے بلند آواز سے یہ پڑہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک وله الحمد وھو علی کل شیئ قدیر سوائے خدا کے کوئی معبود نہین ہے وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین ہے اسی کو سلطنت ہے اور اسی کو تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ سامعین کے دل کانپ گئے کثرت سے مسلمان بے اختیاری کی حالت مین اس شدت سے روئے کہ بعض آوازین رونے کی خاموشی مین بلند ہوگئین۔ پہر مولٰنا صاحب نے یہ فرمایا مسلمانو تم جانتے ہو دنیا مین اول جس نبی نے وحدت پرستی کا پرزور اعلان دیا وہ ہمارا آخر الزمان نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہوا ہے گو کل نبی خاص وحدت پرستی پہیلانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے لیکن سب سے زیادہ ہمارے فخر انبیا مفخر موجودات ہی کو یہ شرف ملا ہے کہ آپ کا ایسی حالت مین کہ جدہر نظر جاتی تہی سوائے بت پرستی کے رواج اور بت پرستون کے زور شور کے کچہہ دکہائی نہ دیتا تہا اور ہر شخص انتہا درجہ کا بت پرستی مین غلو رکہتا تہا اور ہزارون کوس خدا پرستی کا پتہ بہی نہ تہا مخالفانہ

نظرین وہ بہی شدت اور غضب کے ساتہ بنی پر پڑ رہی تہین اور ایک متنفس بہی خدا پرستی کی تصدیق کرنے والا نہ تہا اس نفرت انگیز دائرۂ بت پرستی مین دلیرانہ یہ فرمانا کہ خدا ایک ہی کوئی اسکا شریک نہین تمام دیبی اور دیوتا محض نکمے اور بے کار ہین نہ مسلمانون ہی کا بلکہ تمام عالم کا حد سے زیادہ مایۂ افتخار ہے - کلام اللہ کو اول سے آخر تک دیکھ جاؤ جس قدر توحید پرستی پر زور دیا ہے وہ اور کسی الہامی کتاب مین کم ملے گا - قرآن مجید مین جو کچھ بیان ہوا ہے وہ ایسی قدر کھلا اور روشن ہے کہ ہر مسلمان بشرطیکہ اسلام اور بانی اسلام سے اسے محبت ہو بخوبی سمجھ سکتا ہے - تمام خدا پرستی کے منازل اور راہین اسیقدر صاف ہین جتنی ممکن ہوسکتی ہین نادان سے نادان شخص بھی اس سے اسیقدر مستفیض ہوسکتا ہے جتنا ایک عاقل شخص جس مطلب کو صاف طور پر خداوند تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین بیان فرما دیا ہے اور اس سے کوئی منکر نہین ہوسکتا چنانچہ وہ فرماتا ہے ولقد انزلنا الیک اٰیٰت بینٰت وما یکفر بہا الا الفٰسقون اور بیشک ہم نے تیری طرف کھلی باتین اُتارین اور منکر ان سے وہی ہوتے ہین جو لوگ بے حکم ہین - یہ بدیہی طور پر ثابت ہوگیا کہ خالق ارض وسما نے ایسی کھلی باتین اپنے مخلوق کی ہدایت کے لئے آتارین کہ ہر فرد بشر ان سے استفادہ حاصل کرسکتا ہے ہان صرف ایسے لوگ منکر ہوتے ہین جو بے حکم ہین یعنی خدا کے کھلے حکمون کو نہین مانتے اور اپنے بیجا تمرد اور ناروا سرکشی کے نشہ مین ان روشن احکام سے روگردانی کرتے ہین - یہ خوب سمجھ لو جو کتاب تمہاری ہدایت کے لئے بذریعہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہیجی گئی وہ ضرور ایسی ہونی چاہیئے جسے بلاتکلف تم سمجھ سکو اور اس سے تمہین بخوبی ہدایت ہو - خداوند تعالیٰ خود فرماتا ہے - ھوالذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین وہ اللہ ایسا ہے جس نے اَن پڑہون مین ایک رسول کھڑا کیا کہ اُس کی آیتین ان پر پڑہتا ہے اور انہین پاک کرتا ہے اور انہین کتاب اور عقل کی باتین سکہاتا ہے اور بیشک وہ پہلے سے گمراہی صریح مین تہے آپ بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ناپاکون کو پاک کرنے والے اور جاہلون کو عالم بنانے اور نادانون کو عاقل بنانے اور احمقون کو دانا اور سمجھدار بنانے کیلیئے مبعوث ہوئے تھے آپنے اَن پڑہون کو عقل کی باتین سکہائین اور انہین جہان سے افضل بنا دیا اور ایسی کتاب کا سبق دیا جو ان کی روحانی اور جسمانی پاکی کی ایک کامل مددگار اور معاون ہے اور انہین تمام اُن ناپاک آلایشون اور متعفن بیہودگیون سے پاک کردیا جنمین وہ صدہا برس سے پہنسے ہوئے تھے وہ غلیظ اور قابل نفرت عادتین جو ان کی گھٹی مین پڑی ہوئی تہین اور جن ناقابل بیان خباثت مین وہ ایک زمانہ مدید سے رہے ہوئے تھے انہین اس طرح پاک کردیا گویا وہ دوبارہ اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور پہر ان کے ایسے نتھرے ہوئے خیالات ہوئے جن پر آج اسلامی عالم ناز کرتا ہے - آپ جانتے ہونگے کس وجہ سے ان مین جہان کی برائیان آگئی تہین اور کس بری اور زشت خصلت نے ان کی پاکیزہ اور بیگناہ فطرت کو طہارت سے دور کردیا تہا وہ صرف بت پرستی شرک اور خدا سے دوری تہی جس نے انہین برباد کرکے ہلاکت کے کنارے تک پہنچا دیا تہا انہون نے اپنے سچے خالق کی قوتون کو تقسیم کردیا تہا اور اسکی عظیم الشان اور غیر قابل تقسیم قوت کے حصے کرکے اپنے ہاتہ کے گھڑے ہوئے بتون اور سنگی دیبیون مین بانٹ دیئے تھے وہ اپنی دیبیون اور بتون کو جنہین سجدے کرتے تھے بادلون اور ہواؤن پر حکمران چاند وسورج پر قادر خیال کرتے تھے وہ عقل کے دشمن جانتے تھے ہمارے ہی ہاتہ سے گھڑے ہوئے بت ہماری مشکل کشائی کرینگے - بعضون نے چاند وسورج کو اپنا معبود بنا لیا تہا اور انہین

سکے آگے سجدے کرتے تھے انسانی نیکی اور شرافت کو مٹانے والا یہی ایک بڑا عیب تھا جو مخلوق مین خون کی طرح رگون مین
ساری ہو رہا تھا۔ غیرت حق کو حرکت ہوئی اور ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا الحمدللہ آپکی نبوت کا جو منشا تھا وہ پورا ہوا
خدا کا سچا جلال عالم پر چمکا اور دریائے باسفورس سے ٹگرس تک اور ٹگرس سے جمنا تک اس نور کامل پر تو پڑ گیا۔ مگر مین
افسوس سے دیکھتا ہون کہ بعد کو تاہ اندیشیون اور ملکی جنگون کے اتار چڑھاؤ سے جو سلطنت ہند مین رہے اور اہل ہنود کے
ربط و ضبط سے اکثر ایسے خیالات جنہین ٹھیٹ اسلام سے کوئی علاقہ نہین ہے موجودہ نسلون مین پائی جاتی ہین جن سے روحانی
قوتون کو شکست ملی اور اسلامی برکتون نے ہند سے کوچ کیا۔ دیبی دیوتاؤن یا جن پریون یا پیر شہید کی پرستش یا ان سے حاجتین
طلب کرنا یا ان کی قبرون پر اعتقاد اور صدق دلی سے چڑھاوا چڑھانا یا ضرورت کیوقت انھین پکارنا جو دراصل بت پرستون اور
نصرانیون کا شعار تھا زمانہ کی دست برد سے ہمارے بھائیون مین بھی جاری ہو گیا جسے ایک سچے مسلمان کی آنکھ نہایت حسرت
و یاس سے دیکھتی ہے ہم نے خدا و رسول کے علم کو بھلا دیا فطرت اللہ کا وہ منشا جس سے آخرالزمان نبی صلے اللہ علیہ
وسلم مبعوث ہوئے تھے بالکل نسیًا منسیًا کر دیا اسی سے ہمین دنیاوی اور دینی تنزل حاصل ہوا اور اسی سے ہماری یہ گت بنی کہ ہم
آخرکار دنیا کی مبتذل قومون مین شمار کئے جانے لگے باینہمہ ہمین ابھی بہت کچھ اصلاح کی اُمید ہو اور ہم اپنے رب کے سچے کلام
پر بھروسہ کرکے یہ کہسکتے ہین کہ یقیناً ہم اگر اپنی یہ بری عادتین چھوڑ دینگے اور گناہون سے توبہ کرینگے تو فلاح کا رستہ دیکھنے مین
کوئی شبہ باقی نہین ہے۔ چنانچہ خداوند کریم اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنه نکفر عنکم سیئاتکم
وندخلکم مدخلا کریما اگر تم بڑی چیزون سے بچتے رہو گے جو تمہین منع ہوئین تو ہم تمہاری تقصیرین معاف کرینگے اور تمہین
عزت کے مقام مین داخل کرینگے۔ یہ سچ ہے اگر تم نیک نیتی سے خدا سے ڈر کر اپنے برے اعمال سے توبہ کرو گے تو خوب سمجھ لو خداوند
کریم کا یہ وعدہ تمہارے ساتھ پورا ہو گا اور پھر تم اسکی برکتون سے مالا مال ہو گے اور تم پر اسکی رحمتین نازل ہونگی۔ خدا کی بیشمار
بخششون کی سرتاج ایک بخشش وحدت پرستی ہو۔ یعنی خدا کو ایک جاننا اور اسی پر اپنی تمام اُمیدین اور ضرورتین موقوف رکھنا
اور یہ سمجھنا کہ ہمارا سچا مشکل کشا وہی ہے اور وہی ہمین ہدایت کرنے والا ہو کیا تمہین اس کا خیال نہین تم پانچون وقت کی
نمازین ہر رکعت کے ساتھ پہلے کیا آیت پڑھتے ہو۔ بھائیو وہ سورۂ فاتحہ ہے جسمین یہ مضمون درج ہے "تو ہی ہمارا معبود ہے ہم تیری
ہی عبادت کرتے ہین اور تجھی سے مدد چاہتے ہین" اسلام مین یہ ایک پہلی تعلیم ہے جو ہر مومن کو دیجاتی ہے خدا کی بیشمار عنایتون کا
خیال کرو کہ وہ اپنے بندون کو کس کس طریقہ سے تعلیم دیتا ہے اور انہین نیکی اور سچی عبودیت کا کس دریا دلی اور رحم سے
رستہ بتاتا ہے اس نے سکھایا ہے تم جب میری عبادت کرو تو ہر بار یہی کہو ہم تجھی سے مدد چاہتے ہین اور تیری ہی عبادت
کرتے ہین جب دن بھر مین صدہا بار ہماری زبان سے یہی نکلے گا تو ہمارے خیالات اور اعمال پر بھی اسکا اثر ہو گا اور پھر ہم
اپنی ضرورتین کبھی کسی پیر شہید یا جن پری پر موقوف نہ رکھینگے اور ہماری انسانی شرافت اور فضیلت کے دامن پر دھبہ نہ آئیگا
خدا کا جلال کامل طور سے ہماری روح پر چمکیگا اور ہم اللہ کے پیارے بندون مین سے ہو جائینگے۔ بھائیو تم اپنی
پانچون وقت کی نمازین کیا پڑھتے ہو اور ان نمازون سے کیا سیکھتے ہو یا ان نمازون کا مفہوم کیا سمجھتے ہو اسلام کے
روشن اصول ہمین بتاتے ہین کہ اس عبادت کا سچا مفہوم یہ ہے کہ ہم پر ہمیشہ خدا کا خوف طاری رہے اور کبھی اسکے آگے

دوسرے کو معبود نہ بنائین اسی پر بھروسہ کرین اور اپنی تمام قوتون کا انحصار اسی کی تائید پر موقوف سمجھین بغیر اسکے کبھی نجات دارین نہین ہوسکتی جیسا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین الصلوات الخمس والجمعة یکفرن ما بینھن ان اجتنبت الکبائر ترجمہ پانچون نمازین اور جمعہ دوسرے جمعہ تک ان گناہون کو دور کرتی ہین جو انکے درمیان ہون اگر بڑے گناہون سے اجتناب کیا جائے۔ خداوند کریم کے دربار مین جب ہم نہایت اطاعت نہایت فروتنی نہایت انکساری سے حاضر ہوتے ہین اسوقت ہمین یہ حکم ہوا ہے کہ ہم یہ کہین تیری ہی عبادت کرتے ہین اور تجھی سے مدد چاہتے ہین تو ہمین وہ رستہ دکھا جس پر تیری برکت نازل ہوئی ہے اور اس راہ سے بچا جسپر تیرا غصہ ہوا ہے۔ پھر بڑے افسوس اور حسرت کا مقام ہے خدا کے دربار مین تو حاضر ہو کر ہم یہ عرض کرین اور جب وہان سے اپنے گھر آوین تو کسی پیر شہید کی قبر پر چلا باندھنے جاوین اور یہ عہد کرائین جب ہمارا فلان کام نکل آئیگا ہم آپکی یہ نیاز دلوائینگے تو جب مرنے کی جگہ ہے خدا کے آگے تو یہ التجا اور یہ وعدہ اور پیر شہید کی قبر پر یہ چڑھاوا اور یہ حاجت طلب کرنا ہمارے یہ کام نہایت خوفناک اور بہتہ پانی کرنے والے ہین اور یہی وہ کمبخت افعال ہین جو ہمین دین و دنیا مین بدنام کرینگے اور کبھی ہمین بھلائی ہرگز حاصل نہ ہوگی اور ہم دین تو دین دنیا مین بھی اپنے پرائے کی آنکھ مین ذلیل و خوار ہو جائینگے اور ایک عالم مین نکو بنے ہونگے یہ کس حسرت و یاس سے دیکھا جاتا ہے کیا تو وہ زمانہ تھا اسلام نے بہت دھوم دھام سے یہ اعلان دیا تھا۔ شھد

اللہ انہ لا الٰہ الا ھو (ترجمہ) اللہ نے گواہی دی کسی کی بندگی نہین اسکے سوا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم

اللہ و یغفر لکم ذنوبکم (ترجمہ) تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمہین چاہے اور تمہارے گناہ بخشے

اسلام کی صرف یہی ایک نشانی ہے کہ خدا کو واحد جاننا اور نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا پاک نبی سمجھنا اگر یہی ایک بات نہین ہے تو کس منہ سے کہا جاتا ہے ہم مسلمان ہین اب اسکے علاوہ کسی کا ایمان ہو تو اسپر افسوس۔ اگر ذرا ہم اپنے گریبانون مین منہ ڈالین اور اپنے اعمال کی طرف دیکھین جنہون نے ہمین ٹھیٹ اسلام سے بہت دور پھینک دیا ہے تو ہمین معلوم ہوگا ہم خدا اور اسکے نبی سے کتنے برگشتہ ہین اور اس سے اپنی جانون پر کیا غضب توڑ رہے ہین ہمارے کیسے کچے عقیدے اور ہمارا ایمان کیسا ضعیف ہے اللہ جل شانہ کی محبت ہمارے دلون مین مطلق نہین رہی اور ہم اپنے معمولی کمینی ضروریات پر کہین شیخ سدو کا بکرا کرتے ہین اور کہین سید احمد کبیر کی گلے کرتے ہین اور کبھی پیر لین کا کونڈا کرتے ہین۔ اور کبھی حضرت علی مشکل کشا (یہ خطاب شیعون نے حضرت علی رضہ کو دیا ہے اور اسی کا اثر تمام سنیون پر پہیل رہا ہے) کا دونا کرتے ہین۔ کبھی کسی قبر پر چڑھاوا چڑھاتے ہین اور کبھی کسی پیر کی قبر پر چلہ باندھتے ہین غرض ہم اپنی کمینی ضرورتون کے پورا کرنیکے لیئے کیا کیا کچھ شرک و بدعت نہین کرتے اور پھر کتنی دور اسلام سے جا پڑتے ہین۔ ہمارے ایمانی ضعف کا یہ سارا طفیل ہے کاش ہم مین یہ ایمانی ضعف نہ ہوتا تو کبھی یہ بیہودہ باتین ظہور مین نہ آتین۔ جہان خداوند کریم صاف طور سے اپنے کلام مجید مین یہ فرماتا ہے "دعا کرین قبول کرون گا" وہان محض اپنے دلی کمزور جوش اور نا ملایم جذبہ کے مطیع ہو سکے اس بیش قیمت وعدہ پر تو نگاہ کرین اور ادہر ادہر بھٹکتے پھرین تف ہے ہماری اس حمیت اسلامی پر اور اف ہے ہماری اس مسلمانی پر یہ نہین جانتے کہ جن سے تم اپنی حاجتین طلب کرتے ہو وہ

بھی تمہاری طرح خدا کے محتاج ہیں جب وہ اپنی مشکل کشائی نہیں کر سکتے تو تمہاری کیا کر سکتے ہیں وہ خداوند کریم کے عاجز بندے ہیں اور ان کی بخشش صرف اسی کی مرضی پر موقوف ہے اور کوئی یہ نہیں کہسکتا کہ آیا ان کی نجات بھی ہوئی یا نہیں کیونکہ سوائے ان چند صحابہ کی نجات کے جنکی بشارت خود نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہم کبھی قطعاً کسی کو ناجی اور ناری کہنے کے مجاز نہیں۔ تو تم آپ خیال کر سکتے ہو کہ جب ان کے ناجی ہونے کی کوئی شہادت تمہارے پاس موجود نہیں ہے پھر کس طرح ان سے حاجتیں جا کے طلب کرتے ہو۔ اور انہیں اپنا مشکل کشا بنا رکھتے ہو کیا کوئی تم سے بھی زیادہ محسن کش اور احسان فراموش ہو سکتا ہے خداوند تعالی تم پر کیسا مہربان ہے اور تم سے کیسی محبت رکھتا ہے اور تم اس سے بھاگے بھاگے پھرتے ہو۔ ہمارا فرض ہے اور یہی ہمارا مذہب ہمیں بتاتا ہے کہ ہم ہر حالت میں اسی کی طرف رجوع کریں کیونکہ جب تک ہم اس کی طرف رجوع نہ کرینگے ہماری بخشش نہیں ہو سکتی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ فانہ کان للاوابین غفوراً (ترجمہ) وہ رجوع لانے والوں کو بخشتا ہے۔ بعض ہمارے بھائی یہ بہانہ کرتے ہیں کہ ہم ان بزرگوں سے اپنی حاجتیں طلب نہیں کرتے بلکہ ان کے وسیلے سے خدا سے مانگتے ہیں اور اپنے اس دعوے کی دلیل دنیاوی معاملات پر منحصر رکھتے ہیں کہ جبتک کوئی شخص سفارشی نہو امیر کے دربار تک رسائی نہیں ہوتی مگر یہ خیال ان کا جیسا رکیک ہے اسی طرح کم عقلی پر دلالت کرتا ہے امیر کے دربار اور خداوند تعالی کے دربار کی مناسبت نہیں ہو سکتی امیر کسی حاجتمند کی حاجت بغیر عرض کیئے نہیں جان سکتا اور خدا کو اپنی کل مخلوق کا رتی رتی علم ہے۔ امیر بغیر اطلاع کئے نہیں پہچان سکتا کہ مجھ سے کون ملنا چاہتا ہے لیکن خدا صرف دل کے ارادہ سے جان جاتا ہے پھر ایسے عالم الغیب چھپے اور پوشیدہ چیز کو جاننے والے مخلوق کے دلی خیالات کا علم رکھنے والے کے دربار میں نہ کسی سفارشی کی ضرورت ہو اور نہ کسی اطلاع کرنے والے کی حاجت ہے شریعت کا رستہ صاف اور کھلا ہوا ہے دین کی نعمت ہم پر پوری ہو چکی ہے اسکی تکمیل کی ضرورت اب نہیں رہی پھر کیا ضرور ہے کہ غیر ضروری باتوں کی طرف ہم اپنا دل رجوع کریں اور اسلام کے روشن احکام سے برگشتہ ہوں۔ فقط۔ یہ اس قیمتی وعظ کا خلاصہ ہے جو مولنا شہید نے اول بار فرمایا گو وعظ اتنا بڑا ہے کہ پندرہ سولہ جزو میں اگر پورا تحریر کیا جاوے تو بمشکل تمام ہووے لیکن ہم نے اس پریشان اور بے ربط تحریر سے جو ان کے منشی ہیرلال کے ہاتہ کی نہایت جلدی میں لکھی ہوئی بمشکل بڑے غور و فکر کے بعد یہ خلاصہ کر لیا ہے اور بہت سی حدیثیں اور آیتیں نقل ہیں لیکن وہ ایسے اشاروں میں لکھی ہوئی ہیں کہ ہم سے مطلق نہیں پڑھی گئیں بہرحال مولنا کے پر جوش اسلامی خیالات کا اسی سے ایک اندازہ ہو سکتا ہے۔ اس سادے سیدھے وعظ سے جو اہل اسلامی عقاید کو ظاہر کرتا تھا عوام الناس میں خوفناک تحریک پھیل گئی اور ان کے فاسد خیالات کے سمندر میں ایک مہیب تموج پیدا ہو گیا وہ نیاز نذر کرنے کی مدت سے عادی تھے وہ اسبات کو اپنا دین ایمان سمجھتے تھے کہ ضرورت کبھوت پریوں کا کونڈا کریں اور سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کا بکرا کریں انہوں نے یہ تقریر کا ہے کو سنی تھی کہ یہ ساری باتیں بدعت و شرک ہیں اور اسلام سے انہیں کچھ علاقہ نہیں ہے۔ اسلام میں اگر توحید کے مسئلہ پر غور کیا جاوے تو واقعی ایسا نازک اور باریک ہے کہ بمشکل آدمی شرک سے بچ سکتا ہے۔ مثلاً یہ سمجھنا کہ ابر سے پانی برستا ہے اسلام میں شرک ہے

اور یہ عقیدہ رکھنا کہ پانی کہیتون مین اناج کے نمو کا سبب ہے شرک ہے چہ جائے کہ اپنی حاجتون کے انبار کو پیر شہید کی گردن
پر رکہنا اور انہی پر اپنے تمام ضروریات کے حل ہونے کو موقوف سمجہنا یہ تو صریح کفر اور شرک ہے۔ جب یہ وعظ جسکو ہم نے
مختصر طور پر لکہا ہے مولنا صاحب نے دیا تو اکثر مسلمان ناراض ہوئے اور انہون نے باہم یہ کانا پہوسی شروع کی کہ مولنا
صاحب نے بزرگان دین کی سخت توہین کی ہے اور بڑی بے ادبی سے پیش آئے ہین اور نیاز نذر کو برا بتاتے ہین
غرض باتون کے بتنگڑ بنگئے اور نئے نئے اتہامات اور الزامات وعظ مین جنکا شان و گمان بہی نہ تہا مولنا
کی بیگناہ ذات پر لگائے گئے کسی نے یہ مشہور کیا انہون نے نبیؐ کی توہین کی اور کہا وہ ہم سے زیادہ (معاذ اللہ)
نہین ہین کسی نے یہ کہا وہ حدیث و قرآن پر اعتراض کرتے ہین اور اپنے آگے کسی کی کچہ حقیقت نہین جانتے غرض
وہ باتین کہ جنسے سراسر دشمنی ٹپکتی تہی مولنا پر قایم کی گئین اور جنسے مولنا کی ذات والا بہت دور تہی زبردستی آپکے
وعظ مین داخل کرنی چاہین۔ اور یہ لوگ اپنی ان چالاکیون مین کامیاب ہوئے اور مولنا کے خلاف تمام شہر مین ایک
جوش پہیل گیا چند سنجیدہ لوگ انصاف پسند بزرگ جو اس جلسہ مین موجود تہے اور جنہون نے مولنا کی تقریر خوب
گوش دل سے سنی تہی ایک عام مخالفت کے آگے کچہ دم نہ مار سکتے تہے انہین اپنی جانون اور عزت کا خیال تہا کہ
کہین اس طوفان بے تمیزی کے ہم ہی نذر ہو جائین۔ طلبہ کے گروہ مین بہی اس کا چرچا ہونے لگا اور انہون نے
بہی خواہ مخواہ کی مخالفت مین قدم رکہا یہان عجیب کیفیت تہی کہ طلبہ اور غیر طلبہ سب ہی ایک کہوپری کے لوگ تہے
جو لوگ تعزیہ پرستی کرتے اور سیتلا کے پوجنے کو دین و ایمان جانتے تہو ان کے آگے دین اسلام کی ایسی باتین بہت ہی
گران گزرینگی اور وہ خواہ مخواہ مخالفت کرنے پر تیار ہونگے۔ طلبہ اس بات پر آمادہ ہوے کہ ہم مولنا سے اس بارے مین گفتگو
کرینگے کہ کیون نہین ولیون اور شہیدون کو وسیلہ خدا کی جناب مین بنایا جائے اور ان سے کس وجہ سے حاجتین نہ
طلب کی جائین بعض اس بات پر آمادہ تہے ہم حدیث مین گفتگو کرینگے اور مولوی فضل حق صاحب کے شاگرد تو بہت
سرگرمی سے اس بات پر جمے ہوئے تہے کہ ہم معقول مین مولنا سے بحث کرینگے غرض ہر شخص اپنے اپنے خیال کے
مطابق مولنا کی مخالفت پر پلٹ پڑا اور شہر دہلی مین نئی نئی افواہین نئی نئی باتین مولنا شہید کی نسبت روز اڑنے
لگین یہانتک کہ عورتون مین بہی اسکی گفتگو شروع ہوگئی اور وہ بہی اپنے مخالفت کے ہتہیارون کو مولنا کے مقابلہ
مین استعمال کرنے لگین یعنی کوسنے دینا اور مولنا کا نام لے لیکے پیٹنا۔ ایک دن مولنا شہید عصر کی نماز پڑہ کے
جامع مسجد مین حوض پر بیٹہے ہوئے تہو اتنے مین ایک بڑہیا مولوی صاحب کے پاس آئی اور اس نے کہا مولوی صاحب
موا اسمٰعیل کون نیا مولوی پیدا ہوا ہے جو یہ کہتا ہے بیوی کی صحنک نہ کرنی چاہیے آپنے جواب دیا بڑی بی موا اسمٰعیل
نہین کہتا بلکہ جس بیوی کی تم صحنک کرتی ہو اسکے باپ نے منع کر دیا ہے کہ میری بیٹی کی صحنک نہ کیا کرو۔ یہ سنتے ہی
وہ کہنے لگی جب بیوی کا باپ یہ کہتا ہے کہ میری بیٹی کی صحنک نہ کیا کرو مین اس پر صدقہ گئی آئندہ سے نہ کیا کرونگی واری
جاؤن یہ بات سے تو سچ نا۔ آپنے فرمایا خدا گواہ ہے یہ بالکل سچ ہے وہ بڑہیا مولنا کی بلائین لینے لگی اور دعا دیتی
ہوئی چلی گئی۔

اکبر شاہ کا بلانا

مولٰنا کو اکبر شاہ نے بلایا مولٰنا شہید سمجھ گئے کچھ نہ کچھ دال مین کالا کالا ہی یہ آیت پڑہی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولٰنا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون آپنے اکبر شاہ کو لکھ بہیجا اگر مجھے دربار مین بلاتے ہین تو مین ان تمام درباری قیود سے معاف کیا جاؤن۔ اسلامی طریقہ سے ملونگا اکبر شاہ نے تسلیم کر لیا پہر مولٰنا شہید دربار اکبری مین داخل ہوئے السلام علیکم کہا اکبر شاہ نے جواب دیا سوائے دو تین خواجہ سراؤن کے اور کوئی نہ تہا اکبر شاہ ایک گدی پر بیٹھے ہوئے تھے شاہ صاحب بہی پاس جاکے بیٹھ گئے اکبر شاہ نے نہایت خندہ پیشانی سے مصافحہ کیا اور آپکے خاندان عالی کی تعریف کرنے لگے اسکے بعد اکبر شاہ نے یہ کہا مین نے آپکی نسبت مختلف افواہین سنی ہین چونکہ مجھے اِن کی تصدیق کرنی ضرور تہی اسلیئے مین نے آپ کو تکلیف دی ہے کیا خدانخواستہ آپکے ایسے خیالات ہین آپ اسلام اور بانی اسلام کی نسبت توہین کے الفاظ استعمال کرتے ہین یہ سنکر مولٰنا شہید نے پہلے کلمہ طیبہ پڑہا اور پہر دین اسلام اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان کئے اور اس خوش اسلوبی سے کہ اکبر شاہ حد سے زیادہ محظوظ ہوئے اور آخر مین انہین رقت آگئی بے اختیار رونے لگے پہر اکبر شاہ نے دبی آواز سے یہ کہا جب رسول مقبول کی آپکی نظر مین یہ فضیلت اور بزرگی ہے تو آپنے جمعہ گذشتہ کو تبرکات کی کیون نہین تعظیم دی مولٰنا شہید نے جواب دیا بیشک مین نے تبرکات کی تعظیم نہین کی اسی لیئے کہ مین انہین تبرکات نہین سمجھتا نہ ایسے تبرکات کی جو فرضی ہین اسلام مین تعظیم کرنے کا حکم آیا ہے یہ سنکے اکبر شاہ چونکے اور کہا یہ افسوس کی بات ہے آپ تبرکات کی تعظیم نہین کرتے اسپر شاہ اسمٰعیل صاحب نے یہ کہا اگر یہ تبرکات ہوتے تو آپ ان کی زیارت کو جاتے نہ کہ یہ تبرکات آپکی زیارت کو یہان آتے یہ سنتے ہی اکبر شاہ کو سناٹا آگیا اور انہون نے مولٰنا شہید سے معافی مانگی اور کہا آئندہ مین یہ بدعت کبہی نہ کرون گا پہر مولٰنا نے اکبر شاہ کے ہاتہون کی طرف اشارہ کیا جسمین سونے کے کڑے تھے اور جسمین ایک بیش قیمت پتھر جواہر کی قسم جڑا ہوا تہا اکبر شاہ نے مولٰنا شہید کے کہنے پر کہ مرد کو سونا پہننا حرام ہے فوراً کڑے اتار کے مولٰنا کے حوالہ کیئے آپنے وہ کڑے واپس کر دیئے اور فرمایا انہین فروخت کر کے مساکین کو دیدین مین نہین لے سکتا یہ سنکے اکبر شاہ خوش ہوئے اور مولٰنا شہید کو نہایت عزت و توقیر سے رخصت کیا۔ جب مولوی اسمٰعیل صاحب کا یہ اعزاز ہوا تو اور بہی مخالفون کے دانت کھٹے ہوئے۔ ایک دن جب مولٰنا شہید اپنے مکان پر طلبہ کو پڑہا رہے تھے منطقی صاحب (مولوی فضل حق صاحب) نے چند طالب علم بحث کرنے کے لیئے بھیجے ایک شخص عبد الصمد نامی بنگالی تہا او فضل حق صاحب کے شاگردون مین بڑا ذہین اور طباع مشہور تہا۔ بہت کچھ گستاخیون کے بعد اس نے کہا ہم صرف آپ سے یہ دریافت کرتے ہین آپ امام ابو حنیفہ کو کیسا سمجھتے ہین۔ آپنے فرمایا ایک بڑا زبردست فقیہ فخر مسلمین خیال کرتا ہون۔ طلبہ۔ جو فقہی مسائل ان کے ہین آپ انہین تسلیم کرتے ہین۔ شہید۔ اکثر کو تسلیم کرتا ہون مگر بعض وہ مسائل جو حدیث مین موجود ہین۔ ابہی پورا کرنے بہی نہ پاسئے تھے کہ وہ یہ بول اٹھے آپ مین اتنی سمجھ ہو گئی کہ آپ انکے بعض فقہی مسائل کو ناپسند اور اکثر کو پسند کرنے کے مجاز ہین۔

شہید۔ نہین حاشا و کلا یہ مین نے دعویٰ نہین کیا بلکہ مین یہ کہتا ہون امام اعظم کو جو حدیث نہین پہنچی اور وہان انہون نے اپنی رائے سے بیان کیا اور اس کے خلاف حدیث موجود ہے تو ہمارا فرض ہے ہم حدیث نبوی کے آگے

امام اعظم کے قول یا رائے کو تسلیم نہ کرین۔

طلبہ اور جو اسکا خلاف کرے آپ اسے کیا کہتے ہین شہید۔ ابہی تک اسکی جانب مین نے غور نہین کیا پہر بہی اتنا مین کہتا ہون چاہے میرا خیال درست ہو چاہے نادرست وہ اچہا نہین کرتا کیونکہ امام صاحب خود فرماتے ہین اگر میرے قول کے خلاف کوئی حدیث ملے تو اُسے نہ مانو۔ طلبہ کیا امام صاحب حدیث نہ جانتے تھے۔ شہید نہین جانتے کیون نہین تھے مگر وہ زمانہ احادیث کی اختراعات کا ایسا غضبناک تہا کہ یکایک ہر حدیث کو تسلیم کرتے ہوئے ڈرتے تھے یہی وجہ تہی آپنے اکثر مسائل مین اپنی رائے سے کام لیا ہے۔ طلبہ کیا اس سے وہ ملزم ٹہیر سکتے ہین شہید نہین ہرگز نہین ان کا دامن تقدس ہر بیجا الزام سے بالکل پاک ہے۔ ہان اگر یہ کہتے کہ صحیح حدیث پہنچے پر بہی تم میرے ہی کہے پر عمل کئے جاؤ تب تو جائے اعتراض ہو سکتی ہے اور جب وہ یہ نہین فرماتے پہر ان پر کسی طور کا الزام قایم کرنے والا جہوٹا ہے۔ ان سوال و جواب مین کوئی بات ایسی نہ تہی کہ بحث کرنے والون یا سوال کرنے والون کی آرزو برآتی چونکہ اب بہی ان کی آنکہین سرخ ہو رہی تہین اور وہ غصہ مین تہرتہرا رہے تھے انہون نے یہ بیہودہ سوالات کرنے شروع کئے طلبہ ایسے بہی مسائل ہین جنسے امام صاحبکو اور تین امامون پر فضیلت حاصل ہو سکتی ہے شہید اسکے جواب دینے کیلئے مین ابہی تیار نہین ہون۔ طلبہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ امام اعظم تینون امامون سے افضل ہین اور اسے ہم ثابت کر سکتے ہین۔ شہید ممکن ہے ایسا ہو۔ اور آپ ثابت بہی کر دین لیکن جب میرے پاس چارون جلیل القدر ائمہ کی لیاقت جانچ کرنے کا کوئی آلہ نہین ہے پہر مین کیون کر اپنی رائے دیسکتا ہون مین چارون ہی کو واجب التعظیم خیال کرتا ہون اور میرا یہ مذہب ہے جو کچہ اُنہون نے اسلام اور مسلمانون کی خدمت کی ہے اس کا عظیم الشان صلہ تو خداوند حقیقی نے انہین دیا ہی ہوگا لیکن اسکے خلاف ہماری گردن پر انکے اتنے احسان ہین اور قیامت تک مسلمانون پر رہینگے کہ ان سے سبکدوش نہین ہو سکتے۔ یہ سنکر طلبہ خاموش ہوئے مگر عبد الصمد بنگالی سوچتے سوچتے یہ تاریخی سوال کرنے لگا۔ آپ بڑے عالم ہین اور آپ کا خاندان بہی بڑا فاضل ہے اور تمام علوم آپکو حاصل ہین۔ آپ یہ تو بتائیے کہ امام ابو حنیفہ کون تھے کہان کے رہنے والے تھے انہون نے کس کس سے تعلیم پائی اور انکے شاگرد کون کونسے تھے ذرا تو معلوم ہو کہ آپ ائمہ دین کے حالات سے کتنے واقف ہین۔

شہید تبسم آمیز لہجہ مین۔ اس طول طویل بیان کرنے کی تم مجہے ناحق تکلیف دیتے ہو کتابین بہری پڑی ہین ان مین دیکہہ لو مشرح حال بخوبی معلوم ہو جائے گا۔ طلبہ زہر خندہ کر کے یہ تو ہم جانتے ہین کتابون مین سب کچہ بہرا پڑا ہے ہمین تو یہ دیکہنا ہے آیا آپ کو بہی کچہ آتا ہے۔ شہید ہنس کے اور بطور مضحکہ کے اگر تم میرا امتحان لینے آتے ہو تو بہی تمہین پہلے انعام کی فکر کرنی چاہیئے کیونکہ اگر مین تمہارے امتحان مین پورا اُترا تو تمہین انعام ضرور دینا ہوگا۔ اور اگر تم محض استفادہ کے طور پر دریافت کرتے ہو تو تمہین ایسی سختی نہین کرنی چاہیئے تلامذہ کے خلاف شان ہے کہ وہ ایسی سختی سے گفتگو کرین۔ مولنا شہید کی اس تقریر نے عبد الصمد بنگالی کے چہکے چہڑا دیئے اور اب کسی قدر نادم ہوا اور نرم زبانی سے یہ کہا اچہا بطور استفادہ ہی سہی آپ میرے سوالات کا جواب دین۔

شہید اسکا کچھ مضائقہ نہین بہت خوشی سے مین تمہارے حکم کی تعمیل کرنے کو موجود ہون - یہ کہکے آپنے یہ جواب ان تاریخی سوالات کا ارشاد
فرمایا - آپکا اصلی نام نعمان ہو اور کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم ہو اور شجرہ نسب یہ ہو نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ بن عسکر بن خیان بن
شہ ہے آپ سنہ ہجری مین پیدا ہوئے - آپکے والد ثابت پہلی بہل حضرت علیؓ کی خدمت مین کوفہ حاضر ہوتے اور علاوہ اور تحائف عجمیہ کے اپنے
خاگینہ حضرت علیؓ کی فرمائش سے اپنے باورچی سے پکواکے پیش کیا حضرت علیؓ انڈون کا خاگینہ اور عجمی تحفے لیکے بہت خوش ہوئے
اور ثابت کو دعاے خیر دی جب امام ابوحنیفہ بڑے ہوئے تو شعبی کی ترغیب سے علم کیطرف متوجہ ہوئے یہ بحث بڑی دقیق ہو کہ آپنے کسی
صحابی کو اپنی آنکھہ سے دیکھا تہا اور آپکو تابعی ہونیکا فخر بہی حاصل تہا چونکہ مجھے اس مین کچھہ ردو قدح نہین کرنی ہے مین تواریخ
پر بہروسہ کرکے یہ کہسکتا ہون کہ آپنے اپنے بچپن کے زمانہ مین انسؓ صحابی کو دیکھا تہا جو رسول اللہ صلعم کے خدمتگذار بہی
امام صاحب کا زمانہ بچپن و جوانی ایک پر آشوب زمانہ تہا ایسے زمانہ مین بعض وجوہ سے آپ علم کلام کیطرف متوجہ ہوئے
مگر بعد ازان چند اصحاب کی ترغیب سے آپ اول حماد کے حلقہ درس مین شامل ہوئے حماد نے سنہ ۱۲۰ ہجری مین وفات پائی
گو ابہی امام ابوحنیفہ کو پورا حدیث مین ملکہ نہین ہوا تہا پہر بہی چسکا لگ گیا تہا اور آپ اس قابل ہوگئے تھے کہ فقہی مسائل
کی جنکی اس زمانہ مین ضرورت تہی کچھہ جانچ پڑتال کرتے اسکے بعد آپنے قتادہ کی شاگردی کی پہر آپنے سلیمان و سالم بن
عبد اللہ سے حدیث پڑہی سلیمان حضرت میمونہؓ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات مین سے تہین غلام
تھے اور فقہاء سبعہ مین فضل و کمال کے لحاظ سے ان کا دوسرا نمبر تہا - پہر بیروت مین (جو بندر دمشق ہے) اوزاعی سے تعلیم
حدیث پائی اسکے بعد سب سے زیادہ فخر حضرت امام باقر علیہ السلام کے حلقہ درس مین شامل ہونیکا امام اعظم کو حاصل ہوا
جب آپکی بہت شہرت ہوئی اور ہزارون آپکے شاگرد بنگئے تو یزید بن عمر بن ہبیرہ گورنر کوفہ نے آپکو میر منشی اور افسر خزانہ
مقرر کرنا چاہا لیکن آپنے انکار کیا - یزید نے بہت سمجھایا اور زبانی ڈرا دا دیا لیکن آپ اپنی انکار ہی پر قایم رہے ناچار
اسنے آپ کو دُرّے لگوائے ہنوز یہان دُرّے کہانے پر بہی انکار ہی تہا اور وہ ابوحنیفہ کو اپنے سامنے بلاتا تہا اور
میر منشی کا بستہ پیش کرتا تہا اور ایک طرف درہ دکہتا تہا کہ یا تو اسے قبول کرو نہین تو یہ درہ موجود ہے آپ فرمادیا کرتے
تھے مین جب انکار کرچکا تو اگر مار بہی ڈالیگا مین منظور نہ کرونگا یہ مجھسے کبہی نہین ہوگا کہ ایک مسلمان کے قتل کا حکم دے
اور اسپر مین مہر کردون جب وہ بہت تنگ ہوا تو اس نے امام صاحب کو چہوڑ دیا آپ رہائی پاتے ہی فوراً مکہ معظمہ چلے
آئے اور سنہ ۱۳۰ ہجری تک وہین رہے بلکہ ایک روایت کے بموجب یہ ہو کہ آپنے اٹھتیسوان سال بہی وہین گذارا -
جب سنہ ۱۳۲ ہجری مین بنو اُمیہ کے خاندان کا خاتمہ ہوگیا اور سلطنت اسلام حضرت عباسؓ عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
اولاد کے قبضہ مین آئی تو پہلا حکمران ابو العباس سفاح ہوا اس نے بہت ہی قلیل زمانہ حکومت کے بعد وفات پائی اسکے
بعد اسکا بہائی منصور تخت خلافت پر متمکن ہوا لیکن اس نے کوفہ کی آب و ہوا مزاج خلافت کے خلاف دیکھکے نئے
دار الخلافہ کی بنیاد ڈالی اور یہان علم خلافت فراٹے بہرنے لگا - منصور کو امام ابوحنیفہ سے جانی عداوت تہی اور
وہ چاہتا تہا کہ انہین قتل کرڈالے عداوت کی وجہ صرف یہی تہی کہ آپنے ابراہیم کا بغاوت مین ساتھ دیا تہا امام
ابوحنیفہ بہی منصور کے اس خونی عزم سے ناواقف نہ تہے جب انہون نے یہ دیکھا کہ منصور بغداد چلا گیا تو آپ

مکہ معظمہ سے کوفہ تشریف لے آئے مگر منصور نے گو تخت خلافت کو بغداد مین بدل دیا تہا پہر بہی کوفہ مین اسکی حکومت
تو تہی اسنے فوراً ابو حنیفہ کو بغداد طلب کیا اور داخلہ کے دوسرے دن دربار مین حاضر ہونیکا حکم دیا دربار مین جسنے ابو حنیفہ
کو پیش کیا وہ ربیع تہا جو حجابت کا عہدہ رکہتا تہا اسنے پہلے امام صاحب کی نسبت پیش کرتے وقت کہو تھے - یہ دنیا
مین آج سب سے بڑا عالم ہے - منصور گو آپکو قتل کرنے کا بہانہ ڈھونڈہتا تہا پہر بہی اسکی علم دوست طبیعت نے اسے مجبور کیا
کہ آپ کی قدر کرے چنانچہ اسی خیال سے اسنے آپکے لیئے قضا کا عہدہ تجویز کیا امام صاحب نے صاف انکار کیا اور کہا
کہ مین اسکی قابلیت نہین رکہتا منصور نے غصہ مین بہر کر کہا - تم جہوٹے ہو امام صاحب نے کہا اگر مین جہوٹا ہون تو میرا
قابلیت نہ رکہنے کا دعویٰ سچا ہے - کیونکہ جہوٹا شخص قاضی نہین مقرر ہو سکتا پہر امام صاحب نے بہت سی وجوہات پیش
کین کہ اس وجہ سے مین عہدۂ قضا قبول نہین کر سکتا منصور نے قسم کہا کے کہا تم کو ضرور قبول کرنا پڑیگا - اس کے
مقابل مین امام صاحب نے بہی دلیری سے قسم کہائی کہ مین ہرگز قبول نہ کرون گا ربیع مارے غصہ کے تہرا گیا اور اسنے
گرم لہجہ مین کہا ابو حنیفہ تم امیر المومنین کے مقابلہ مین قسم کہاتے ہو - امام صاحب نے جوابدیا - ہان کیونکہ امیر المومنین کو
قسم کا کفارہ ادا کرنا میری نسبت زیادہ سہل ہے - جب یہ ردو بدل ہوئی تو منصور نے آپکو قید خانہ مین بہیجدیا چار برس
آپ قید خانہ مین رہے اور بماہ رجب ۱۹ر تاریخ ۱۵۰ ہجری مین آپ کی وفات ہوگئی - یون تو امام صاحب کے کوڑیون
شاگرد تھے مگر سب مین مشہور و معروف امام محمد اور امام ابو یوسف تھے - مولنا شہید یہانتک پہنچے تہے کہ عبد الصمد
پیرون پر گر پڑا اور جو کچہ اس نے سخت زبانی کی تہی اسکی دل سے معافی مانگی - اور آپ کا ایک مضبوط معتقد بنگیا
اور جتنے اسکے ساتہ تہے سب نے آپ کی اطاعت قبول کی جب مولوی فضل حق صاحب کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو
وہ اور بہی رنجیدہ ہوئے اور اب انہون نے مولنا شہید کو اذیت دینے کی نئی نئی تدبیرین شروع کین - مولنا
شہید نے اس عرصہ مین بارہا وعظ فرمایا تہا مگر جامع مسجد مین جمعہ کے دن معرکہ کا وعظ فقیری پہ فرمایا جس سے اور بہی مخالفین
کو بہڑکنے کا موقع ملا حیات طیبہ کہ جس سے یہ حالات بغایت اختصار نقل کیئے گئے ہین یہ وعظ دو صفحہ قدر طول رکہتا ہے اس سے بطور
تلخیص قدرے تفصیل یہ ہے کہ آپنے اس وعظ مین فرمایا شریعت غرا نے اس شخص کو فقیر تسلیم کیا ہے جو سوائے خدا کے سب سے بے نیاز
ہو اور جو دوسرون کا محتاج ہو وہ ہرگز فقیر کے لقب سے پکارے جانیکا مستحق نہین ہے (جزاک اللہ فی الدارین خیرا ایک جوشیلی آواز سامعین
مین سے آئی) مگر موجودہ زمانہ مین افسوس ہے کہ صرف رنگین کپڑے اور گلے مین پانسو دانون کی تسبیح ڈالنے کا نام فقیری قرار دے لیا گیا
چاہے اسکے اعمال و افعال کچہ ہی کیون نہ ہون - خدا و رسول کے فرمودہ کی کوئی پروا نہین کرتا - جہان عوام الناس نے اس رنگ و
روغن کا کوئی شخص دیکہا بس اسے ولی سمجہ لیا اور یہانتک مبالغہ آمیز خیالات اسکی طرف منسوب ہونے لگے کہ جو حیثیت اسلام
سے کوسون دور ہین کہین اسکے ہاتہ پر بیعت کیجاتی ہے اور کہین اس سے طلب مغفرت کی آرزو کیجاتی ہے اور کہین اسے پہنچا ہوا مانا
جاتا ہے کہین اسکے ہاتہون مین زمین و آسمان کے خزانون کی کنجی دیجاتی ہے - اور خبر نہین اسکی نسبت کیا کیا خوش اعتقادیان کی
جاتی ہین مین کسی خاص شخص پر اپنی رائے قایم کرنا نہین چاہتا بلکہ عموماً ہندوستان کے ان حصص مین جہان جہان مسلمان آباد
ہین اور یقیناً کوئی کونا ایسا نہین ہے جہان مسلمان نہ ہون ایسے ہی فقیرون کو معاذ اللہ مشکل کشا تسلیم کیا جاتا ہے اور بہتون نے

دنیاوی بہبودی کا دارومدار نہین پر رکھا جاتا ہی وہ کسی مقبرہ مین یا کسی پیر شہید کی قبر پر گیروا کپڑے پہن پہن کے بیٹھے رہتے
ہین بظاہر لوگون پر یہ ظاہر کرتے ہین کہ ہم کچھ نہین کھاتے اور شب و روز معدہ سے گذارتے ہین مگر ان کی توانائی اور چاق
وچست رہنے مین کوئی فرق نہین آتا ان سے یہ کرتب محض جاہلون کو دھوکا دینے اور فریب مین پھنسانے کے ہوتے ہین شعار اسلام
سے اے مسلمان بھائیو ان کی یہ باتین بہت مستبعد ہین۔ مین تمہین نصیحت کرتا ہون کہ ایسون سے جانتک تم سے ہوسکے اپنا دین و
ایمان بچاؤ ؎ بھاگ ان بردہ فروشون سے کہان کے بھائی + بیچ ہی ڈالین جو یوسف سا برادر ہووے۔ اے مومنین فقیر کی
یہ شان ہی کہ اپنا خون پسینہ ایک کرکے کچھ پیدا کرے اس سے اپنا بھی پیٹ بھرے اور محتاجون کو بھی دے نہ کہ فقیر کی یہ شان ہی کہ
غریبون بیکسون رانڈون یتیمون کا مال ہڑپ کر جائے اور خبر نہ ہو تم نے دیکھا ہے کوئی ایسا شخص جو کہ فقیر کہتا ہو آجتک
اس نے اپنی ریاضت سے دو پیسے پیدا کئے ہون ایک مین چنے چباکے اپنا پیٹ بھرا ہوا اور دوسرے پیسے سے کسی رانڈ اور یتیم کا
پیٹ بھرا ہو (ایک طرف سے سخت زاری و بکا کی آواز بلند ہوئی) اگر مسلمان بننے کی آرزو ہی تو خدا کی بھی رضامندی کے دل سے
خواہشمند ہو۔ یاد رکھو بغیر اسکے ہرگز نجات نہ ہوگی۔ سچے مستحقون کو نہین دیتے اور ان موٹے تازون کو کما کما کے دیتے ہو جو خود محنت
کرسکتے ہین مگر نہین کرتے خدا و رسول کا فرمانا تو ایک طرف ان کو وجود قوم مین سخت مضر ہین ہماری نسلین اسیطرح برباد ہوتی چلی جاتی
ہین اور کوئی ان کی مطلق پروا نہین کرتا وہ کبھی خدا و رسول کا پیارا نہین ہوسکتا جو خود نہ محنت کرے اور دوسرون کو فریب مین پھنساکے
اپنا گھر بھرے اور امیرون کی طرح اپنی زندگی بسر کرے۔ اب مین تمہین فقیری کا وہ حصہ رنگ دکھانا چاہتا ہون اور وہ رنگ مجذوبیت
کا ہے تم روزمرہ اکثر قبرون پر دیکھتے ہوگے بعض فقیر ہاتھون مین ڈبل ڈنڈا لیکے کودتے ہین اور خدا کی جناب مین گستاخانہ کلمات
نکالتے ہین اور یہ کہتے ہین بھیج بھیج نہین تو مین ڈنڈا مارکے تیرا عرش توڑ ڈالونگا جاہل بیچارے یہ دیکھکے سمجھتے ہین کہ فقیر صاحب
بڑے پہنچے ہوئے ہین خبر نہین انہین کتنی رسائی حاصل ہی کہ یہ خدا کے عرش کے ٹکڑے اڑائے دیتے ہین اور وہ بیچارے جو ان سے
بن آتا ہے لیکے دوڑتے ہین اور انہین دیتے ہین اگر انہون نے نذرانہ قبول کرلیا تو اپنی نجات سمجھتے ہین اور نہ قبول کیا
تو انہین یہ خوف ہوتا ہے کہین ہمارے لئے کوئی آفت آسمانی نہ مستعد ہو اور کسی وقت آکے ہمارا فیصلہ نہ کردے ان کی جان
بھی بسبب جہالت کے عجیب کشمکش مین پھنسی رہتی ہے ایک تو اپنا پیٹ کاٹ کردین اور دوسرے یہ غضب مول لین آئی تو بہ خدا انپر
رحم کرے۔ اے بھائیو خوب یاد رکھو جیسے وہ خود غافل ہین تمہین بھی خدا کی یاد سے غافل کردینگے پھر دین و دنیا مین تمہارا ٹھکانا
نہ رہیگا۔ کیا خدا کی رضا جوئی ایسین ہی کہ ہم اپنے کو ولی کے نام سے شہرت دین اور لوگون کو نجات آخرت دلوانے کا ٹھیکہ لین
تمام جہان کے مال کو ہڑپ کرجائین اور ہر وقت یہ تکا ہو کہ لوگ ہمارے جال مین آکے پھنسین اولیا اللہ کے قبور پر جاکے خود بھی
اپنی حاجتین طلب کرین اور اپنے ساتھ اورون کو بھی گمراہ کرین۔ یا مولنا روم کی مثنوی خوش آوازی سے پڑھنے کا نام فقیری ہے
اور اسکا بھائی تصوف ہی یا خوب رو امردون کے گانے پر تھرکنے کا نام فقیری رکھا ہے یا ان لمبی لمبی زلفون مین ولایت گھسی
ہوئی ہے یا یہ ٹیڑھا بڑنگا عصا عصائے موسیٰ کا حکم رکھتا ہے۔ کیا اسی کو عین اسلام کہتے ہین۔ کیا یہی فرمودۂ خدا و رسول ہی۔ توبہ کرو
اور اس سے اپنی مغفرت چاہو اور جو کچھ کرچکے ہو اس سے باز آؤ۔ اب بھی کچھ نہین گیا ہی۔ انتہی ملخصاً۔ یہی زمانہ گویا مولنا شہید کی
تیغ تیز دشمنی کا تھا جو خواہ نخواہ حاسد مولنا سے کرتے تھے جب مختلف مضامین پر وعظ ہوئے تو لوگون مین جیسا کہ ہم لکھ آئے ہین ایک

شورش سی پہیل گئی اور چارون طرف ایک دند مچگیا بہلا وہ تو مدت سے مختلف پیرون شہیدون سیتلا ماتا پوجنے کے عادی
تھے انہین اکیلے خدا کی پرستش کا ہیکو اچھی معلوم ہوتی وہ بہڑکتے بہڑکتے مولنا شہید کے تقریری وعظ سے پورے بہڑک اٹھی
اور اب انہون نے عدالت کی طرف رجوع کرنی شروع کی کیونکہ اکبر شاہ کی طرف سے تو صاف جواب مل چکا تہا مگر عدالت مین جانے
سے پہلے انہین ضرور ہوا کہ وہ مولوی فضل حق صاحب سے مشورہ کرلین کہ کیا تدبیر کرنی چاہیئے۔ مولوی منطقی صاحب رزیڈنٹ کے بڑے
منہ چڑہے اور معتبر تھے اور وہ انہین کے کہنے پر زیادہ چلتا تہا جب یہ لوگ سر رشتہ دار صاحب کے پاس پہنچے اور ساری کیفیت عرض
کی تو وہ آبدیدہ ہوکے کہنے لگے کہ اسمٰعیل دین محمدی کی بیخ کنی کئے بغیر نہین رہنے کا یہ مولوی منطقی صاحب کا پہلا جملہ تہا جو انہون نے
پہلے شہید کی نسبت استعمال کیا عوام الناس نے پہر یہ فریاد کی کہ وہ صوفیون کو برملا گالی دیتے ہین اور ہم سنتے ہین کیا
آپ کچھ مدد کرین ورنہ سارے مسلمان اسپر آمادہ ہین کہ شہر سے جلا وطن ہوجائین۔ مولوی فضل حق صاحب پہلے ہی شہید کی طرف سے
خون کے گہونٹ پی رہے تھے اور دانت پیس رہے تھے انہین اپنی کامیابی کی یہ فال نیک معلوم ہوئی اور انہون نے فوراً اپنے
منشی سے ایک عرضی عام مسلمانون کی ناراضی کی رزیڈنٹ کو لکہوائی اور اسپر پندرہ سو دستخط کرائے اور وہ عرضی رزیڈنٹ کو ان
الفاظ مین لکھکے دی حضور مین کئی بار عرض کرچکا تہا آپنے توجہ مبذول نہین فرمائی دیکھیے معاملہ طول پکڑتا جاتا ہو کیا عجب ہے کہ ذرا سی
بے توجہی پر فوجی قوت کی بلوہ دفع کرنیکے لیئے ضرورت ہو اس عرضی مین جسپر پندرہ سو مسلمانون کے دستخط ہین صرف مولوی اسمٰعیل کے
وعظ کو بالکل روکدینے کی التجا کی گئی ہے اب حضور کو اختیار ہے چاہے جو کچھ اس مین کارروائی کرین یہ سنتے ہی رزیڈنٹ کے ہوش
اڑگئے اور اُس نے اس عرضی کو کئی کئی بار بغور دیکھا اور یہ الفاظ زبان پر لایا تعجب ہے شاہ عبد العزیز کا بھتیجا ایسا فسادی ہو۔ مولوی فضل حق
صاحب نے دوسری تدبیر یہ کی تہی سو پچاس آدمی اپنے ساتھ لیگئے تھے اور انہین سکہا دیا تہا کہ جسوقت صاحب نیچے کی طرف دیکھین
تو تم واویلا مچا کرنا اور جو تمہین بیان کرنا ہوگا اسمین چوکنا نہین غرض یہی ہوا مولوی منطقی صاحب کی مراد بر آئی اور کوتوال کے نام
حکم بھیجدیا کہ آئندہ سے مولوی اسمٰعیل صاحب وعظ نہ کہنے پائین ادہر خود مولنا شہید کے پاس بہی ایک حکمنامہ بھیجدیا کہ تمہین
سرکار کمپنی کے حکم کی تعمیل کرنی ہوگی اور تمہارے وعظ سے چونکہ امن مین خلل پڑنیکا اندیشہ ہے اسلیئے روکدیا گیا تا حکم ثانی تم عام
طور پر وعظ نہین کہسکتے برق انداز نے یہ حکمنامہ رزیڈنٹ کی طرف سے مولنا شہید کو دیا آپنے خاموشی سے لیلیا۔ اور کچھ نہ کہا آپکے
معتقدین پریشان وخستہ آپکے پاس آنے لگے مگر اس سے چارہ ہی کیا تہا۔ چالیس دن تک وعظ بند رہا۔ بڑے بڑے رئیس
جو شاہ عبد العزیز صاحب کے معتقدین مین سے تھے خواہ شیعی ہون یا سنی آ آکے سمجہانے لگے کہ آپ اپنے بھتیجے کو روکیئے یہ بڑی
بدنامی کی بات ہے شاہ صاحب سبکو یہی جواب دیتے تھے جبتک اسمٰعیل سے خلاف شریعت امر سرزد نہ ہو مین کیونکر اسے روک
سکتا ہون وہ کوئی فساد انگیز تقریر نہین کرتا کہ اسپر مین معترض ہون آخر کوئی معقول وجہ بھی تو ہونی چاہیئے جس سے مین اسکی کارروائی
مین دست اندازی کرسکون۔ سوائے وعظ کے تعلیم وتعلم کا سلسلہ اسیطرح جاری تہا اور اسے کوئی روک نہ سکتا تہا۔ شاہ اسمٰعیل صاحب
کو اپنے وعظ کے بند ہوجانیکا اسلیئے اور بہی زیادہ قلق تہا کہ مسلمان پہر اسی شرک وبدعت مین پھنس جائینگے جس سے انہین کسیقدر
نفرت دلائی ہے اور دوسرے اس امر کا قلق تہا کہ میری ضد سے لوگ اور بہی شرک وبدعت کرنے لگینگے یہ تمام خیالات ایسے زبردست
تھے جن مین ذرا بہی کلام نہین ہوسکتا۔ مگر مجبوری تہی۔ آخر سوچتے سوچتے شاہ اسمٰعیل صاحب نے اشتی وجہین رزیڈنٹ کو لکھکر بھیجین

اور ثابت کیا کہ اگر میرا وعظ بند رہے گا تو یہ یہ خرابی واقع ہوگی جون ہی رزیڈنٹ نے پیارے شہید کی درخواست کو دیکھا آنکھین کھل گئین اور قدرتی طور پر اسکو پیارے شہید کی تحریر کا بغیر کسی شہادت کے ایسا یقین ہوگیا کہ فوراً سرشتہ دار صاحب طلب کیے گئے جون ہی وہ حاضر ہوئے رزیڈنٹ نے یہ کہا افسوس کی بات ہے مولوی فضل حق صاحب کہ آپنے چالیس دن تک شاہ اسمعیل صاحب کا وعظ بند رکھا میری رائے مین یہ بالکل غلط کارروائی ہوئی ہے اور ایسے بڑے مولوی کے ساتھ ناجائز برتاؤ کیا گیا ہے ابھی حکم لکھدو کہ وعظ کھولا جائے اور جو کوئی مزاحم ہوگا اسے قانوناً سزا دیجائے گی یہ سنتے ہی مولوی منطقی صاحب کے ہاتھونکے طوطے اڑ گئے پیرون کے نیچے سے زمین نکل گئی اور ادہر ادہر ہکا بکا تکنے لگے۔

جب تین چار روز گزر گئے تو مولنا شہید کو تردد ہوا کہ جواب نہ ملا یہ ارادہ کیا کہ خود رزیڈنٹ سے ملکے گفتگو کرین۔ ساتھ مین صرف مولوی عبد الصمد بنگالی اور مولوی عبد الرحیم محدث تھے اور ایک آپکا منشی ہیرا لال تھا اور ایک خدمتگار تھا پہلے آپنے جاکے اطلاع کرائی جون ہی رزیڈنٹ نے سنا کہ شاہ اسمعیل صاحب آتے ہین فوراً باہر نکل آیا حد سے زیادہ عزت کی اور بار بار یہ کہا آپنے بڑا ہی سرفراز کیا معمولی مزاج پرسی کے بعد رزیڈنٹ نے خود یہ الفاظ کہے۔ مولوی صاحب ہمارے سرشتہ دار کی غلطی سے آپکے وعظ بند کرنے کا حکم مین نے جاری کردیا تھا لیکن جب آپنے واجبی اور معقول وجہین لکھین تو مین نے اسیوقت حکم ثانی لکھوا دیا تھا کہ وعظ قدیمی طور پر جاری کیا جائے اور کوئی مزاحم نہ ہو غالباً آپ وعظ فرماتے ہونگے مولوی اسمعیل صاحب نے اس حکم سے اپنی لاعلمی ظاہر فرمائی اسپر وہ حیران ہوا۔ اور تیزی سے یہ کہا شاید آج چھٹا روز ہے کہ مین حکم دیچکا ہون کیا وجہ ہے کہ فضل حق نے اس کی تعمیل نہین کی شاہ صاحب نے فرمایا جو بتخطی عرضی میرے خلاف گذری تھی اسکی سچائی کا مولوی فضل حق صاحب کی اس بے نظیر عداوت سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ فوراً ایک برق انداز روانہ کیا گیا کہ بہت جلد فضل حق کو لائے چنانچہ منطقی صاحب تشریف لائے اور شاہ صاحب کی صورت دیکھتے ہی تن بدن مین رعشہ پڑگیا اور سمجھ گئے کہ آج خیر نہین ہے منطقی صاحب کی رزیڈنٹ نے زجر و توبیخ کی نتیجہ یہ ہوا۔ فضل حق صاحب تین مہینے کے لیئے معطل کئے گئے۔ اور وہ دونو احکام فوراً جاری ہوگئے۔ ایک دن آپ وعظ فرمانیکے لیئے تشریف لیجا رہے تھے تو بغل مین حمائل تھی اور فرشتانہ قدمون سے جا رہے تھے ایک بوڑھے شخص نے جس نے اپنی جان اسلام پر قربان کرنیکا ارادہ کرلیا تھا آبدیدہ ہو کے کہا۔ اے ہمارے نوجوان ہادی تو اسطرح راہ حق دکھلانے مین کوشش کرے اور تیری کوشش یون رائگان جاوے افسوس کیسے سنگدل لوگ ہین جو تیری بات نہین سنتے اور اگر سنتے بھی ہین تو اسپر عمل نہین کرتے آپنے اسکا کیا جواب دیا بڑے میان ہر کام بتدریج ہوتا ہے صدیون کی خرابی صدیون ہی مین دفع ہوسکتی ہے یکایک کوئی سنگلاخ پر بیج ڈال نہین سکتا اس امید سے کہ یہ بار آور ہو اور جسکا یہ خیال ہے وہ ہوا پر نقش کرنا چاہتا ہے۔ بوڑھے نے منہ اٹھا کے یہ دعا دی۔ تو قطعی کامیاب ہوگا اے نوجوان ہادی خدا تیری عمر مین کامیابی کے ساتھ برکت دے دوسرے راہ گیر نے بہت زور سے آمین پکاری یہ دعا فوراً مقبول ہوئی۔ اور اس کا اثر دو گھنٹے کے بعد ظاہر ہوگیا۔ جب توحید کا وعظ فرما رہے تھے اور ایک پر اثر اور پرجوش لہجہ مین ربانی مطالب کو حل فرما رہے تھے تو ایک دو سو آدمی کے گروہ نے بغل بجا کے یہ کہا ہم نے شرک و بدعت سے توبہ کی اور آئندہ ہم عہد کرتے ہین کہ کبھی اپنی حاجتین سوا خدا کے کسی کے پاس لیجا کے مانگینگے ہمیشہ شہر بشہر کے فارغ التحصیل فاضل خاص اس خیال سے آتے تھے کہ ہم فلان مسئلہ مین مولنا شہید سے مناظرہ کرینگے لیکن وعظ سننے کے بعد کسی سے یارا نہ رہتا تھا کہ کچھ بھی باتین کہہ سکین ہر بات تسلیم ہی کرتے بنتی تھی کسیکی دلیل نہ رہتا تھا کہ اس مین کوئی بھی غلطی ہے مولنا شہید کے مخالف وعظ کا اثر پا کر پسپا ہو جاتے تھے

تھے اور گروہ کے گروہ سچے دیندار بنتے جاتے تھے جون جون کامیابی ہوتی جاتی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک طرف دلی عداوت بھی بڑھتی جاتی تھی یہانتک کہ مفتی صدرالدین صاحب[1] کے مکان پر ایک جلسہ ہوا اور اسمین مولوی حاجی قاسم امام عیدگاہ دہلی اور دنیا بیگ خان اس جلسہ کے سرغنہ تھے اذیت دینے مین تو ان لوگون نے کوئی کمی نہ کی تھی لیکن جب یون بس چلا تو تعصب نے آنکھون پر ایسی پٹی باندہ دی کہ وہ بالکل ہی اندہے ہوگئے۔ ان دونون نے باری باری سے پہلے تو وعظ کہا اور اس مین بے گناہ پیارے شہید پر تبرے بازی کی اور بعد ازان یہ عہد کرلیا کہ جس چیز کو اسمٰعیل حلال کہے ہم اسے حرام کہینگے اس صریح ہٹ دہرمی اور قابل نفرت ضد کا اثر اہل جلسہ پر جسمین عموماً مولنا شہید کے خلاف ہی تھے نہ ہوا۔ اتنی سی عقل ان پڑھ مین بھی ہوتی ہے آخر کو وہ مسلمان تھے اور ان کے بزرگون کی چند بے عنوانیون سے ان کے عقائد مین فرق آگیا تھا مگر نہ ایسا جیسا کہ حاجی قاسم امام عیدگاہ دہلی اور دنیا بیگ خان کا خیال تھا خدا کی قدرت ہے کہ تاریکی مین ہمیشہ نور چمکتا ہے اس تاریک تر جلسہ مین جہان بکثرت بدعتی جمع تھے خدا پرستی کا نور چمکا اور باہم یہ گفتگو ہونے لگی ہم ایسا کبھی بھی نہ کرینگے۔ مولوی اسمٰعیل صاحب سور اور شراب کو حرام کہتے ہین یہ کیونکر ممکن ہوگا کہ ہم اسے حلال کہنے لگین سگے حاجی قاسم کی محض ہٹ دہرمی ہے اس جلسہ کا اُلٹا اثر بدعتی گروہ پر پڑا اور وہ محمدیون کی طرف رجوع ہونے لگے۔ یہانتک کہ ایک دن مین اگر ہمعہد واقعات والے کی بات کو سچ مانین تو آٹھ سو آدمی دیندار ہوگئے تھے انہون نے قبرون پر سجدہ کرنا چھوڑ دیا اور پیرون شہیدون کی اپنی حاجات برآری کیلئے نیاز نذر دلوانا ترک کردیا۔ اور یون بھی جتنی بدعتین کرتے تھے ان سب سے توبہ کی یہ کامیابیان بظاہر کچھ وقعت نہ رکھتی تھین لیکن ان مین ہی ایسے جوہر شامل تھے جو بعد ازان چمکتے رہے اور ایسی تابانی دکھائی جنکی روشنی ہنوز جھلک مار رہی ہے جب بدعتیون کو پے درپے یہ فاش شکستین ملین تو اب انہون نے مخالفت کا دوسرا پہلو بدلا اور وہ پہلو یہ تھا کہ ہر گلی کے ایک نکڑ پر ایک ملانا کھڑا کردیا کہ وہ مولنا شہید کو کافر بناوے اور گمراہ کہے غرض سوائے تبرے کے اور کچھ نہ کہے جب اس قسم کے وعظ ہونے لگے تو دو چار جگہ لاٹھی بھی چل گئی کیونکہ اب دیندارون کا گروہ بھی بڑہتا جاتا تھا شہر مین دو تین جگہ لاٹھی چلی تھی کہ گورنمنٹ کی طرف سے اکبر شاہ کے مشورے سے وعظ بند کردیا گیا منہ در منہ گالیان مولوی اسمٰعیل صاحب سنتے تھے لیکن کچھ نہ کہتے تھے جس عظیم الشان فرض کا اُنہون نے بیڑا اُٹھایا تھا اسکے انجام دینے کیلئے اس سے بھی زیادہ اور کہین زیادہ طعن و تشنیع سننا اور اذیت اُٹھانا ضرور تھا۔ کوئی دن ایسا نہ جاتا تھا کہ آپکے وعظ مین دس پانچ ہندو اور درجنون بدعتی مسلمان نہ ہوتے ہون بلکہ یہانتک جو اپنے بدعت و شرک مین پختہ تھے وہ جان کے نہ آتے تھے مبادا ہمپر کوئی اثر مولوی کے وعظ کا پڑے۔ دہلی مین تو مخالفت کی آگ بھڑک ہی رہی تھی مگر پنجاب مین جو بدعت خیز خطہ تھا کچھ کم مخالفت مولنا شہید کی طرف سے انکی طبایع مین نہ تھی تمام پنجاب دانت پیستا تھا کہ کسطرح ہوکوئی حیلہ کے مولوی اسمٰعیل کو قتل کرائے۔ یہ حد سے زیادہ مسلمانون کی بدبختی کا زمانہ تھا کہ وہ سکہون کی سلطنت کے قابل رحم مظالم مین مٹے جاتے تھے ان کا تو کچھ ہو ہی نہین سکتا تھا ایسے موقع پر رنجیت سنگھ نے اذان پکار کر کہنا منع کردیا تھا کوئی مذہبی رکن کھلم کھلا نہ ادا ہوسکتا تھا رمضان مین سکھ زبردستی مسلمانون کو پکڑ پکڑ کے کھلاتے تھے اور ان کے روزے تڑوا دیتے

[1] مولوی مفتی صدرالدین صاحب مولنا شہید کے بڑے گہرے معتقدین مین سے تھے اور اس جلسہ مین وہ خود شریک بھی نہ تھے مجموعہ واقعات ۱۲

ستھے۔ مولویون کی سکھون کے راج مین وہ گت تھی کہ توبہ سورونکے گوشت کی بوٹیان معمولی جرایم مین جبراً ان کے منہ مین ٹھونسی
جاتین اور یا انہین مجبور کیا جاتا کہ تم ایسے کھاؤ کھالیا تو جانبر ہوگئے ورنہ تلوار سے سر قلم کردیا گیا ایسے ظالمانہ اور حد سے زیادہ
جابرانہ سلطنتِ سکھہ مین تو کبھی پنجاب کے مسلمانون کو یہ خیال نہ ہوا کہ ہم اپنے کو اس بلا بے درمان سے نجات دین اور
ایسے ظالم حکمرانون کو تہ تیغ کرین بہادری نے بہی جوش مارا تو ایک بیچارے شہید کی جان پر جو تنہا تلوار حائل کئے ہوئے جنگل
قبرستان مین پہرا کرتا تہا یہ کچھ ضرور نہ تہا کہ ہر وقت تلوار ہی پاس ہو نہین بعض وقت لکڑی بہی نہ ہوتی تہی اور آپ صرف
اللہ کے بہروسے پر قانع ہو کے آزاد بندہ ۔ ادہر ادہر پڑے پہرتے تھے۔ لاہور مین ایک رنگریز رہتا تہا جو رنجیت سنگھ سے
تعلق پیدا کرکے بڑا امیر کبیر ہو گیا تہا اسکی بیٹی سے رنجیت سنگھ نے شادی کرلی تہی اور اسے ایک جاگیر بھی دیدی تہی وہ لڑکی
تو رنجیت سنگھ کے محل مین بہی مسلمان ہی رہتی تہی اس کا حسن وہی صرف خونخوار سکھون سے اس کی جان کا محافظ تہا ورنہ رنجیت سنگھ
کی تیغ بران کی وہ کبھی کی شکار بنجاتی مگر یہ رنگریز خوشامد مین آکے کچہ سکھ سا بنگیا تہا اور پیشوایان دین اسلام کو محض سکھون کے خوش کرنیکے لیئے
گالیان دیا کرتا تہا باانہمہ وہ بدعتی بہت بڑا تہا اسکے گاؤن مین دو تین قبرین تہین جنکی پرستش خود بہی کرتا تہا اور دوسرونکو بہی کرنے پر مجبور
کرتا تہا وہ سید المقبول کی شان مین بے ادبانہ الفاظ کہدینے کوئی گناہ نہ سمجہتا تہا لیکن ان اہل قبور کے خیالی نامون کا بڑا پاس لحاظ کرتا
تہا اس شخص کا پہلا نام غلام رسول تہا اور بعد ازان اس نے صرف اسلام کی ضد مین اپنا نام بندۂ رنجیت سنگھ رکھ لیا تہا دہلی
کے بدعتیون سے بہی اسکی خط وکتابت تہی اور بعضون کا اس نے وظیفہ بہی کر رکہا تہا جب ان کی یہان سرد بازاری ہونے لگی تب
انہون نے بندۂ رنجیت سنگھ سے جاکے شکایت کی کہ ہماری قبرون پر چڑہاوا بہی بہت کم چڑہتا ہے اور لوگ کچہ غیر معتقد سے ہوتے
جاتے ہین بندۂ رنجیت سنگھ ایسے خیالات کا جانی دشمن تہا اس نے سنتے ہی یہ کہا تم بہی بڑے نامرد ہو یہان آنے کی ضرورت
کیا تہی رات براتین اس کو قتل کرڈالا ہوتا جہگڑا ہی جاتا کوئی توپخانہ اسکے پاس نہین ہے مین نہین جانتا پہر تم اتنا کیون ڈرتے
ہو اور تم نے ناحق اتنی سی بات کیلیئے اتنی بڑی مسافت طے کی دہلی والے رو رو کے یہ کہنے لگے ہم پہلے ہی سے بلا سمجہے سوچے
سنے اٹھائے یہان نہین چلے آئے ہین سارے ہی جتن کرلیے کچہ نہین چلا کوئی تدبیر ہم نے اٹہا نہین رکھی مگر متواتر ناکامی
اٹھائی اسکا علاج ہی کیا ان باتون سے دلی والے تو بہت ہی ہار گئے اور اب ان سے از خود کچہ نہین ہوتا ہے ہان انہین کوئی ایسا
والا پیدا ہو تو کچہ کام چلے اسکے بعد جو جو تدبیرین کی تہین سب دہرا دین یہ سنکے بندۂ رنجیت سنگھ چونکا اور پہر اس نے تامل کرکے
کہا تم گہبراؤ نہین سب کا بندوبست مین کردونگا وہ ایک ہی آدمی ہے اسکا پار اتار دینا کتنی بڑی بات ہے کئی دن کے مشورہ
کے بعد چار آدمی اپنے گاؤن سے دیئے وہ چارون گرانڈیل جوان تھے یہ مسلمان تو تہے لیکن بیچارے اصول اسلام سے محض
ناواقف تہے بندۂ رنجیت سنگھ نے ان چارون کو خوب سمجہادیا اور ساری باتین بتادین اور یہ قرار دیا کہ جسکی تلوار اسمٰعیل
کی گردن پر پہلے چلے گی اور جسکے ہاتھ وہ پہلے گریگا اسکو ایک ہزار روپیہ اور ایک ٹیکا اور ایک تلوار ملے گی ان نوجوانون نے
ہنسکر کہا ایسے شخص کے مارنے کیلیئے تو ایک ہی ہم مین سے کافی ہے چار کی کیا ضرورت ہے بہر حال نتیجہ یہ ہوا کہ بدعتی ان نوجوانونکو
ہمراہ لیکے دہلی روانہ ہوئے ۔ مجموعہ واقعات والے نے ان نوجوانون کی دلچسپ حکایت لکہی ہے جسے مین ناظرین کی خدمت مین
پیش کرتا ہون ۔ راہ مین نوجوانون نے دریافت کیا جس شخص کے قتل کرنیکے لیئے تم ہمین لیجاتے ہو وہ کون ہے اس نے کیا جرم کیا ہے

اور تمہیں اس سے ابتک کیا نقصان پہنچا ہے۔ انہون نے جواب دیا اصل یہ ہے کہ وہ قبر پرستی سے منع کرتا ہے وہ کہتا ہے قبر پہ بیٹھ کے چلہ کھینچنے یا کسی اولیا کی قبر پہ مراد بر آنے کیلئے کلاوا باندھنے بڑے پیر کی گیارھوین کرنی اور مردون کی فاتحہ دلوانی اور سید احمد کبیر کی گائے کرنی منع ہے دن بدن لوگ بہکتے جاتے ہین اور ہماری روزی مین فرق آتا جاتا ہے یہ سنکے نوجوانون نے گردن نیچے کر لی اور بڑی دیر تک سوچتے رہے پھر انہون نے سوال کیا یہ باتین منع تو کرتا ہے لیکن ان کی بجائے کن باتون کے کرنے کی ہدایت کرتا ہے سوال نہایت معقول تھا اور اس سے سائل کی دانائی اور انصاف پسندی معلوم ہوتی ہے انہون نے جواب دیا وہ یہ کہتا ہے کہ صرف ایک ہی خدا کی پرستش کرو اسکے دربار مین کسی کو سفارشی نہ بناؤ اسکے پیغمبر کو سچا نبی جانو۔ غرض وہ دہلی پہنچے کئی دن تک تو اہل بدعت نے انہیں چھپائے رکھا پھر بھی یہ افواہ اڑ گئی کہ شاہ اسمٰعیل کے قتل کیلئے پنجابی بلائے گئے ہین اہل بدعت نے بڑی چالاکی کی تھی کہ دہلی کی گلیان اور رستے دکھانے کیلئے انہیں ڈولیون مین پھراتے تھے مہینے ڈیڑھ مہینے تک وہ ڈولیون مین پھرتے رہے بعد ازان یہ غل بھی مچا کہ لوگ ڈولیون مین پھرتے ہین تاکہ شاہ صاحب پر پوشیدگی اور بیخبری مین حملہ کرین جب یہ ڈولیون کی خبر اڑ گئی تب انہون نے دوپہر اور شب کو مختلف اوقات مین انہیں نکالنا شروع کیا اس زمانہ مین عموماً ہتھیار تو سب ہی باندھتے تھے اور کچھ ممانعت نہ تھی پھر بھی نوجوان پیش قبض چھپا چھپا کے نکلتے تھے پیارے شہید کی صورت بخوبی پہچنوا دی گئی تھی اور اب وہ گھات مین لگے رہتے تھے۔ ایک دن دوپہر کا وقت تھا آفتاب کی روشن کرنین گرم گرم اور تیز زمین پر پڑ رہی تھین در و دیوار اور آسمان و زمین پھلستے تھے وہ قہرناک وقت تھا کہ دور دور سڑک پر کوئی متنفس بھی نظر نہ آتا تھا پس چیل انڈا چھوڑتی تھی اہل بدعت کو خبر لگی کہ مولوی اسمٰعیل تنہا فتحپوری کے حوض پر ٹہل رہے ہین شاید وہ کسی خاص خیال مین مبتلا ہین کیونکہ کوئی بھی انکے ساتھ نہیں ہے اس سے بہتر موقع اہل بدعت کو کہان مل سکتا تھا انہون نے ایک نوجوان کو روانہ کیا کہ وہ جاکے اسمٰعیل کا سر لے آئے۔ وہ جوان سیدھا فتحپوری مین آیا کل حجرون کے کواڑ بند پائے اور ادھر ادھر مسجد مین ایک شخص بھی چلتا پھرتا نہ دیکھا در و دیوار تنور بن رہے تھے۔

شاہ اسمٰعیل صاحب نیچے نگاہ کئے ہوئے بے تکان گشت لگا رہے تھے جوان نے پہلے اپنا پیش قبض سنبھالا جوتیان جلدی سے اتار کے ایک طرف رکھین اور برہنہ پا نیچے کی طرف جانے لگا جونہی اس نے زمین پر قدم رکھا پیر کے تلوے جھلس گئے اور اسے اسقدر تکلیف ہوئی کہ جلدی سے پھر جوتی پہن لی اور اب یکایک اسکے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ مولوی اسمٰعیل تو کوئی پہنچا ہوا ولی ہے آہستہ آہستہ اس جلتے ہوئے پتھر پر ٹہل رہا ہے اور اسے ذرا بھی تکلیف نہین ہوتی یہ خیال ایسا قوی ہوا کہ آخرکار عقیدہ کی صورت مین بدل گیا اور اب اس نے اپنا خنجر نکال کے مولوی اسمٰعیل صاحب کے سامنے رکھدیا اور جو کچھ کیفیت تھی ساری بیان کر دی مولانا شہید نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا خدا کی تجھ پر رحمت نازل ہوئی وہ سب کا سچا ہادی ہے تو اپنا خنجر اٹھا لے اور جا خدا تجھے ہدایت کرے۔ نوجوان نے ہاتھ باندھ کے کہا مین کہان جاؤن جدھر مین گیا پریشانی دست و گریبان رہی لیکن آپکی صورت اور گفتگو سے ایک گونہ اطمینان ہوا ہے اب مجھے اپنا غلام تصور کیجئے اور راہ حق سکھلائیے شاہ صاحب نے اسی معمولی مذاق سے یہ فرمایا بھائی تم پنجابی ہو عموماً پنجابی پیر پرست اور گور پرست ہوتے ہین نہ مین پیر ہون نہ میرے یہان کوئی قبر ایسی ہے جسپر آٹھوین دن کا میلا ہو اور چڑھاوا چڑھتا ہو مین ایک اکیلے خدا کی پرستش کرتا ہون اور اسکی قرآن و حدیث کے مطابق

حتے الوسع تعلیم دیتا ہون اگر تمہین خدائے واحد کی پرستش کی تعلیم لینی ہو جو ٹھیٹ اسلام ہے تو میرے ساتھ مزدوری کرکے حلال کی
روزی پیٹ بھرو اور اگر بچ رہے تو حقیقی محتاج کو دو اور ہمیشہ خدا پر بھروسہ رکھو بس یہی میری تعلیم اور یہی میرا مذہب ہے۔ اگر تمہین
دین اسلام کے یہ اصول اچھے معلوم ہون تو میرے ساتھ بھی رہنے کی کچھ ضرورت نہین جہان جی چاہے رہو اور ان ہی پر بھروسہ
کرو اور اپنی مغفرت کی پانچون وقت کی نماز مین صرف خدا ہی سے دعا کرتے رہو۔ یہ تقریر سنکے وہ جوان کچھ وجد مین آگیا
اور خداوند حقیقی کا سچا نور اسکے مجلہ دل مین ایسا چمکا کہ اسنے پیارے شہید کے ہاتھون پر بوسہ دیا اور کہا یہ غلام تو اگر دیکھئے
بھی دھکیے گا جب بھی نہین ٹلے گا۔ آخر وہ پیارے شہید کے ساتھ تازیست رہا اور جب قندہار کی سرحد مین منافقین کے مقابلہ
مین شہید ہوا تو اس کا سر پیارے شہید کے زانو پر تھا اور اسکی پیشانی سے لہو پونچھے جاتے تھے اور وہ اپنی اسی مسکراتی ہوئی صورت
مین جیسی صحت کی حالت مین اسکی تھی پیارے ہادی کا شکریہ ادا کر رہا تھا آخر اسکی جان پاک عالم ارواح کو سدہاری اور
وہ اسلامی شہدا مین سے شمار ہوا۔ غرض مولنا شہید اسے اپنے ساتھ اسی وقت سے گھر لے آئے دوسرے دن وہ پانچ تین دوستون
کو بھی لے آیا اور انہون نے بھی یہی طریقہ محمدی اختیار کیا۔ ایسی ایسی کامیابیان گو بظاہر خفیہ معلوم ہوتی ہون لیکن حقیقت مین
ان مین بڑا اثر تھا ایک گروہ مین سے ایک کا بدعت و شرک کو ترک کرکے خالص خدا پرستی کو قبول کرنا اور
اسی کا بندہ رضا ہونا عجیب و غریب فتحیابی کا اثر اپنے مین رکھتا تھا مولنا شہید کی ہدایت کسی خاص گروہ کی طرف محدود نہ تھی آپ ہر
انسانی خلقت مین خواہ کیسی ناپاک کیون نہ ہوتی ہو جانا اور انہین ہدایت کیطرف بلانا حتے الوسع اپنا فرض منصبی خیال فرماتے تھے
چنانچہ ایک کتاب مین کسبیون کی ہدایت کرنیکے بارے مین یون لکھا ہے۔ صاحب ذکر جلی ایک قسم کا قصہ مولوی محمد علی صاحب
رامپوری کی زبانی تحریر کرتے ہین کہ ایک روز مولوی اسمٰعیل صاحب مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب کے مدرسہ کے دروازہ پر کھڑے تھے
آپنے دیکھا کہ بہت سی جوان اور خوبصورت عورتین رتھون اور بہلیون مین سوار ہوکر بلا پردہ کہین کو جا رہی تھین مولویصاحب نے لوگون
سے پوچھا کہ یہ کون عورتین ہین ایک شخص نے کہا کہ یہ سب کسبیان فلانی کسبی بڑی کسبی کے گھر کچھ تقریب ہے وہان جا رہی ہین مولوی
صاحب نے دریافت کیا کیا یہ مسلمان ہین اس شخص نے کہا کہ ہان مسلمان ہین تب مولنا نے فرمایا جب مسلمان ہین تو ہماری بہنین
ہین کیا خداوند تعالی ہم سے نہین پوچھے گا کہ اسقدر مسلمان عورتین بدکاری اور زنا کاری مین گرفتار تھین اور تم نے ان کو نصیحت
نہین کی اسواسطے ابتو مین ان کے مکان پر جاکر ان کو نصیحت کرون گا آپکے رفیقون نے کہا کہ آپکے وہان تشریف لیجانے سے
آپ کو بدنام کر دینگے کہ کنچن واڑے مین بھی آپ جانے لگے۔ آپنے فرمایا کہ اسمٰعیل کو اسبات کی کچھ پروا نہین جب اللہ اور رسول کا
حکم سنانے کو نکلا تو ہر ایک کو سنا دیگا اسکے واسطے سب کلمہ گو مومنین کا حق برابر ہے آپنے اول اپنے دل سے کہا کہ ای دل اگر تیرے
بدن کی بوٹیان کاٹ کر چیلون کو کھلا دین یا تیرے جسم کو ہاتھی کے پاؤن سے باندھکر کھچوا دین کیا تو اسوقت بھی اللہ ہی کی بات
بولتا رہے گا دل نے کہا ہان جبتک میرے اندر سانس ہے خدا کی بات کہنے سے کسی عذاب اور عقوبت سے بھی باز نہ آؤن گا
جب شام ہوئی مولنا صاحب درویشون کا سا بھیس بدل کر اس کسبی کے مکان پہنچے جہان سب کسبیان جمع ہوکے کچھ گا بجا
رہی تھین وہان جاکر دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ آؤ اللہ والیو آؤ اللہ والیو۔ اسوقت چند چھوکریون نے دروازہ پر آکے
پوچھا کہ کون ہو آپنے [illegible] یا کہ فقیر ہے کچھ صدا سنائیگا اور تماشا دکھائے گا وہ سمجھین کہ کوئی تماشا گر فقیر ہے دروازہ کھولکر اندر

بلالیا آپنے اندر جاکے بہت نرمی سے پوچھا کہ بڑی بی صاحبہ کہان ہین اُنہون نے کہا کہ اوپر بالاخانے مین مع اپنے مہمانون کے
جشن کر رہی ہین مولنا صاحب اوپر تشریف لے گئے اور دیکھا کہ بڑی بی صاحبہ بڑے تزک اور شان سے مع اپنے مہمانون کے کرسیون
پر بیٹھی ہین چارون طرف شمعدان روشن ہین چونکہ مولنا صاحب ایک نامی گرامی اور مشہور شخص ایک بڑے گھرانے کے صاحبزادے
تھے باوجود بھیس بدلنے کے بھی وہ آپ کو پہچان گئین اور وہ اپنی اپنی کرسیون سے اُٹھکر آپکے سامنے مؤدب کھڑی ہوگئین اور
پوچھا کہ حضرت آپنے کیونکر تکلیف فرمائی آپنے فرمایا گھبراؤ نہین مین کچھ پند سنانے آیا ہون۔ تم سب جمع ہوکے اپنی اپنی جگہ مین آرام
سے بیٹھ جاؤ۔ چونکہ ان کی ہدایت کا وقت آگیا تھا سب ایک جگہ جمع ہوکے بیٹھ گئین مولوی صاحب نے حمائل کھولکے ایسی خوش الحانی
سے قرآن پڑھا کہ سبھی کو سنکے لوٹ پوٹ ہوگئین پھر آپنے چند آیتون کے معنی بیان کرکے ہر چیز دنیاوی کی بے ثباتی کا اسطرح ذکر
کیا کہ یہان نہ حسن و جوانی کو قیام ہے نہ مال و زندگانی کو یہان کی ہر چیز فانی اور زوال پذیر ہے یہ بیان ایسی شرح و بسط و فصاحت
و بلاغت سے ہوا کہ ہر ایک نے رونا شروع کیا اسکے بعد مولنا نے موت اور جان کندنی کی سختی اور اُسوقت کی بیکسی اور وحشت اور اس عالم
کی مفارقت کا افسوس ایسے پُردرد طور سے بیان کیا کہ ساری عورتین ہوش باختہ ہوگئین پھر اسکے بعد قبر کی تنہائی اور منکر نکیر کے سوال
اور وہان کے عذاب کا بیان اس زور سے کیا کہ قیامت کے دن بدکارون کے گروہ گروہ گرفتار کرکے حاضر کیے جائینگے اور جو کوئی کسی
فعل بدکاری کا دنیا مین سبب اور وسیلہ یا موجد و معاون ہوا ہے وہی اس دن کے گروہ کا پیش رو ہوگا جب بروز قیامت تم فرداً
فرداً بجرم بدکاری گرفتار ہوکے حاضر کی جاؤگی تو ہر ایک زانیہ کے ساتھ سینکڑون اور ہزارون زانی اور بدکار بھی بلائے جائینگے جنکی
بدکاری و زناکاری کا تم باعث اور وسیلہ ہوئین اور تمہاری ہی نازو ادا نے انہین اس آفت مین پھنسایا تھا تو خیال کرو کہ ایسی حالت مین
جبکہ سینکڑون اور ہزارون زانی و بدکار تمہارے پیچھے ہونگے اللہ رب العزت کے سامنے تمہارا کیا حال ہوگا یہ بیان بھی ایسا گرم ہوا کہ
کسبیون کی ہچکیان بندھ گئین تب آپنے آبِ توبہ سے ان خستہ حالون کے دلون کو ٹھنڈا کرنیکے لیئے توبہ کی فضیلت بیان کرنی شروع
کی اور کہا کہ توبہ سے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین اس بیان وعدہ عفو اور شرح غفاری الغفور رحیم سے ان بے دلون کو کچھ ہوش آیا
معاً اسکے آپنے نکاح کی فضیلت بیان کرنی شروع کی اور آخر مین فرمایا کہ جس کا دل جس سے چاہے نکاح کرلیوے اور اپنے افعال قبیحہ
سے تائب ہوجائے التائب من الذنب کمن لاذنب لہ۔ یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہوجاتا ہے
گویا اُس نے گناہ ہی نہین کیا جب یہ وعظ ہو رہا تھا اس کی شہرت تمام شہر مین ہوکر ہزارون خلقت اسکے سننے کو وہان آکے جمع ہوگئی
تھی راستے بند ہوگئے تھے آس پاس کے کوٹھے اور بالاخانے خلقت سے بھر گئے تھے اس دل پذیر وعظ کا نتیجہ یہ ہوا کہ جسقدر
جوان عورتین قابل نکاح اس مجمع مین موجود تھین سبھون نے توبہ کرکے نکاح کر لیئے اور جو بوڑھی اور سن رسیدہ نا نکاح وغیرہ تھین انہون نے
محنت و مزدوری سے اپنی گذران کرنی شروع کی فقط۔ کتاب تواریخ عجیبہ کی تحریر ختم ہوئی اپنے دوسرے وعظ مین آپنے اس قبیح رسم کو
روکا جو شرفا کے خاندان مین پھیلی ہوئی تھی یعنی نکاحون مین اہل ہنود کی رسمین ہوتی اور انہین اسلامی اصول سمجھنا عورتون کے خیالات
ایسے سخت و شدید ہوتے ہین کہ جو بات ان کے ذہن مین جم جاتی ہے اسکا نکلنا مشکل پڑجاتا ہے مگر مولنا شہید کے متواتر وعظون
نے ان کی مت بھی پلٹی اور انہون نے بھی آئندہ سے توبہ کرلی اگر خیال کیا جائے تو یہ اصلاح سب سے بڑی تھی کہ یکایک صدیون
کے خیالات عورتون کے بدل دیئے **سیتلا کی پرستش**۔ بت پرستی کا چونکہ گھر گھر رواج تھا اور عموماً مسلمان اسے عیب نہین سمجھتے تھے

اور طرح طرح کی بدعتون مین گرفتار تھے اسلیئے ان کی مستورات بہی ان سے اس شرک و بدعت مین کئی قدم آگے تھین وہ بالکل ہندون کی طرح ماتا مائی کی پرستش کرتی تہین اور یہ سمجھتی تہین کہ اگر ہم ماتا مائی کو نہ پوجینگے اور ان کے آستان پر چڑھاوا نہ چڑہائینگے تو ہمارے بچے ضایع ہو جائینگے الحمد للہ کہ مولنا شہید بڑی کوشش کے بعد اسمین بھی کامیاب ہوئے اور قطعًا ہر گھر سے سیتلا یا چیچک کی پرستش کی رسم مٹادی تعزیہ داری اور ماتم کرنا۔ دہلی مین کوئی خاندان شریفون کا ایسا نہ تہا کہ جسکے ممبر شیعہ سنی دونون نہ ہون کسی کی ننیال شیعی تہی تو کسیکی ددیال شیعی تہی چنانچہ خود شاہ عبد العزیز صاحب کے نانا شیعی تہے جو بعد ازان سنی ہو گئے تھے یہ کچھ تعجب کی بات نہین ہے اس تعلق نے سنی مستورات پر یہ قابل شرم اثر ڈالا تہا کہ وہ محرم مین بہت سی خرافاتین کرتی تہین نوین تاریخ سر کھولکر بہو سا اٹہاتی تہین اور بشدت ماتم کرتی تہین اور ان باتون کو اسلام سمجھتی تہین۔ مولنا شہید نے انہین شنیع افعال پر متواتر وعظ فرمانے شروع کیے آخر رفتہ رفتہ یہ اثر ہوا کہ انکے مرد خود انہین ایسے بدنما کام کرنے پر روکنے لگے اور بعد ازان سنیون کی مستورات مین سے یہ رسم بالکل جاتی رہی۔ **قبر پر چلے** باندھنا شرفا کی عورتون مین گور پرستی کی بہی انتہا ہو گئی تہی اور اس پردے مین بد وضع لوگون کی بن آتی تہی اور وہ اپنی ناواجب خواہش حاصل کرنے کیلیئے شریف زادیون پر تاک جہانک کیا کرتے تھے ہر سال بڑی بڑی قبرون پر شرفا کی بہو بیٹیون کے ہجوم رہتی تہی اور کوئی روکنے والا نہ تہا پردہ کی کچھ بہی پروا نہ کیجاتی تہی۔ مولنا شہید نے انکے مردون کو غیرت دلائی اور قرآن و حدیث کی باتین سنائین اور انکے آگے علاوہ دینی نافرمانی کے جو وہ کرتے تھے دنیاوی بیعزتی کا بہی نقشہ کھینچا خدا خدا کرکے وہ ساری باتین بند ہو گئین اور عورتون کا قبرون پر جانا موقوف ہوا۔ **قبرون پر حال آنا** صوفیون کا گتین بہرنا۔ بعض غلط الزامات کے مشہور ہونے کی وجہ۔ مین پہلے لکھہ آیا ہون کہ ہندوستان خصوصًا دہلی مین اہل تصوف کا زور شور محمد شاہ رنگیلے کے زمانہ سے بہت ہو گیا تہا اس سے کسیطرح بہی انکار نہین کیا جاتا کہ اسلام کے ابتدائی زمانون ہی مین اسکی بنیاد پڑ گئی تہی صوفیون کے والاشان گروہ مین ہزارون ایسے بڑے بڑے علما ہوئے ہین جنپر اسلام ہمیشہ فخر کریگا۔ ہمین ان مین گفتگو نہین ہے بلکہ ان ظاہری صوفیون سے غرض ہے جنہون نے ولیون کی صورت بنالی۔ اور دراصل دل مین ناجائز افعال کرنے کا مذاق کوٹ کوٹ کر بہرا ہوا ہے پیارے شہید نے جب جہوٹے صوفیون کا دہلی مین عروج دیکھا اور ہزارہا جہلا عوام الناس کو ان کا گرویدہ پایا تو یہ خیال کیا جبتک ان کی اصلاح نہ ہوگی کبہی اسلام مین عمدگی نہین پیدا ہو سکتی۔ روزمرہ اپنی آنکھون سے ملاحظہ فرماتے تھے کہ ہر قبر پر تقریبًا خوبصورت نوعمر قوال خوش الحانی سے عشقیہ غزلین گاتے ہین اور بیسیون صوفی ان کی آواز اور صورت پر ناچتے ہین ان کی لمبی لمبی زلفین عطر مین ڈوبی ہوئی ہین خوشبودار مصالح مین نفیس ڈھاکے کی ململ کے کپڑے رنگے ہوئے ہین اور کسبیون کی طرح گتین بہری جا رہی ہین علم جاہل مسلمان انہین پہنچا ہوا اور ولی سمجھتے ہین اور جانتے ہین کہ شان اسلام اور فرمودہ خدا و رسول یہی ہے۔ قوالون کے جتنے بچے ہوتے تھے وہ بیش قرار تنخواہون پر صوفیون کے ملازم ہو جاتے ہین۔

پیارے شہید کے لیئے یہ خوفناک نظارہ تہا کہ شریعت محمدی یون بے ادبی سے کچلی جا رہی ہے اور کوئی دریافت کرنے والا نہین ہے آخر اپنے بہت دہوم دہام سے عین قبرون ہی کے قریب وعظ فرمانے شروع کیئے ادہر ڈہولک پر چوٹ پڑ رہی ہے ادہر پیارے شہید کا وعظ ہو رہا ہے ہزارون آدمی قوالی مین موجود ہین۔ کبہی مولنا شہید پر حقارت کی آوازین بلند کرتے ہین اور کبہی منہ چڑاتے ہین مگر ان کا یون برا بہلا کہنا خوش آئندہ تہا پہلے دن تو ایک دو شخص قوالی مین سے ٹوٹ ٹوٹ کر آنے لگے اور بعد ازان مجمع ہو ہو نے

ف
غلط الزامات

یہانتک نوبت پہنچی کہ قوالی ہورہی ہے اور یہ غل مچا کہ شاہ صاحب وعظ کہنے کیلیے تشریف لے آئے گروہ کے گروہ اٹھ کے چلے آئے
اور انہون نے قوالی اور گانے بجانے کی کچھ بھی پروا نہین کی ایک دن آپ شاہ نظام الدین اولیا کی درگاہ مین وعظ فرما رہے تھے
ایک صوفی نے باواز بلند جبر جبری آواز مین یہ کہا آپ کیون ہاتھ دہوکے دین کے پیچھے پڑے ہین ہمارا ستیاناس ہوگیا اور آپکے
ہاتھ کچھ نہین لگتا اسپنے باوا اور چچا ہی کو دیکھو انہون نے کبھی ایسی باتین نہین کین حالانکہ وہ بھی بہت بڑے فاضل ہین لیکن تم تو بڑا
ہی غضب ڈہا رہے ہو آپنے خاموشی سے اس آواز کو سنا اور پھر اس کا یہ جواب دیا میرا جہانتک خیال ہے مین فرمودہ خدا و رسول
بیان کرتا ہون دوسرے مجھے اپنی قبر مین جانا ہے - دوسرے کی ذات پر مین کچھ حکمران نہین ہون آپنے راگ اور اسکے سننے پر کبھی
وعظ فرمائے از انجملہ یہ فرمانا آپکا تہا اگر واقعی ہم مسلمان ہین اور نبی عربی ﷺ سے ہمین اسلام کے باعث نسبت ہوسکتی ہے پھر کونسی بات ہے
جو فرمودہ خدا و رسول پر عمل کرنیسے ہمین روکتی ہے عجب تماشہ کی بات ہے کہ اپنے کو مسلمان بھی کہتے جائین اور پھر اسلام کے احکام سے روگردانی بھی کرتے جائین آخر ان کے
اور آپکے وعظون سے ایک عظیم الشان اصلاح ہوئی گور پرستی جو قوالی سے زیادہ زندہ تھی دن بدن تنزل پذیر ہونے لگی صوفی دہلی سے چلے تو گئے
لیکن عوام الناس کے دلون پر یہ جما گئے کہ اسمٰعیل صوفیون کو برا بتاتا ہے اور بزرگان دین کی شان مین گستاخی کرتا ہے - ہمارے ہان
یہ عام عیب پھیلا ہوا ہے اور اس مین اکثر مبتلا ہین کہ جسکی نسبت جو کچھ سن لیا بلا تحقیق و تفتیش کے اسے یقین کر لیا اس سے غرض
نہین کہ وہ صحیح ہو یا غلط اسی طبیعت نے ایک عام ناراضی مسلمانون مین مولنا شہید کے خلاف پھیلا دی اور اب تک مسلمانون
کا بڑا گروہ پیارے شہید کو ملزم گردانتا ہے - حالانکہ جو الزامات اُس ذات والا پر قایم کیے ہین کبھی کسی کو یہ نصیب نہین ہوا کہ
پوست کندہ اس کی کیفیت دریافت کرتا اور حق و ناحق مین تمیز کرتا بمبئی مین عموماً لوگ مولنا اسمٰعیل کے نام سے جلتے ہین لیکن جلنے
کی وجہ صرف وہ سنی سنائی باتین ہین جنکی کچھ بھی بنیاد نہین ہے اور وہ محض بے اصل ہین - جمعہ کو جب مین بمبئی کی جامع مسجد مین گیا
تو نماز پڑہنے کے بعد مجھے میرے ایک دوست نے ٹھیرا لیا مین وہین بیٹھ گیا کئی شخص اور بھی میرے قریب ہی بیٹھے ہوئے
تھے ان کی گفتگو سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ یہ لکھے پڑھے ہین اور باہم مولوی اسمٰعیل صاحب کا ذکر تحقیر آمیز الفاظ مین کر رہے تھے
اور ایسی ایسی بے بنیاد باتین قایم کر رہے تھے جو میرے کانون مین جہانتک مجھے یاد ہے کبھی نہ پڑی تھین ایک شخص تو یہ کہہ رہا تہا کہ
تقویۃ الایمان مین سوائے کفر کے کچھ نہین ہے - نبیؐ اور آپکے صحابہ کو برملا گالیان دیگئی ہین دوسرا شخص بولا کہ صوفیون کو تو ایسا سخت
لکھا ہے کہ ہندو عیسائی بھی کانون پر ہاتھ رکھتے ہین یہ ناواجب باتین سنکے مجھسے رہا نہ گیا ہرچند مین چاہتا تہا کہ انکے خیالات مین
مین خلل اندازی نہ کرون لیکن جب قرآن کا یہ ارشاد ذہن مین آیا کہ حق کی بات چھپانی نہین چاہیئے مین اپنی جگہ سے اٹھ کے انکے
پاس جا بیٹھا اور مین نے نہایت ادب سے ان کی خدمت مین یہ عرض کیا - آپنے تقویۃ الایمان دیکھی ہے - انہون نے نہایت
سادگی سے بے پروایانہ لہجہ مین یہ جواب دیا نہین ہم نے نہین دیکھی نہ ہم اسے دیکھنا چاہتے ہین مین نے نہایت عاجزی
سے ان کی خدمت مین عرض کیا بڑے ظلم کی بات ہے کہ آپنے ایک چیز ملاحظہ نہین کی اور اس کی بابت اس مضبوطی سے رائے
قایم کی جاتی ہے میری اسبات سے وہ ناراض ہوئے اور انہون نے میری طرف حقارت کی نظر سے دیکھا پھر مین نے یہی
التماس کیا کہ میرے خیال مین زیادہ بہتر یہی ہوگا کہ آپ اسے ملاحظہ فرمالے اُسپر رائے قایم کرین بڑی رد و کد کے بعد انہون نے
میری بات مان لی مین نے انہین تقویۃ الایمان بھجوا دی آٹھوین دن جب وہ مجھسے ملے تو انکے خیالات ہی بدلے ہوئے تھے

اور سچے مسلمان تھے - اس بیان کرنے سے صرف میری غرض یہ ہے کہ ہماری عادت مین داخل ہوگیا ہے جہان ہم نے کسی کی نسبت کوئی بری افواہ سنی اور اسکی استواری سے شہرت دینے لگے اور ایسا یقین کرلیا گویا ہم اپنے خیال مین اسے تحقیق کر چکے ہین یہ غلط فہمی پہلے سے چلی آتی ہے اور بدخواہون نے محض اپنی نفسانیت سے جو الزامات مولانا شہید پر قایم کیے اُن کی اس وہوم وہام سے عوام الناس مین اشاعت ہوئی کہ شاید کسی حق بات کی بھی اتنی جلدی نہ ہوتی - جو کتابین آپنے تصنیف کی ہین موجود ہین جن تواریخ مین آپکا ذکر خیر ہے وہ مٹ نہین گئین انہین تو کوئی دیکھتا نہین اور جو کچھ اسکے ذہن مین آتا ہے کہہ گذرتا ہے - جو وعظ پے درپے مولانا نے شرک اور مروج تصوف پر فرمائے انہین لوگون نے بڑے بڑے مبالغہ آمیز رنگ آمیزیون سے شہرت دیا اور ایسے ایسے حاشیے ان پر چڑھا دیئے جنکا وعظ مین معاذ اللہ اشارہ تک بھی نہ تھا مگر پھر بھی حق کی ہمیشہ فتح ہوئی ہو حق چمک ہی کر رہا اور پیارے شہید نے اسلام کی جو کچھ خدمت کی ہزارون لاکھون مسلمان اس بے نظیر احسان سے کبھی سبکدوش نہ ہونگے مسلمانون سے گذر کر غیر دین مصنفون نے بھی قبول کرلیا ہے کہ اسمٰعیل نے دین مین بہت بڑی اصلاح کی ہے - پھر بعد کچھ قصے کے ذکر کے صاحب کتاب حیات طیبہ لکھتے ہین - یہ باتین زیادہ توجہ اور غور کے محتاج ہین جس شخص کے وعظ مین یہ تاثیر ہو اس سے ناظر یہ اندازہ کرسکتا ہے کہ اسکا ظاہر و باطن بالکل یکسان تھا اور جو کچھ وہ کرتا تھا صرف خدا کیلئے اس سے نہ اپنی ناموری مطلوب تھی نہ حصول مدعا تھا نہ کسی کی ضد سے یہ کام کیا جاتا تھا - انتہی - یہ بیان مین نے کتاب حیات طیبہ سے طول دیکر بطور انتخاب نقل کیا ہے اور اسکے نقل کرنے سے میری غرض یہی ہے کہ جو لوگ رجماً بالغیب بقول شخصے نہ دیدم نہ شنیدم از برائے خدا گواہی دادم - بلا تحقیق تکفیر کا بازار گرم کر رہے ہین اور فتوے لکھ لکھکر عوام الناس کو اسکی دعوت کر رہے ہین اور کہتے ہین کہ جو اس مین شک کرے یا تکفیر کرنے مین متردد ہو سو وہ بھی کافر ہے - سو وہ لوگ کیا اُن سے کم ہین جو ہم زمانہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور فرط جہالت و شرارت سے کہتے تھے کہ اسمٰعیل جس چیز کو حلال کہے ہم اس کو حرام کہینگے اور حرام کہے تو ہم حلال کہینگے کیا یہ لوگ کچھ چبا کرتے ہین نہین بلکہ اپنی عاقبت کی خرابی کر لیتے ہین وہ تو ان کے ہمعصر تھے جو محض تعصب اور نفسانیت سے اسکے جانی دشمن بنے تھے اور ان پر جھوٹی تہمتین جماتے اور بہتان لگاتے تھے اور یہ لوگ انہین کی تابعداری کرکر انکے قدم بقدم اور دم بدم ہو رہے ہین کچھ بھی نہین سوچتے کہ اسکا انجام کیا ہوگا - ہم یہان مومن آل فرعون کا قول نقل کرکر ان سے بطریق تنزل پوچھتے ہین قال اللہ تعالے وقال رجل مؤمن من

آل فرعون یکتم ایمانه اتقتلون رجلا ان یقول ربی الله وقد جاءکم بالبینات من ربکم وان یک کاذبا فعلیه

کذبه وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان الله لا یهدی من هو مسرف کذاب - یعنی جب فرعون

لعین نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالنے کا منصوبہ اپنا بنایا تو ایک شخص با ایمان جو فرعون کے لوگون مین سے اپنا ایمان چھپاتا تھا اُسوقت کہنے لگا کیا تم مار ڈالوگے ایک ایسے شخص کو صرف اتنی بات کے کہنے پر کہ میرا پروردگار اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے پاس ظاہر ظاہر دلیلین (اپنی پیغمبری کی صداقت کی) لے آیا ہے تمہارے رب کی طرف سے بالفرض اگر وہ جھوٹا بھی ہو تو اسکا جھوٹ اُسی پر ہوگا (اور تم کو اس سے کچھ ضرر نہ ہوگا) اور اگر وہ سچا ہوگا تو تم کو اُس عذاب مین سے تھوڑا جو تمہین وہ ڈراتا ہے ضرور پہنچیگا (عذاب دنیا) بیشک اللہ حد سے بڑھ جانے والے (ظالم) بڑے جھوٹے کو کبھی راہ نہین دیتا - بھلا وہ بھی اگر کاذب تھے جیسے تم ان کو سمجھ رہے ہو (بفرض احتمال نہ بیقین) تو ان کے بد کہنے مین تم کو کیا فائدہ ہو گیا اور اگر وہ سچے ہون حالانکہ (قرائن صدق موجود ہین) تو

تمہارے ان کو کافر کہنے کا وبال کس پر ہوگا۔ کافر کہنے والے ہی بضرور یہ لقب آپ لینگے اور احکم الحاکمین کو بروز جزا کیا جواب دینگے۔

قل ارءیتم ان کان من عند اللہ ثم کفرتم بہ من اضل ممن ھو فی شقاق بعید اے پیغمبر آپ منکروں سے پوچھو بھلا اگر قرآن مجید اللہ کے ہاں کا سچا کلام ہو پھر بھی تم اس سے منکر ہو تو کون اس سے بڑھکر گمراہ ہوگا جو ضد کے مارے حق سے دور پڑا ہے۔ پس جسکو ایمان پیارا ہو اور کفر اور وعید کفر سے ڈرتا ہو کیا وہ ایسے بڑے عالم فاضل اور ولی کامل اور شہید فی سبیل اللہ کو گمراہ اور کافر جانے گا۔ کیا تم دین کو زیادہ سمجھے ہو یا وہ اتنا بڑا عالم۔ اسقدر بطور خیر خواہی مسلمین لکھا گیا کہ ایسے طوفان بے تمیزی مین اپنا ایمان سنبھالین مبادا کسی بزرگ کے برا کہنے جاننے سے ایمان برباد اور خاتمہ برا نہ ہو جاوے سہ ہمارا کام کہدینا ہے یارو + پھر آگے چاہو تم مانو نہ مانو۔ اب سنیئے کہ کسی احتمال کفر پر بھی کسی مسلم کے حق مین کفر کا فتویٰ نہین دیا جانا چاہئے ایک عالم متبحر تو[1] لولا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمومنات بانفسہم خیرا الآیۃ خصوصاً۔ پس حتے الامکان علما کے کلام مین گو اپنی سمجھ مین نہ آوے حسن ظن اور تاویل نیک کا لحاظ ضرور ہو یا سکوت اس حد اعتدال سے تجاوز کر کر صاحب سیف المسلول اپنے ظلم وستم کے پیارے شہید پر تلوار چلاتے ہین کہتے ہین۔ جسکو اللہ تعالے نے فہم اور انصاف دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر وتعظیم ومحبت واخلاص کو اسکے دل مین جگہ دی ہے اور وہ گستاخیون سے بیزار ہے جیسے کہ تقویۃ الایمان مین ہے کہ اکہوا خاکہ جسکا بطور تواضع فرمانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا علما معتبرین ذکر کرتے ہین (الی قولہ) ملا اسمٰعیل دہلوی نے دلیل اسبات کی ٹھیرالیا کہ انبیاء علیہم السلام سب انسان ہین اور بندے عاجز اور ہمارے بہائی ہین اور ان کی تعظیم بڑے بہائی کیسی کیجئے الخ۔ اقول اس فہم وانصاف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر ومحبت وخلوص کا موازنہ ومقابلہ اس مقام پر کیا جاتا ہے بغور وتامل دیکھنا چاہیئے کہ کس انداز پر ہے اولاً یہ کہ عبادت اللہ کی کرو اور بزرگی اپنے بہائی کی کرو کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اور مقصود تقویۃ الایمان کے مصنف کا اس کتاب مین یہی ہے کہ عبادت جتنی قسم کی ہے ساری اللہ تعالےٰ ہی کو ہونی چاہیئے نہ غیر کو اس پر اس حدیث کو ذکر کیا کہ جس مین یہ بیان ہے کہ سجدہ اللہ ہی کو کرنا چاہیئے نہ کسی اور کو بھی اس مین انبیا کو اپنے بہائی کہنے کا کوئی موقع نہین ہے مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کو تمہارا بہائی کر کے فرمایا اور ویسا ہی قرآن مجید مین پیغمبرون کو ان ان کی قوم کے بہائی کر کے فرمایا ہے اس [illegible] سے کہ جنس بشر سے ہین اور لفظ بہائی کا تو عام اپنے سارے افراد کو شامل تہا جیسا لفظ بشر۔ اور انبیا کو تو بلحاظ ان کے مرتبہ کے بزرگی اور بڑائی چاہیئے اسی لیئے ہر ہر نبی کو ان ان کی قوم کے بڑے بہائی کہا جاویگا کہ وہ اپنی قوم کے سارے لوگون سے بڑے مرتبہ والے ہین پھر بمصداق تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض منہم من کلم اللہ ورفع بعضہم درجات الآیۃ کے ہر ہر کے مرتبہ کے مطابق ان کی بزرگی (جو اللہ صاحب نے ان کو خاص کر دی ہے) انکے لیئے ثابت پھر ان سارے پیغمبرون کے بڑے بہائی ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہ جن سے اوپر کسی کا درجہ نہین ہے سہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ پس اس صورت مین یہ معنی ہوئے کہ انبیاء واولیا اپنے اپنے مراتب کے موافق ہمارے بہائیون مین یعنی جنس بنی آدم مین بڑے بہائی ہین یعنی آدمیون مین بڑے درجے والے ہین اور ان سب کے بڑے یعنی آدمیون مین سب سے بلند مرتبہ والے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین فہم وانصاف

---

[1] جب تم نے وہ غلط بات حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے کی سنی تو کیون مسلمانون نے اپنے آپسمین نیک گمان نہین کیا ۱۲

دیکھو یہ کہنا بہ نسبت ساری آدمیون کے علی العموم ہو یا مصنف اپنے ساتھ کے خاص کر بڑے بھائی کے برابر کہتا ہو معاذ اللہ
جب آدمی پر کسی کی دشمنی غالب آجاتی ہے تو اپنا کینہ کس کس خبیث اور پلید طور سے نکالنا چاہتا ہو قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ
چنانچہ یہ عبارت تقویۃ الایمان کی خود ہی نقل کئے ہین یعنی انسان سب آپسمین بھائی ہین جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی
بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے (نہ خدا کی سی) اور مالک سبکا اللہ ہو بندگی اسی کو چاہئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا و انبیا و امام
امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہین وہ سب انسان ہی ہین الخ اس عبارت کا صاف یہی مطلب ہو جو پہنے
لکھا ہو جس سے سارے بڑے آدمیون کی بڑائی اور سب سے زیادہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑائی اور بزرگی نکلتی ہو لیکن
یہ توحید کے دشمن اور شرک پسند طبیعتین ہین کہ جنکے علاج سے ہم عاجز ہین لکل داء دواء یستطب بہ +
الا الحماقۃ اعیت من یداویھا + بھلا جب ایک گنوار ان پڑھا بھی اتنا سمجھ سکتا ہے کہ آدمیون مین بزرگی کے درجے ہین کیا
عالم نہ سمجھے گا یہ کیسے گندے مغز کے ہین کہ ہر ہر لفظ مصنف تقویۃ الایمان کا علو شان و مرتبہ حضرات انبیا و اولیا کا خصوصًا سید المرسلین
خاتم النبیین کا بتلا رہا ہے لیکن حجاب بغض و عناد کو کیا کیا چاہئے ان کی بعینہ وہی مثال ہو جو یہود نے خیرات کی فضیلت و اقرضوا
اللہ الآیۃ دنحوہا سنکر بغرض عناد کہا ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء اور اپنی تنگی دیکھ کر کہا ید اللہ مغلولۃ اور کفار کا اعتراض
ماذا اراد اللہ بھذا مثلا اور تعصب سے کہا ما انزل اللہ علی بشر من شیئ الآیۃ یا اصل مطلب سیاق و سباق کلام پر نظر نکر کر
بنا یا اور لا تقربوا الصلوٰۃ کو پکڑ لیا و انتم سکٰرٰی کو چھوڑ دیا۔ اور اس بنا فاسد پر یعنی اس خیال خام بد انجام پر کہ وہ سرورکائنات
کو اپنے بڑے بھائی کے برابر سمجھتے ہین ان کو کافر بنایا اور اپنے تہمتین جاتین کہ وہ انبیا و اولیا کی تعظیم اپنے بڑے بھائی کی سی ٹہیرائے
زیادہ اس سے منع ہو اس سے سارے حقوق تعظیم و خصائص تکریم جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے خاص ہین وہ بھی فوت
ہوگئے یہ نہین سمجھا کہ ان کی عبارت کا مطلب تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (بعد از خدا) بدرجہ کمال ثابت کرتا ہو پھر آپکے سارے
حقوق و خوائص کے وہ قایل باحسن وجوہ ہین اور ان کو کامل محبت محبوب رب العالمین کی تہی جس مین وہ اپنی جان نثار کرتے کیون
اندھے بھٹکتے ہو ذرا ادہر آنکھین کھولکر ان کی خاص تصنیفین منصب امامت و صراط مستقیم وغیرہا دیکھو۔ حیات طیبہ سے
کچھ تھوڑا لکھتا ہون جو کوئی ہدایت کا طالب ہو اچھی طرح دیکھکر سمجھلے و گرنہ اندھا بہرا مسلوب العقل اپنا سر کھا دے۔ چوتھی کتاب
منصب امامت ہو یہ ایک سو چودہ صفحہ کا رسالہ نہایت لاجواب اور اعلے درجہ کا لکھا گیا ہے یہ ایسی ضروری کتاب ہو جس سے
حقیقت نبوت حقیقت امامت اور ولایت کی اصلی حالت معلوم ہو جاتی ہو وہ لوگ جو نبوت و امامت و ولایت کو گڈمڈ کرنے
کے عادی ہین اس رسالے سے سمجھ سکتے ہین کہ انبیا علیہم السلام کے کیا کیا مدارج ہین اور کن کن اعلی صفات مین خداوند تعالی نے
انہین افضل اور ممتاز اپنے جمیع مخلوق سے بنایا ہو۔ وہ غیر خوش آئندہ اور ناروا الزام جو پیارے شہید کی بابرکت ذات پر

---

۵۱ اللہ کو قرض دو یہ حکم سنکر کہا اللہ تو محتاج ہوگیا اور ہم تونگر ہین اور قحط سالی مین کہا ۵۲ اللہ کا ہاتہ باندھا گیا ہو۔ مکڑی مکھی مچھر
کی مثالین دیگئی ہین سنکر کہا ۵۳ اللہ کا کیا ارادہ ہوا ہو ایسی مثال سے اور ذلیل سے عاجز ہو کر کہا کہ ۵۴ اللہ نے کسی آدمی پر کوئی کلام
نہین اتارا اسی طرح لوگ دشمنی سے بات بدل دیتے ہین ۱۲ ۵۵ ہر دوا ہو مرض کی ہو لیکن دوا + حماقت کی کوئی کہین بھی نہین ۱۲

مفسدین دین اسلام نے قایم کیے ہین کہ یہ انبیا کی کچھ حقیقت نہین سمجھتا اور انہین اپنی طرح ایک آدمی کہتا ہے اس رسالہ سے سب کے دندان شکن جواب ملسکتے ہین بشرطیکہ معترض ہاتھ مین لیکے اس بیش بہا رسالہ کو دیکھین اور سمجھین کہ جس جلیل القدر شخص کی نسبت ہم بے بنیاد بہتان جوڑتے ہین اسکی مرتفع ذات اس سے بہت دور ہو اس مین شک نہین کہ نبوت و خلافت و امامت وغیرہا کی حقیقت جہلا کبھی نہین جان سکتے وہی نفوس جانتے ہین جنہین خداوند تعالیٰ اپنی ودیعت سونپتا ہو جاہل کٹ ملا کیا جانین کہ حقیقت نبوت کیا ہے ان کا اعتراض کرنا سراسر نادانی اور کج فہمی ہو ہم رسالہ منصب امامت پر خود کوئی رائے قایم کرنے کی ضرورت نہین سمجھتے جب کتاب ہماری آنکھون کے سامنے موجود ہے پھر ضرورت کیا ہو کہ ہم اٹکل پچو رائے زنی کرین جس سے خصم کی ہرگز کامل تشفی نہ ہو۔ مناسب ہے کہ بعض مقام ہم منصب امامت کے نقل کرکے اسبات کا انصاف کہ انبیا علیہم السلام کی نسبت مولنا شہید کا کیا خیال تھا ناظرین پر چھوڑتے ہین اور انہین بیجا اور نامعقول اعتراضون اور پیارے شہید کے روشن عقاید مین جو وہ معصومین کی نسبت رکھتا تھا حَکَم بناتے ہین اُمید ہو کہ آئندہ سے پھر کوئی ایسی نابکار اور دور از عقل نکتہ چینیان کرنیکی جرأت نہ کریگا۔ ماخوذ از رسالہ **منصب امامت** ۔ در بیان حقیقت ولایت۔ باید دانستہ کہ انبیا علیہم السلام را در معاملات روحانی و کمالات انسانی بہ نسبت عموم ناس اعتبارے باشد کہ از حضرت رب الارباب قابل خطاب اند و حامل کتاب۔ باشارات غیبی مامور اند و بشارات لاریبی مسرور پرورش یافتہ بستان تکریم اند و تربیت یافتہ و بستان تعلیم۔ سربلندان مجالس تعظیم اند و دانشمندان مجالس تفہیم مخزن اسرار احکام اند و مورد انوار الہام۔ منور بنور بوارق ملکوت اند و مؤید بظہور خوارق ناسوت بنور ایقان و حکمت معمور اند و در بحر اجتناب و خشیت مغمور۔ بکمال محبت و موالات موصوف اند۔ و بادراک لذت مناجات مشغوف در مقام حب فی اللہ راسخ القدم و در معرکہ بغض فی اللہ صاحب علم۔ در ابواب خضوع بغایت ہوشیار اند و در آداب خشوع نہایت تجربہ کار۔ در شدت خوف و رجا بسان سیماب در اضطراب اند۔ و بقوت محو و فنا مثل شبنم در آفتاب در تعظیم رب کریم بغایت مؤدب اند و در معاملہ رضا و تسلیم نہایت مہذب۔ و در تبتل و تجرید چست و چالاک اند۔ و در توکل و تفرید مطہر و پاک۔ در قطع علائق نفسانی بیباک اند و در قمع وساوس شیطانی سفاک۔ بر طہارت فطرت مجبول اند و در عبادت رب العزت مشغول۔ آتش محبت حق در دل افروختہ اند و غیر حق را سر بسر سوختہ۔ در زہد و قناعت بے بدل اند و در صبر و استقامت ضرب المثل۔ (الی قولہ) ہمین است مقصود از ولایت درین مقام۔ ازہمین بیان واضح گشت کہ مرتبہ ولایت را سہ شعبہ است اول معاملات صادقہ مثل الہام و تعلیم و تفہیم غیبی و حکمت دوم مقامات کاملہ مثل محبت و خشیت و توکل و رضا و تسلیم و استقامت و زہد و قناعت و صبر و تفرید و تجرید سوم اخلاق فاضلہ مثل علو ہمت و وفور شفقت و حلم و حیا و محبت و وفا و صدق و صفا و سخاوت و شجاعت و امثال ذلک پس گویا منصب ولایت را ازین سہ شعبہ مرکب توان گفت ہرچند این ولایت جمیع خواص عباد اللہ را حاصل

میشود چنانچہ کریمہ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون الذین امنوا وکانوا یتقون بران دلالت میدارد ولیکن ولایت این کبار رنگے دیگر میدارد و بیانش اینکہ حق جل و علا دو کمال بس عظیم از خزانہ خاص خود بایشان عطا مے فرماید و آن ہر دو را در تمامی کمالات مذکورہ جاری و ساری مینماید پس ہر کمال ایشان برنگے دیگر برآید ممتاز از کمالات اولیاء دیگر۔ اول عبودیت است و ثانی عصمت (الی اخر ما قال و اطال رحمۃ اللہ علیہ ثم رحمۃ اللہ علیہ بعنوانہ و النوال)

اس فاضلانہ تحریر کے دیکھنے کے بعد کون شبہ کر سکتا ہے کہ جو کچھ مخالفت سے مولنا شہید کی نسبت لکھا گیا ہے وہ کس قدر ناروا اور
بیجا ہے۔ کذا فی الحیاۃ الطیبۃ۔ کسی نے کہا ہے ؎ چھینا گیا ہے نور یہاں آفتاب کا + یا کور باطنوں کی نظر میں نہیں ہے نور
نہ یہ صبح کا وقت ہے روشن ہے آفتاب + نہ ابر ہے کہ ہے اس میں کچھ قصور + لیکن بصر نہیں ہے کہ آوے انہیں نظر +
اس ہی سبب پڑے ہیں وہ اس روشنی سے دور + ان دشمنوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ باینہمہ گو کلام محتمل بھی ہو بھلا نیک تاویل اور
اچھے معنی بتھانے میں تمہارا کیا نقصان تھا جیسا کہ اس پیشوائے دین کے تابعین تقویۃ الایمان کو سمجھتے اور نیک معنی سمجھتے ہیں۔
حالانکہ وہی معنی مراد ہیں پھر تم دشمنوں کے اعتراض (چشم بد اندیش کہ برکندہ باد + عیب نماید ہنرش در نظر) کی طرف کون عاقل
التفات بھی کریگا۔ تقویۃ الایمان تو خلاصہ کتاب و سنت کا ہے اور اس میں قرآن و حدیث کے سوا کچھ نہیں ہے توحید کی خوبی
شرک کی برائی کا بیان اس میں ہے سو تم شرک پسندوں کے پسند خاطر نہ ہو تو تم نے اپنا ایمان کھونیکے علاوہ ایک انبوہ خلق کے گمراہ
کرنے کا وبال تا بقیامت اپنے سر لیا فَمَآ اَصۡبَرَهُمۡ عَلَى النَّارِ اور شیوہ شنیعہ کفار نابکار کا دین حق کے مٹانیکو یہ اختیار کیا
جیسا اللہ صاحب نے فرمایا وقال الذین کفروا لا تسمعوا لهذا القران والغوا فيه لعلكم تغلبون فلنذيقن الذين كفروا
عذابا شديدا ولنجزينهم اسوا الذي كانوا يعملون ذلك جزاء اعداء الله النار الایۃ تم نے یہ کمال کیا کہ اہلام کے پردہ میں آیات بینات کا سا مطلب
اپنی تاویل و تسویل سے آیتوں ہی کے ساتھ کر کر باطل کو حق اور حق کو باطل بنا کے اصل دین کو بھلا دیا ولا تحسبن الله غافلا
عما يعمل الظلمون پس تقویۃ الایمان کی اس عبارت کا مطلب بعینہ ایسا ہے جیسا کسی بزرگ نے فرمایا محمد بشر لا کالبشار کما
ان الیاقوت حجر لا کالحجار اور اسی کسی نے کہا محمد اخ لا کالاخوان کما ان العرش عین لا کالاعیان یعنی محمد
صلے اللہ علیہ وسلم آدمی ہیں نہ جیسے دوسرے آدمیں جیسا یاقوت بھی ایک پتھر ہے نہ جیسے اور پتھر محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھائی ہیں
اور جیسے بھائی جیسا کہ عرش عظیم ایک مخلوق ہے نہ جیسے دیگر مخلوقات و امثال ذلک اس سے مراد قائل کی یہی ہے کہ آپ آدمیوں
میں سب سے بڑھکر درجہ ہے تاہم آپ خدائی کے درجہ میں نہیں ہیں کہ جو لائق عبادت وہی ہے سبحانہ وتعالی عما یشرکون
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین دوسرا اعتراض اسی تقویۃ الایمان میں ہے ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ تعالی
کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے جواب آگے انہوں نے بھائی کے لفظ پر جو قرآن و حدیث میں آیا ہے بے سمجھے بوجھے
جو کچھ لکھنا تھا لکھا اب اسی پر بنا کر کہتے ہیں اسمیں بڑے سے مراد انبیاء اولیاء و شہداء لیے ہیں کہ چمار سے بھی ذلیل ہیں غیرہ
اول تو مدعی کی مراد یہی ہے کہ لفظ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا سے) کہنا غیر مسلم ہے کیونکہ وہ عام لفظ ہے اپنے ہر ہر فرد کو شامل
جیسا عرش عظیم و ماسوی ذلک من مخلوق عظیم سب کے لیے ہو سکتا ہے دوسرا خدا کی شان کے آگے کے لفظ سے اعتراض کی گنجائش

ـــہ صراط مستقیم اذکار و اشغال صوفیہ کرام میں آپ کی ہے جو دیکھکر عمدہ اس کو کام میں لاوے وہ جانے۔ اور ایضاح الحق
و تحقیق سنت و بدعت بھی آپ کی کتاب ہے (بہرہ و بزبان فارسی) جو عالم محقق اسکا مطالعہ کرے اور اندازہ کرے کہ وہ کیسا
علم خداداد تھا اور وہ بزرگ کیسے عالیشان جلیل القدر اور حد سے زیادہ فضل تھے رحمۃ اللہ علیہ۔ ـــہ کافروں نے کہا کہ اس قرآن کو مت سنو
اور اسمیں اپنی بکواس ملاؤ شاید تم غالب ہو جاؤ سو ہم ان منکروں کو سخت عذاب چکھائینگے اور ضرور انکو انکے بدتر کاموں کی سزا دینگے وہ بدلا دشمنان

کیا ہو گیا خدا کی شان کے روبرو کسیکی شان بہی ہو مالکم لا ترجون للہ وقارا یا خدا ئے عزوجل کی عزت وعظمت کے مقابلہ میں
کسی کی خواہ کوئی کیون نہ ہو عزت وعظمت بہی ہو اگر کسیکی ہو تو وہ دوسرا خدا ہوا بالضرور اور اگر کوئی ایسا سمجھے تو وہ اصل مشرک ہو وہ تو
خدائی کے معنی ہی نہین سمجہا چراغ پیش آفتاب پرتو ندارد دیکھنے سو آفتاب کی بزرگی سمجھی جاتی ہے کسرشان چراغ کی اس مین
نہین ہوتی خدا کی بزرگی کے سامنے کسی بزرگترین بزرگ کی بہی بزرگی نہین ہے کہنے سے انبیاؑ اولیا کا مرتبہ نہین گھٹ جاتا چار
تو گو حقیر پیشہ ہے لیکن آدمی ہی ہو جیسا تخت وتاج کا مالک آدمی جو بادشاہ کہلاتا ہو وہ بہی آدمی ہی ہو بلکہ اللہ کی شان کے
آگے عرش سے فرش تک جتنی مخلوق ہین سب کے سب کیا ایک ذرہ ناچیز کے برابر بہی رتبہ رکھتے ہین نہین نہین اسیواسطے بعض اولیاؑ
اللہ کا یہ قول ہو کہ اللہ اکبر نماز مین کہتے وقت اللہ کی بزرگی کے مقابلہ مین کل ماسوی اللہ کو از عرش تا فرش اونٹ کی مینگنی سے
بھی کمتر سمجھے شیخ سعدی علیہ الرحمۃ بوستان مین فرماتے ہین ؎ دل اندر صمد باید اے دوست بست ✦ کہ عاجز تر است از صنم ہر چہ ہست
بھلا بت کہ جس کی پوجا کی جاتی ہو اس سے بھی حقیر تر کوئی شے ہو۔ ہر چہ ہست کل ماسوی اللہ کو شامل ہو سارے ملائکہ اور سارے انبیاء
اولیاء وغیرہم سب اس مین داخل ہین ان سب کو ملا کر کہتے ہین کہ یہ سب کے سب بت سے بھی بڑھکر عاجز ہین پہر تم کو کیا ہو گیا سعدی
پر کیون بوم نہین مارتے کہ تم پر تو یہ بڑا ظلم سعدی کا ہوا کہ وہ سارے انبیاؑ اولیاء کو ایک مبغوض پتھر سے بہی زیادہ حقیر وعاجز بتاوے
خاک پڑے مشرکون کی سمجھ پر کہ وہ اللہ عزوعلا کی شان نہین سمجھتے اور اس کی شان کے آگے چون چرا کرتے ہین اگر تمہارا اسپر رونا ہے
کہ مرد موحد باللہ شہید فی سبیل اللہ نے چمار کا لفظ کیون لایا اس کو تو اس لفظ کے لانیسے کسرشان انبیاء اولیاء اور انکے ساتھ
گستاخی وبے ادبی منظور ہی تو اول سعدی علیہ الرحمۃ کو پکڑو کہ کیون آپنے سیاہ ملا کر بت سے بھی زیادہ عاجز ہین کہدیا انبیاؑ اولیاء
کا رتبہ نظر مین نہین رکھا اور ان کی جناب مین ایسی گستاخی کی کہ جس سے کفر لازم آوے پہر نظام الدین اولیاء وغیرہ کو پکڑ کر پوچھو
کہ کیون انہون نے انبیاء اولیاء کے ساتھ ایسی شوخی وگستاخی کی کہ سب کو بیشک شتر سے بہی کمتر کہا کہ جس سے آدمی بدتر کافر ہو جاتا
ہو۔ اور شیخ صوفیہ محی الدین ابن العربی فتوحات مکیہ مین فرماتے ہین نعتقد ان نبینا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نفسہ
مع ربہ عبد ذلیل خاشع اواہ منیب یعنی ہمارا عقیدہ یہ ہو کہ ہمارے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ذات مین (جو
اشرف واعلیٰ ذات ہی) اپنے رب کے ساتھ بندگی مین ذلیل باادب سوز ودرد والے رجوع لانیوالے انتہیٰ۔ پہر انکو پکڑ جکڑ کر خوب جہگڑو
کہ انہون نے سردار انبیا کا نام لیکر غلام ذلیل کہا ہو پہر اس سے بڑا کونسا کفر ہوگا۔ پہر بہی کیا تم کو کوئی منہ ہو نہ دین نہ ایمان اگر کچہ خلق سے

ل تم کو کیا ہو گیا کہ تم اللہ کی بزرگی کی امید بھی نہین کرتے یا اللہ کی عظمت کا تم کو ڈر نہین ۱۲ ؎۲ تقویۃ الایمان کے کسی محشی
نے یون لکھا ہے حاشیہ یعنی شان بادشاہی سے شان چمار کو جو لگاؤ ہے اللہ کی شان منزہ سے اتنا بہی کسی شان کو لگاؤ نہین
بدعتیون کے سردارون نے بہکایا کہ تقویۃ الایمان مین اچھون کو چمار سے بھی ذلیل بتایا معاذ اللہ اگر یہ بے ادب بے عقل اپنی
بلکہ اپنے بادشاہون کی بہی نسبت کسی نبی کو بھی ذلیل سمجھے بیشک کفر ہے خصوصاً ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم خاتم النبیین سید الاولین والآخرین کو جو سارے جہان سے بہتر سے بہتر ہین اور افسوس جیسے یہ اللہ کو نہین
سمجہتے کہ اس کے آگے سب سرنگون ہین اور ڈرتے ہین اور بندہ ہونا فخر گنتے ہین اسیطرح بزرگون کا بہی مرتبہ
نہ سمجھے ۱۲ منہ

بھی حیا ہو تو آئندہ ہوشیار ہو جاؤ کیونکہ چمار کا لفظ صنم سے بڑھکر نہین ہی اور شک سے چڑھکر نہین ہے۔ او بتصریح سرور عالم فخر
بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ذکر کرکے عبد ذلیل کہنے سے اوپر نہین ہے لیکن الجاہلون لاہل العلم اعداء ایضاً عظمت شأنا
وغایت عنک اشیاء آخر چل کرد کہتے ہین کہ آیت وللہ العزۃ[ہ] ولرسولہ وللمؤمنین سے اللہ تعالی کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مؤمنین
کو عزت دار فرمانا ثابت ہوا۔ جواب جاہلان باشد خموشی سے سوا کیا ایسے کندہ ناتراش منہ خراش یا خواہش نفس کو کوئی سمجھا بھی دے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور مؤمنین کی عزت وعظمت کا بجز تم جیسے جاہلون کے کوئی منکر بھی ہو سکتا ہی کہ تم اتنی بات بھی نہین
سمجھ سکتے کہ خدا کی شان کے آگے سے بدرگاہ لطف بزرگیش برد بزرگان نہادہ بزرگی زسر۔ لنا اعمالنا ولکم اعمالکم سلام
علیکم لا نبتغی الجاہلین تتمہ یہ کچھ مختصر خلاصہ ہی جو لکھا گیا جنکو تحقیق منظور ہو جوابات و دلائل کتب و رسائل مین زمانہ شہید سے لیکر
آجتک بہت سے لکھے گئے عربی اور فارسی اور ہندی زبانون مین اور لکھے جارہے ہین دیکھین اور تشفی حاصل کرین۔ اول تو وہ علم
غیب ذاتی جو صفت خداوندی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وسائر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام و اولیاء کرام کیلئے ثابت کرنیکے لیے
ادلہ متعدد پیش کیے جنکا ذکر اوپر گذرا کہ ان مین معجزات و کرامات کا ثبوت ہی جنمین نہ باختیار اور دوام و استمرار نہین ہے اور اسمین یہ کلکر
سمجھنا چاہیئے کہ وہ خدا تعالی کے دینے سے ان کو حاصل ہی اور یہ نہین سمجھا کہ صفت خاص خدائے تعالی کی بھی بندون کو دیجائے گی
اور لوازم الوہیت مین شرکت کیسی صحیح ہوگی اکثر ایسے بیخبر جو ایمان و اسلام کی حقیقت سے کوسون دور ہین اولیاء وعباد صالحین کو
اپنے مہمات و مشکلات مین دور دور سے پکارتے اور ان سے حاجتین مانگتے منتین مانتے ہین ان کو کوئی منع کرتا ہے اور کہتا ہے
کہ دعا و التجا اللہ تعالی سے ہونی چاہیئے جو ہر کسی کی پکار کو سنتا ہے اور دینے پر قادر ہی تو کہنے لگتے ہین کیا اللہ تعالی مین قدرت
نہین ہی کہ ہمارے حال سے ان بزرگون کو خبر کردے اور ان سے ہماری مرادین برلاوے سو یہ لوگ اپنی ناقص عقل سے حکم
خدا و رسول کو ٹالتے ہین ایسی سینہ زوری اور خود پسندی کی باتون کا ٹھکانا ہوگا تو سارے احکام شرعیہ بیکار ہو جاوینگے ایسون کے
جوابات بیش از بیش مدلل پیشتر ہی کتابون مین لکھے گئے ہین دیکھ لین۔ دوسرا تقویۃ الایمان کی عبارت پر اعتراض کہ بڑے
بھائی کیسی تعظیم انبیاء اولیاء کی کرنی کہتے ہین نہ زائد جسکا جواب اوپر لکھا گیا اور اس مین یہ بھی کہا ہو کہ آنحضرتؐ نے بھائی کا لفظ
ازراہ تواضع و انکسار فرمایا تھا بدستور بشر بھی اور صاحب تقویۃ الایمان نے اسکو اپنی دلیل بھائی کہنے کی اور بشر کہنے کی بنا
لی۔ سو یہ کہنا ان کا بالکل غباوت سے ہی یا عداوت و بغاوت سے ذرا آنکھین کھولکر دیکھو کہ حدیث شریف مین ہی اخاکم یعنی
اپنے تمہارے بھائی کی اسمین نہایت تواضع و انکسار تھا جس سے مساوات اور برابری سمجھی جاتی تھی بلا تفاوت مرتبہ جس کا اعتقاد باطل
اور کفر ہی کہ پیغمبر کو کوئی اپنے برابر سمجھ لیوے اس وہم کے دفع کرنیکو صاحب فراست و تمیز نے بڑے کا لفظ بڑھا کر کہا جسکا
یہ معنی ہوتا ہے کہ آدمیون مین سب سے بڑے اور وہ بڑائی رسالت ہی جیسا فرمایا انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ یعنی مین تو ایک
آدمی ہون تم جیسا وحی کیجاتی ہی میری طرف یعنی بشریت مین مین بھی بشر ہون لیکن مرتبہ اور فضیلت مین مین تم سے سب سے
بڑھکر ہون وہ مرتبہ پیغمبری ہی نہ اسکے یہ معنی ہین کہ مین آدمی نہین ہون اور نہ یہ معنی ہین کہ پیغمبر کے برابر مرتبہ مین کوئی دوسرا
آدمی بھی ہے ہر دو اعتقاد باطل اور کفر ہین پس جسکا یہ عقیدہ ہو کہ پیغمبر جنس بشر و بنی آدم سے نہین ہین یا ان مین خدائی اثر بھی

[ہ] فللشفا سے لکھا ہے سو غلط ہی ۱۲

یا خدا کے جیسے صفات ان مین ثابت کرے تو وہ کافر و مشرک ہی۔ اسیواسطے صاحب تقویۃ الایمان نے فرمایا اور مالک سبحٰنہ
اللہ ہے بندگی اُسی کو چاہیے۔ یعنی انبیا اولیا کی تعظیم خدا کی تعظیم جیسی جسکو عبادت کہتے ہین کرنی نہین چاہیے لیکن مشرکون کا
اعتقاد اور عمل اسکے برخلاف ہے انہون نے محبت اور تعظیم کے معنی یہی سمجھ رکھے ہین کہ بزرگون کو خدا سے عزوجل کے برابر
بنا دین جب ان کو کوئی فرق بتا دین اور ویسے شرک آمیز عقیدون سے مانع ہون تو ان کو بد اعتقاد اور بزرگون کے منکر
اور وہابی[۱] نجدی کافر گمراہ طرح طرح کے برے القاب سے یاد کرتے ہین اور اصل مطلب کو انکے چھوڑ کر ان کی باتون کے معنی پھیر لگر
ان پر تہمتین جماتے ہین جن برے اوصاف سے وہ پاک اور نہایت دور ہین فما لھؤلاء[۲] القوم لایکادون یفقھون حدیثا
اور اسی سیف پرحیف کے ضمیمہ مین دوسرے انکے معاون نے یہ لکھا ہے کہ تقویۃ الایمان پر جو حقیقتاً تقویۃ لایمان اسکا ایمان ہو یہی اسکا
ایمان سلامت نہ رکھنے کو بس تھا جیساکہ فقیر کے رسالۃ الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہا کے مطالعہ سے ظاہر ہے اذا کان[۳] الغراب دلیل قوم
سیہدیھم طریق الھالکینا والعیاذ باللہ تعالیٰ انتہی جواب یہ دین و ایمان کے دشمن شرک کو کہ جسکے مٹانے کیلئے سارے
پیغمبر آئے اور کتابین نازل ہوئین اپنا دین و ایمان سمجھتے ہین اور توحید جناب باریتعالیٰ کو کفر جانتے ہین چنانچہ ان کی تقریر و تحریر سے
ظاہر ہے افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السمٰوٰت والارض الایۃ ترجمہ کیا اللہ کے دین کو چھوڑکر اور دین لینا چاہتے
ہین۔ حالانکہ آسمانون اور زمین کے سارے لوگ اسی کے فرمانبردار ہین تقویۃ الایمان کا حال اسکے دیکھنے والون کو خوب معلوم ہے کہ اس مین کیا ہی پھر اسکے
دشمن بنا وما نقموا منھم الا ان یؤمنوا باللہ العزیز الحمید الایۃ کے مصداق بنا ہو نا اور کچھ ترجمہ اور انہون نے انسے جو کینہ رکھا تو اسی سبب سے کہ وہ ایمان لائے
اور تعریف والے پر یقین لائے۔ خدا کی پناہ یہ بھی ایک بیہودہ شعر عربی کا انہین گمراہون اور مخلوق اللہ کے گمراہ کرنے والون کے حق مین
ہی صادق آتا ہے نہ سچے خدا و رسول کے تابعدارون پر چنانچہ خاصکر اس بدنصیب اور اسکے امثال کیلئے اسکے جواب مین
مین نے یہ شعر لکھا ہی اور ان کو یہ نیا تحفہ دیا ہی جسکا شکریہ انکے ذمہ ہے وہ یہ ہی اذا کان[۴] المریل زعیم جمع
سیغویھم ویُردی الجمیعا کسے را کہ شیطان بود پیشوا + کجا باز گردد براہ خدا۔ سعدی علیہ الرحمۃ بھی آگے سے فرما گئے ہین اور
ویسون ہی کی صفت مین حق تعالیٰ نے یہ فرمایا الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرا واحلوا قومھم دار البوار جھنم
الآیہ ترجمہ کیا تم نے اے محمد ان کی طرف نہ دیکھا جنہون نے اللہ کے احسان کا بدلا ناشکری سے کیا اور اپنی جماعت کو ہلاکت کے گھر
جہنم مین اتارا۔ بس پوری ساری شیخی آپ کی اور آپکے اشیاع واتباع کی بروز قیامت احکم الحاکمین کے دربار مین معلوم ہو جاویگی

۵۱ وہابی نجدی کے برے معنی یہ لوگ بتاتے ہین حالانکہ وہ لفظ کوئی بدمعنی نہین ہے ہان اگر وہ لوگ برے ہونگے تو ان کی برائی انکے
ساتھ ہو ورنہ کہنے والے برے ہین ہندیون کو نجد سے کیا علاقہ اصل اہل سنت وجماعت کا یہ نام شہیر الیلب ہے ۵۲ سو ان لوگون کو کیا
ہو گیا کہ ایک بات بھی تو نہین سمجھ سکتے ۵۳ جب کوا کسی قوم کا راہنما ہو تو وہ ان کو رستہ ہلاک ہونے والون کا بتاویگا یہ کچھ
مصنف تقویۃ الایمان مولانا شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کو کہا ہے اس کوے کو اور شہید فی سبیل اللہ عارف باللہ ولی اللہ
کو نظر کر دیکھ مناسبت ہو چہ نسبت خاک را با عالم پاک سچ فرمایا اللہ صاحب نے ولو اتبع الحق اھواءھم لفسدت السمٰوٰت والارض ومن فیھن
الآیۃ یعنی اگر حق بھی ان کی خواہشون پر چلتا تو آسمان اور زمین اور انکے سارے لوگ سب تباہ ہو جاتے ۱۲ ۵۴ جب شیطان سرکش
کسی گروہ کا ذمہ وار ہو تو ضرور انہین گمراہ کریگا اور سبھون کو برباد کریگا ۱۲

خاطر جمع رکھیے. یا اپنی شرکیات وکفریات سے توبہ کرکر راہ نجات کی تلاش کیجیے واللہ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ
میرزا حیرت دہلوی اپنی کتاب حیات طیبہ مین کچھ توصیف تقویۃ الایمان کی لکھتے ہین **تقویۃ الایمان** ایک چھوٹا سا رسالہ عجب وعجیب
پیرایے مین لکھا گیا ہی وہ باتین جو اسوقت مسلمانون مین رائج تھین اور جس سے اسلام کھچڑی ہورہا تھا انہین اسطرح علیحدہ
کرکے دکھا دیا اور قرآن وحدیث سے اسکی ایسی تردید کی کہ ہوا کا رخ ادھر سے ادھر پھر گیا (الی ان قال) اگر تقویۃ الایمان نہ ہوتی تو جو اصلاح
مسلمانون کی معاشرانہ زندگی مین ہوئی ہی کبھی نہ ہوتی اور خبر نہین مسلمانون پر کتنی آفتین نازل ہوتین اور کیا کیا غضب الٰہی انپر
اترتا جو کچھ روشنی اسوقت ہندوستان مین دکھائی دیتی ہے اور جس سے اسلام اسلام معلوم ہوتا ہے سب اسی کتاب کا صدقہ
ہے ابتک اسکی اشاعت چالیس پچاس لاکھ کے قریب ہوچکی ہے اور دن بدن ہوتی جائے گی یہان سے اسکی مقبولیت کا پورا
پورا اندازہ ہوسکتا ہے (الی ان قال) اسیطرح پیغمبر آخرالزمان کے مثل پیدا کرنے کی اسمین قدرت باقی ہو مگر عادت نہین ہی جب
اسنے نبوت کا خاتمہ ایک مقدس معصوم نفس پر کردیا اب اسے ضرورت نہ رہی کہ پھر بھی ایک اور نبی اپنے وعدہ کے خلاف ایسا
پیدا کرے اسصورت مین یہ سمجھنا کہ اس مین مثیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے کی قوت نہین ہی صریح کفر مین پڑنا ہی یہی مراد مولٰنا ممدوح
کی ہے جسپر سخت رد و قدح کی گئی یہانتک کہ بعض کوتاہ اندیش دور از اسلام ملاون نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگا دیا اسپر بھی ہمین کچھ
افسوس اور استعجاب نہ کرنا چاہیے جہان خدا کو نہ بخشا اور اسکی بیوی اور بیٹا ٹھیرا دیا جہان نبی پر فریبی اور جادوگر ہونیکا الزام قایم کیا
گیا جہان صحابہ کبار کو غاصب ٹھیرایا گیا جہان علماء اسلام مثلاً امام غزالی اور علماء پر فتویٰ کفر لگایا گیا وہان بچارے شہید کی کیا
اصل ہی (الی ان قال) اگر مسلمان اپنی اولاد کی بہتری چاہتے ہین اور انہین مشرک اور بدعتی بنانا نہین چاہتے تو انہین فرض ہی
کہ قرآن کے بعد وہ معصوم بچون کو تقویۃ الایمان پڑھا دین اگر اب انہون نے یہ طریقہ اختیار نہ کیا چند روز کے بعد زمانہ خود انہین
مجبور کریگا کہ وہ ایسا ہی کرین. انتہی ملخصاً. باقی جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی
اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی وغیرہم کے گرامی اسامی تامھای نامی جنکا تقویٰ اور دیانت قدیم سے گوش زد ہورہا ہے صاحب
سیف حقیف اور اسکے معاونین بازیف نے بدی بلکہ تکفیر و تضلیل اور توہین وتذلیل کے ساتھ ذکر کیے ہین اور سبب اسکا یہ بتایا
ہے کہ انہون نے معاذ اللہ حاشا وکلا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان عالی مین گستاخیان بے ادبیان کین آپکے علم کو
شیطان کے علم سے کمتر کہا وغیرہ وغیرہ سو اسبات کی تحقیق راقم کو ہنوز پوری نہین ملی اور نہ ان کا کلام جس سے یہ لوگ سوء ادب
خیال کرکر فتوے کفر کے دیے ہین ہماری نظر سے گذرا صرف ان مکفرین ہی کے ذریعے یہ معلوم ہوا سو بموجب حکم الٰہی یا ایہا
الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین
اے ایمان والو اگر کوئی بے حکم بدکار تمہارے پاس کچھ خبر لے آوے. تو تم خوب دریافت کرو مبادا ناواقفی سے لوگون کو آفت
مین ڈالوگے تو اپنے کیے پر پچھتانا پڑے گا اسپر تا آنکہ ہم کو بتحقیق اسکا علم نہ ہو کہ ان کا کہنا کیا تھا جسپر تکفیرین ہوئی ہین انکے
حق مین جزماً کچھ نہین لکھ سکتے اگر ان لوگون سے جیسا دعویٰ ان مدعیون کا ہے فی الواقع ایسی خطا بلکہ ذرا سی بے ادبی واقع
ہوئی ہو تو وہ ضرور کافر ہوے ساری عمر بھر کے اعمال نیک ان کے ضایع ہوے. وگرنہ یہ تہمت گران بے گناہون کی
تکفیر سے وبال ونکال مین پڑینگے حسن ظن تو یہ ہے کہ وہ بزرگان دین جیسا جتنا مرتبہ اپنے پیغمبر کا جانتے پہچانتے ہونگے

کو ہدایت کو جانتے ہونگے اور متعصبون نے بوجہ اپنے مخالفت اعتقاد کے انکا بعض کلام نہ سمجھکر یا بطور عناد و فساد
ذاتی نہایت کی بلکہ تکفیر کی ہو گی۔ جیسے یہ لوگ تقویۃ الایمان جیسی سلیس و روشن کتاب پر اعتراض قایم کر کر تکفیر کر چکے ہین غالباً
یہی گمان ہمارا ہے اور مفتیون نے جو فتوے دیے ہین سو مستفتیون کی صورت استفتا پر افترا ہین یا الکفر ملۃ واحدۃ
کے طریق پر و ربك اعلم بالمفسدین اگر ہمین انکے کلام سے اور انکے تحریری رسائل سے واقفیت ہونی جیسی تقویۃ الایمان
ہمارے ہاتھ مین ہے تو ہم بھی ان کی طرف سے جواب دیتے لہذا وہ آیندہ پر چھوڑ دیا گیا ان شاء اللہ المستعان وبہ الثقۃ و
علیہ التکلان وصلی اللہ وسلم وبارك علی سیدنا محمد خاتم النبیین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین و
اصحابہ المکرمین اجمعین وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین وانا المفتقر الی رحمۃ ربہ العظیم عبد الکریم عفا عنہ و عن والدیہ باحسانہ القدیم آمین

اگر تمہیں امن و امان چاہیے ایمان مین سے نامرادی ہین جہان کی سب مراد کا مسل	اور سلامت تو یہ اسلام کی بس ہو دولت کہ غربی مین یہان کی سب وہان کی عزت

ارمغان صاحبدلان دیباجہ تقویۃ الایمان نمونہ بالغ نظران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کا کہ ہم کو تو نے ہزارون نعمتین دین۔ اور اپنا سچا دین بتایا۔ اور سیدھی راہ چلائی۔ اور اصل توحید
سکھائی۔ اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مین بنایا۔ اور ان کی راہ سیکھنے کا شوق دیا اور ان کے
نائبون[۲] کی کہ جو ان کی راہ بتاتے ہین اور انکے طریقہ پر چلاتے ہین ان کی محبت دی۔ سو اے پروردگار ہمارے تو اپنے حبیب[۳]
پر اور اسکے آل و اصحاب پر اور اسکے سب نائبون پر ہزار ہزار درود اور سلام بھیج۔ اور اسکی پیروی کرنے والون کو رحمت کر
اور ہم کو ان مین شریک کر۔ اور ہم کو اسکی راہ پر جیتے اور موئے قایم رکھ۔ اور اسکی تابعون مین گن رکھ۔ آمین یا رب العالمین
اما بعد سنا چاہیے کہ آدمی سارے اللہ کے بندے ہین۔ اور بندے کا کام بندگی ہے۔ جو بندہ کہ بندگی نہ کرے وہ بندہ نہین[۴]
اور اصل بندگی ایمان کا درست کرنا ہے۔ کہ جسکے ایمان مین کچھ خلل ہے اسکی کوئی بندگی قبول نہین۔ اور جسکا ایمان سیدھا ہے اسکی
تھوڑی بندگی بھی بہت ہے۔ سو ہر آدمی کو چاہیے کہ ایمان کے درست کرنے مین بڑی کوشش کرے۔ اور اسکے حاصل کرنے کو
سب چیزون پر مقدم رکھے۔ اور اس زمانے مین دین کی بات مین لوگ کتنی راہین چلتے ہین۔ کوئی پہلون کی رسمون[۵] کو

۱ اسکے ہر ہر لفظ پر بغور و تامل و بہ نیک نیتی نظر کرین کہ کیسی شکر گذاری ہے اور کیسی محبت خدا اور رسول کی ہے ۲ فقہا و محدثین و اہل
تصوف ۱۲ ۳ یعنی مقبول بندہ نہین مردود ہے ۱۲ ۵ یعنی جو بے دلیل شرع رائج ہو یعنی قرآن و حدیث و اجماع و قیاس صحیح
مجتہدین کی سند سے نہ ہو سو شرع شریف مین حجت نہین پس لازم ہے کہ آدمی قرآن و حدیث جسطرح ہو سکے خوب حاصل
کرے اور علماء دیندار کی صحبت نہ چھوڑے حضرت نصیر الدین نے فرمایا کہ قول و فعل مشائخ کا حجت نہین۔ یعنی جسکو اولہ
اربعہ سے کوئی دلیل نہ ہووے یہ مضمون ایضاح الحق مصنف سے واضح ہے اور اصول فقہ سے ثابت ہے ۱۲

پکڑتے ہین کوئی قصے بزرگون کے دیکھتے ہین اور کوئی مولویون کی باتون کو جو انہون نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالی ہین سند پکڑتے ہین۔ اور کوئی اپنی عقل کو دخل دیتے ہین۔ اور ان سب سے بہتر راہ یہ ہی کہ اللہ و رسول کے کلام کو اصل رکھیے۔ اور اسیکی سند پکڑیے۔ اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دیجیے۔ اور جو قصہ بزرگون کا یا کلام مولویون کا اسکے موافق ہو سو قبول کیجیے۔ اور جو موافق نہ ہو اسکی سند نہ پکڑیے۔ اور جو رسم اسکے موافق نہ ہو اسکو چھوڑ دیجیے۔ اور جو یہ عوام الناس مین مشہور ہی کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہی۔ اسکو بڑا علم چاہیئے۔ ہم کو وہ طاقت کہان کہ ان کا کلام سمجھین۔ اور اس راہ پہ چلنا بڑے بزرگون کا کام ہے۔ سو ہماری کیا طاقت کہ اسکے موافق چلین۔ بلکہ ہم کو یہی باتین کفایت کرتی ہین۔ سو یہ بات بہت غلط ہے۔ اس واسطے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہی کہ قرآن مجید مین باتین بہت صاف صریح ہین۔ ان کا کچھ سمجھنا مشکل نہین۔ چنانچہ سورہ بقرہ مین فرمایا ہے ولقد انزلنا الیک ایت بینت وما یکفر بہا الا الفسقون اور بیشک اتارین ہم نے تیری طرف باتین کھلین۔ اور منکر اس سے وہی ہوتے ہین جو لوگ بے حکم ہین ف یعنی ان باتون کا سمجھنا کچھ مشکل نہین۔ بلکہ ان پر چلنا نفس پر مشکل ہے۔ اس واسطے کہ نفس کو حکم برداری کسی کی بری لگتی ہی۔ سو اسلیئے جو لوگ بے حکم ہین وہ ان سے انکار رکھتے ہین۔ اور اللہ و رسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہین چاہیئے۔ کہ پیغمبر تو نادانون کی راہ بتانے کو۔ اور جاہلون کے سمجھانے کو۔ اور بے علمون کے علم سکھانے کو آئے تھے چنانچہ اللہ تعالے نے سورہ جمعہ مین فرمایا ہے ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلو علیہم ایتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین وہ اللہ ایسا ہی کہ جس نے کھڑا کیا نادانون مین ایک رسول ان مین سے کہ پڑھتا ہے آگے ان کے آیتین اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہی ان کو کتاب اور عقل کی باتین اور بیشک تھے وہ پہلے سے گمراہی صریح مین ف یعنی اللہ کی بڑی نعمت ہی کہ اس نے ایسا رسول بھیجا کہ جس نے بیخبرون کو خبردار کیا اور ناپاکون کو پاک اور جاہلون کو عالم اور احمقون کو عقلمند اور راہ بھٹکتے ہوون کو سیدھی راہ پر سو جو کوئی یہ آیت سنکر پھر یہ کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عالمون کے کوئی سمجھ نہین سکتا اور ان کی راہ پر سوائے بزرگون کے کوئی چل نہین سکتا سو اس نے اس آیت کا انکار کیا اور اس نعمت کی قدر نہ سمجھی بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ جاہل لوگ ان کا کلام سمجھکر عالم ہو جاتے ہین اور گمراہ لوگ ان کی راہ پر چلکر بزرگ بنجاتے ہین اس بات کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک بڑا حکیم ہو اور ایک بہت بیمار پھر کوئی شخص اس بیمار سے کہے کہ فلانے حکیم کے پاس جا اور اسکا علاج کرا اور وہ بیمار یہ جواب دیوے کہ اسکے پاس جانا اور اس کا علاج

ابیات

پیام کبریا اکسیر جان ہے
ہین آیات خدا ایسی مفصل
شفا خلق و رحمت رہنما ہے

یہ دولت ہی زوال اسکو کہان ہی
کہ امی پڑھکے دانائے زمان ہی
دوا ہر درد کی اترا قرآن ہی
طبیب دین و دنیا وہ نبی ہے

حبیب حق پہ یہ نازل ہوا ہے
خردمندی و حکمت فہم اسمین
دے ہی شرک سے پرہیز لازم
کہ حاجتمند جسکا دو جہان ہے

اطاعت سے یہ سر حق عیان ہی
جسے سے چشم اسپر کب نہان ہے
فقط توحید و سنت مین امان ہی

کردانا بڑے بڑے تندرستون کا کام ہی جیسے کیونکر ہو سکے کہ مین سخت بیمار ہون سو وہ بیمار بڑا احمق ہو اور اس حکیم کی حکمت کا انکار رکھتا ہے اسواسطے کہ حکیم تو بیمارون ہی کے علاج کیواسطے ہی جو تندرستون ہی کا علاج کرے اور انہین کو اس کی دوا سے فائدہ ہو اور بیمارون کو کچھ فائدہ نہ ہو تو وہ حکیم کاہے کا غرض جو کوئی بہت جاہل ہے اسکو اللہ و رسول کے کلام سمجھنے مین زیادہ رغبت چاہیے اور جو بہت گنہگار ہو اس کو اللہ و رسول کی راہ چلنے مین زیادہ کوشش چاہیئے سو ہر خاص و عام کو چاہیئے کہ اللہ و رسول ہی کے کلام کو تحقیق کرین اور اسیکو سمجھین اور اسی پر چلین اور اسی کے موافق اپنے ایمان کو ٹھیک کرین سو سنا چاہیئے کہ ایمان کے دو جزو ہین خدا کو خدا جاننا اور رسول کو رسول سمجھنا سو خدا کو خدا سمجھنا اسطرح ہوتا ہی کہ اسکا شریک کسیکو نہ سمجھے اور رسول کو رسول سمجھنا اسطرح ہوتا ہی کہ اسکے سوائے کسی کی راہ نہ پکڑے اس پہلی بات کو توحید کہتے ہین اور اسکے خلاف کو شرک اور دوسری بات کو اتباع سنت کہتے ہین اور اسکے خلاف کو بدعت سو ہر کسیکو چاہیے کہ توحید اور اتباع سنت کو خوب پکڑے اور شرک و بدعت سے بہت بچے کہ یہ دو چیزین اصل ایمان مین خلل ڈالتی ہین اور باقی گناہ اِن سے پیچھے ہین کہ وہ اعمال مین خلل ڈالتے ہین اور چاہیئے کہ جو کوئی توحید اور اتباع سنت مین بڑا کامل ہو اور شرک و بدعت سے بہت دور ہو اور لوگون کو اس کی صحبت سے یہی بات حاصل ہوتی ہو اسی کو اپنا پیر و استاد سمجھے سو اسیلئے کئی آیتین و حدیثین کہ جن مین بیان توحید کا اور اتباع سنت کا ہی اور برائی شرک و بدعت کی ہے اس رسالہ مین جمع کین اور ان آیتون اور حدیثون کا ترجمہ اسکے حاصل معنی کا بیان زبان ہندی سلیس مین کر دیا تا کہ عوام و خواص اس سے فائدہ برابر لیوین جنکو اللہ توفیق دیوے وہ سیدہی راہ پر ہو جاوین اور بتانے والے کو وسیلہ نجات کا ہووے آمین یا اِلٰہ العالمین ﴿

---

۱ اسکو بہی دیکھ سمجھکر تحقیق کے درپے ہون وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا یعنی جو کوئی اس دنیا مین اندھا ہو (دل سے حق کی دریافت سے) سو وہ آخرت مین بہی اندھا ہوگا (نجات کی راہ نہ پاوے گا) اور بہت راہ بہولا ہوا (جنت و نعمت سے دور) ۱۲

استفتاء علماء دہلی و پنجاب در باب تقویۃ الایمان و نصیحۃ المسلمین

سوال علماء دین و فضلاء محققین موحدین سے یہ ہو کہ کتاب مسمی بتقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسمعیل صاحب کی اور کتاب نصیحۃ المسلمین مولوی خرم علی صاحب کی جس مین شرک کی برائی کا بیان ہو ان دونون کا کیا حال ہو آیا اُن پر عمل کرنا اور اُنکے موافق عقیدہ رکھنا ہدایت ہے یا گمراہی اور اُن کا مضمون موافق اہل سنت کے ہے یا نہین اور جو شخص کہ اُنکے مصنفون کو اور اُن پر عمل کرنے والون کو بسبب اس تصنیف کے اور عمل کے کافر اور گمراہ کہے اُس کا کیا حال ہے اور اُسکے پیچھے نماز درست ہو یا نہین۔ بینوا توجروا۔

جواب نصیحۃ المسلمین اس فقیر کی نظر سے نہین گذری اور نہ اُسکے مصنف کا حال تفصیلی معلوم ہے لیکن اگر اُس کتاب مین شرک کی برائی کا بیان ہے تو اُسکے اچھے ہونے مین کس کو کلام ہے اور تقویۃ الایمان کو نظر اجمال سے دیکھا ہو باعتبار اصول اور اصل مقصود کے بہت خوب ہے اور مولوی اسمعیل صاحب کو ایسا دیکھا کہ پھر کسی کو ایسا نہ دیکھا یہ شخص اُن مین سے ہو کہ جنکے حق مین حق سبحانہ تعالی نے فرمایا وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہ فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ پس جو اُن کو کافر اور گمراہ کہے وہ آپ گمراہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ جواب سلالۃ المحققین عمدۃ المدققین مولنا مفتی صدر الدین خانصاحب دہلوی سائل لکھتا ہو کہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسمعیل صاحب کی اور کتاب نصیحۃ المسلمین مولوی خرم علی صاحب کی جسمین شرک کی برائی کا بیان ہے الی آخرہ فقط

الجواب سب خاص و عام پر ظاہر ہے کہ شرک ایسی بری بلا ہے جسکے دفع اور مٹانے کو اور اُسکے مذمت کے بیان کو سب انبیاء اور رسول حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ تک علے نبینا و علیہم السلام بھیجے گئے اور سب صحیفے اور کتابین آسمانی اور فرامین رحمانی توریت سے لیکر فرقان تک اسی شرک کی برائی و مذمت کے بیان مین نازل ہوئے اور جو شخص زبان دان عربی واقف علوم دین ماہر قواعد اصول شرع متین اول سے آخر تک قرآن شریف کو غور سے تلاوت کرے اور اُسکے مضامین عالی پر اپنی فکر صحیح اور سلیم نظر خرچ کرے اس مطلب کو صراحۃً پاویگا کہ مراد و مقصود اور مہتم بالشان حضرت رب العالمین جل ذکرہ کا نزول قرآن سے یہی دفع شرک اور اظہار توحید اور اثبات وحدانیت اپنی ذات پاک کا ہے اور یہی خلاصہ مضمون سب اذکار اور سب ادیان حقہ اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا جسکو سب انبیاء اور اولیاء مقربین اور صوفیہ صافیہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نفی اور اثبات سے تعبیر و بیان فرماتے ہین باقی مضامین اثبات رسالت و احکام معاد و احکام عبادت و معاش وغیرہ مبادی اور وسائل

تحصیل اسی توحید ذاتی اور صفاتی حضرت رب العالمین کے ہین اور یہ توحید ذاتی اور صفاتی حضرت رب الارباب
کی بلافرق وتفاوت کے سب دینون مذہبون حقہ مین چلی آئی ہے کسی دین مین اس کا فسخ اور تبدیل نہین ہوا اور کلام
برکت التیام حضرت خیر الاولین والآخرین رسول رب العالمین کا جو چھ کتابون وغیرہ مین مندرج ہے جن کو صحاح ستہ
کہتے ہین وہ سب اسی شرک وبدعت کے دفع واظہار توحید ذاتی اور صفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول
اللہ مین باواز بلند ناطق ہے اور حضرت خلفائے راشدین اور سب صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علمار
مجتہدین اور محدثین صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین دفع شرک وبدعت اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی اور
اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین جس جس قدر سعی اور کوشش کر گئے ہین مطالعہ کتابون اُن کی
سے واضح اور لائح ہے شکر اللہ سعیہم اور متاخرین مثل امام غزالی اور امام رازی اور شیخ محی الدین عربی اور حضرت قطب
الاقطاب عبد القادر جیلانی اور حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ عبد الحق محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث اور
شاہ عبد العزیز شاہ رفیع الدین شاہ عبد القادر محققین علمار دہلی نے اسی دفع شرک وبدعت مین اور اثبات توحید ذاتی اور
صفاتی مین اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیائے سنت رسول اللہ مین طرح طرح سے مضمون رنگا رنگ بیان فرمائے ہین جنکو
کچھہ شک وشبہ ہو ان لوگون سابقین کی کتابین ملاحظہ کرین الغرض اس مضمون مین یعنے بیان مذمت وبرائی شرک و
بدعت اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی حضرت واجب الوجود فائض الجود اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ
مین وحی آسمانی اور کلام نبوی اور جماہیر اہل سنت وجماعت از سلف تا خلف متفق اور متحد ہین کسی کو اس مین مجال اختلاف
اور انحراف کا نہین کیونکہ یہ عین ایمان ہے اس کا خلاف دین وایمان کا خلاف ہے پھر اب غور کیا چاہیئے کہ جب
یہ امر مانند آفتاب کے واضح ہو گیا کہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسمٰعیل صاحب مغفور ومرحوم کی یا اور کوئی
رسالہ مولوی خرم علی وغیرہ کا جسمین دفع شرک اور بدعت اور اثبات توحید ذاتی وصفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیائے
سنت رسول اللہ کا بیان موافق قرآن مجید اور احادیث حمیدہ کے ہو وہ سراسر مطابق مذہب اہل سنت وجماعت
کے ہے اسپر عمل کرنا اور اسکے موافق عقیدہ رکھنا عین ہدایت ہے مخالف اسکا مخالف اہل سنت وجماعت کا ہے
جسنے تقویۃ الایمان اور رسالہ نصیحۃ المسلمین کو مطالعہ کیا اس مین اول سے آخر تک آیات قرآن اور صحاح احادیث
نبوی مندرج ہین اقرار اُن پر عین ایمان ہے اور انحراف اور اعراض اُن سے عین کفر ہے مولوی خرم علی اپنی تحریر رسالہ
مین وبیان مسائل مین اکثر تابع تحریر وتقریر مولٰنا صاحب کے ہین اور تحریر وتقریر مولٰنا صاحب کی تقویۃ الایمان مین مثل تحریر
وتقریر امام رازی مفسر تفسیر کبیر کے ہے اور مسائل اور احکام مندرجہ تقویۃ الایمان موافق کتب سلف اہل سنت کے ہین اور
جبکہ یہ مضمون اعلیٰ مقصود اعظم متفق علیہ جماعت انبیاء اور اولیاء اور علمار اولین وآخرین کا یعنی مضمون دفع شرک و
بدعت اور اثبات توحید ذاتی وصفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیائے سنت رسول اللہ اشرف مقاصد دینی قرار
پایا پھر غور کیا چاہیئے کہ جو کتاب محتوی اور حامل اس مضمون شریف کو ہے وہ کس مرتبہ کی اشرف اور لائق تعظیم
وتکریم ہوگی اور تقویۃ الایمان مین اول سے آخر تک یہی مضمون شریف مندرج ہے الحمد للہ شرافت اس

کتاب کی کس عالی درجہ مین علے الرغم مخالفان ثابت ہوگئی اب جو منکر اور مخالف ہو تقویۃ الایمان کا لازم آیا اُسپر انکار
اور خلاف مضمون شریف توحید ذاتی وصفاتی حضرت واجب الوجود کا اور جسپر لازم آیا یہ انکار وہ شامل ہوا اشد اور
اغلظ کفار اور منافقین مین پھر کیونکر ایسے بدعقیدہ کے پیچھے نماز اہل سنت کی درست ہوگی۔ ہان اگر وہ یون تقریر
کرے کہ مجھکو بعضے مسائل فرعیہ مندرجہ تقویۃ الایمان مین شک وشبہ ہے انشاء اللہ تعالی ہم اُسکے شک وشبہ کو
رفع کر دینگے تین برس پہلے اس سے فضل امام بدایونی نے دس شبہے تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم پر جو تصنیف
مولوی اسمعیل صاحب مغفور و مرحوم کے ہین لکھکر ایک رسالہ مقولات عشر نام مشہور کیا تھا سو اُسکے جواب اور دفع
شکوک مین ہم نے ایک کتاب نثر نام فارسی زبان مین لکھدی ہے جس صاحب کو شوق ہووے اُسکا مطالعہ
کرے واضح ہو کہ اب چند اوصاف اور محامد حضرت مولوی اسمعیل صاحب مرحوم مصنف اس کتاب کے ذکر کرتا ہون کہ
راقم الحروف نے حضرت ممدوح کو بخوبی دیکھا اور فیوض وبرکات زبانی اُن کی صحبت کے اور انوار ایمانی اُن کی مجالس وعظ
ونصیحت مین پائے اور ہزارون منکرین خدا تعالی اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے مقر اور ہزارون فاسقین دائم الخمر
اور زانی بدکار اُن کی صحبت کی برکات سے تائب اور پارسا ہوگئے حضرت مولانا حافظ قرآن مجید ضابط احادیث
رسول حمید حامی الحرمین الشریفین عالم ربانی عامل عارف معارف سبحانی باخبر غازی مجاہد فی سبیل اللہ مہاجر
فی محبۃ رسول اللہ قامع بنیان شرک وبدعت باعث احیاء سنت حامی دین وملت تھے کہ اپنی جان ومال عزت
وآبرو کو اس والا صفات نے محض محبت خدا اور رسول مین نثار کرکے رتبہ شہادت کبرے حاصل کیا اللہم
اوصلہ فی درجات رضوانک بفضلک ورحمتک نزدیک مجیب کے مولانا مرحوم مرتبہ اولیاء کاملین کا رکھتے
ہین اوصاف اولیاء کاملین کے سب اُن مین پائے جاتے ہین کیونکہ موافق شرع شریف کے ولی خدا کا اور مقبول خدا اور رسول
کا وہی ہے کہ جس کی صحبت مین محبت خدا اور رسول کی زیادہ ہووے اور ایمان ترقی پاوے گناہ چھوٹین عبادت
بڑھے اللہ جل شانہ کا خوف اور رسول مقبول کی راہ کی محبت دل مین پڑے دنیا سے بیزاری اور آخرت کے
کامون مین شوق زیادہ ہووے سو یہ سب خوبیان حضرت مولانا ممدوح کی صحبت مین تھین اور اُن کی تصنیفات
مین پائی جاتی ہین جن لوگون کو دیدۂ بصیرت اور نور ایمان اللہ کی ہدایت سے ہے وہ دریافت کرتے ہین
جو لوگ بغاوت وشقاوت ازلی مین گرفتار ہین اور اس نور کی روشنی سے محروم اور بے نصیب ہین [illegible]
شان مین یہ صادق ہے [illegible] آیات قرآنی [illegible]
مساوقہ حضرت رسول مقبول کی مولانا کے حال کے مطابق [illegible] صحیح مضمون [illegible]
ہون قال اللہ تعالی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ الآیۃ
لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما آتاہم اللہ من فضلہ الآیۃ
الغرض مولانا صاحب کا شہید ہونا اللہ کی راہ مین اور عالم دیندار متقی اور پرہیزگار محدث اور حافظ قرآن
ہونا مانند آفتاب کے ثابت ہے اور وہ جو حدیث مین وارد ہے العلماء ورثۃ الانبیاء وہ ایسے ہی علماء کی شان

ہین ہو فنعم ماقیل فمن سب العلماء فکانما سب الانبیاء ومن سب الانبیاء فمن حل فی جزاء اعداء اللہ ورسولہ فاولٰئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان هم الخسرون فقط کا قادر بد کہنا اور برا جاننا ایسے عالمون ویندار کو اور ان کی کتابون کو جس مین بالکل آیتین قرآنی اور حدیثین نبوی مندرج ہین۔ برا کہنا اشد فسق ہے بلکہ خوف کفر کا ہے ایسے عقیدے والے پر ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین اس روایت کو بیچ باب بیان کلمات ارتداد کے ذکر کیا ہے وفی الخلاصة من ابغض عالما من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر وقیل یکفر باستخفاف العلماء وهو مستلزم لاستخفاف الانبیاء علیهم السلام اور نماز پڑہنا اور اقتدا کرنا ایسے عقیدے والے کے پیچھے جسکا فسق اور بدعت حد کو پہنچا ہو جائز اور درست نہین جیسا کہ شرح عقائد نسفی مین ہے اَلْمَنْعُ عَنِ الصَّلٰوةِ خَلْفَ الْمُبْتَدِعِ فَمَحْمُوْلٌ عَلَی الْکَرَاهَةِ اِذْ لَا کَلَامَ فِی کَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ خَلْفَ الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ هٰذَا اِذَا لَمْ یُؤَدِّ الْفِسْقُ اَوِ الْبِدْعَةُ اِلَی حَدِّ الْکُفْرِ فَاَمَّا اِذَا اَدّٰی فَلَا کَلَامَ فِی عَدَمِ جَوَازِ الصَّلٰوةِ فقط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَکْمَلُ کَتَبَهُ الْعَبْدُ الْمِسْکِیْنُ محمد تقی خَتَمَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْحُسْنٰی۔ جواب مولوی محمد تقی خان صاحب و حافظ حدیث مولنا سید محمد نذیر حسین صاحب۔ و مولوی ضیاء الدین احمد واعظ دہلوی سلمہم اللہ تعالی۔ یہ جواب صحیح اور بہت خوب لکھا ہے مجیب نے اور جناب مولنا اسمعیل علیہ الرحمة مصداق اس آیت کریمہ کے ہین۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ **ترجمہ** اسکا یہ کہ اللہ نے خرید لین مسلمانون سے اُن کی جانین و مال اس قیمت پر کہ اُن کو بہشت ہے لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہو چکا ہے اسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اس معاملت پر جو تم نے کی ہے اُس سے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی فقط۔ جواب نواب قطب الدین خانصاحب و مولنا حفیظ اللہ خانصاحب دہلوی یہ دونون جواب جو مجیبین فاضلین نے لکھین ہین نسبت کرنا ساتہ بد اعتقادی اور کفر وغیرہ کلمات نا ملایم کے ایسے فاضل اجل و اکمل واتقی واورع قامع شرک و بدعت و مجاہد فی سبیل اللہ اعنے مولنا و بالفضل اولنا مولوی اسمعیل علیہ الرحمة کو سراسر کذب و بہتان ہے اکثر لوگ ان کے فیض بیان سے موفق بصوم وصلوٰة اور مجتنب شرک و بدعات سے ہوئے اور کنہ اُن کی تصانیف کا دریافت کرنا کام ہر کسی کا کم استعداد خفاش منش کا نہین جناب مقدس تو متصف بجمیع حسنات علماء ربانی حقانی سے اور متبع سنت نبوی سے تھے اور مصداق اس آیة کریمہ کے یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا وفی الاٰخرة نمورد اوصاف ذمیمہ کے لیکن حق تعالی لغزش دیتا ہے راہ راست سے بے انصافون کو ویضل اللہ الظلمین ویفعل اللہ ما یشاء ۔ ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمہ آفتاب راچہ گناہ + برا کہنا ہر مسلمان کو نافرمانی ہے خدائے جل اسمہ کی سیما ایسے اعلم اوحد العصر کو سباب المسلم فسوق اور داخل ہونا ہے اس وعید مین

ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما۔ فاعلم ان المقولات العشرة التی کتبها افضل الرسول کلها
مردودة خارجة عن عقائد اهل السنة والجماعة فمن له طبیعة بالغة وقریحة بازغة یکشف
بها عن فرائد الفنون الغازها جواب مولوی محمد علی اور مولوی محمد حسن و مولوی عبد الواحد رامپوری و مفتی سلطانی
سید رحمت علی خان دادی **مولانا** محمد اسمعیل صاحب اور مولوی خرم علی صاحب حق پر تھے اور کتابوں میں ان کی
شرک اور بدعت کی برائی ہے اور آیتیں قرآن شریف کی ہیں اس کا ترجمہ ہے پھر جو کوئی ان کو نسبت گمراہی کی
کرے یا ان کی کتابوں کو برا کہے وہ خود گمراہ ہے اور برا ہے فقط **جواب** درست ہے اور جو کوئی مولوی اسمعیل
صاحب ولی کامل کو کافر کہتا ہو وہ خود کافر ہے اور مصداق ہے حدیث من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربة
فقط جواب مولوی محمد اکبر علیخان رامپوری اور مولوی عبد القادر دہلوی **زبانی** بسیار کسان شنیدہ ام کہ پیشتر از وجود
باجود مولانا مرحوم باوجود کثرت علماء و صوفیان کہ دم تقرب باخدا می زدند قلت نمازیان بدین درجہ بود کہ بر فرجہ الوداع
در جامع دہلوی دالان او ہم خالی می بود صرف ببرکت ذات والا صفات مولانا صاحب نمازیان بکثرت آمدند
و خوب میدانم و مرا تجربہ است کہ در خانہا شرفاء و علماء و صوفیان مراسم کہ در ہنود ہست علی الاعلان جاری بودند
دیگر اعتقاد اشراک باللہ را از حق می دانستند و یا از استحسان او در نمی گذشتند و ظاہر است کہ حج کردند و بیوہ را نکاح
کنانیدند و بدرجہ شہادت رسیدند پس کسیکہ ہمچون عالم باعمل را بے حجت مخاصمت کند کافر باشد۔ ومن ابغض
عالما او فقیہا من غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر وقیل یکفر باستخفاف العلماء وہو مستلزم
لاستخفاف الانبیاء علیہم السلام لان العلماء ورثة الانبیاء واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم جواب مولوی محمد ہاشم
سونی پتی **جواب** حضرت استاذی سیدی مفتی محمد صدر الدین صاحب کا معہ تقریظات سب حضرات کے حق ہے
فماذا بعد الحق الا الضلال اور مولوی اسمعیل صاحب حاجی اور مہاجر اور مجاہد اور شہید اور حافظ اور عالم اور محی الدین تھے
اور مصداق تھے اس آیت کریمہ کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ
یَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس ان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے اور مصداق اس حدیث کا من عادی
لی ولیا فقد بارز اللہ بالمحاربة اور کتاب تقویة الایمان لب لباب ہے قرآن اور حدیث کا تو منکر اور طاعن اسکا
منکر ہے قرآن اور حدیث کا اور جس صاحب کو تقویة الایمان کی کسی بات پر کچھ اعتراض ہو اسکو لازم ہے کہ اپنے شک
اور اعتراض کو ہمارے سامنے بیان کرے نہ یہ کہ بلا وجہ سے اہل حق کی تکفیر اور تغلیط کرے ۱۲ جواب مولوی
ابو سعید المدعو بہ محمد حسین دہلوی اسمعیل صاحب کو کافر کہنے والے کا کفر رجوع کرتا ہے طرف اسی کے ۱۲ جواب
محمد عبد الحکیم ساکن عظیم آباد پٹنہ مکفر مولوی اسمعیل صاحب کا خود کافر ہے ۱۲ جواب خادم حسین عفی عنہ ساکن اعظم گڈھ
مکفر مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب کا خود کافر ہے ۱۲ جواب عبد المشتاق الی اللہ الہادی الاحد المدعو بہ بخش احمد القاضی
نوری عفی عنہ مکفر مولوی اسمعیل صاحب کا خود کافر مردود ہے ۱۲ تقویة الایمان سراسر خلاصہ قرآن و حدیث ہے ۱۲ جواب
محمد اسد علی متوطن اسلام آباد از اضلاع کلکتہ صدر مکفر مولوی اسمعیل صاحب کا خود کافر ہے ۱۲ جواب سید محمد ابراہیم عفی اللہ

ساکن باڑہ فقط مولوی اسمٰعیل حاجی شہید فی سبیل اللہ مہاجر الی اللہ کا حال جو اپنے والد ماجد مولوی محمد عبد الخالق
مرحوم سے اور علماء سے جو سنا گیا وہ ایسا نہین کہ یہ صفحہ قرطاس اُس کی تحریر کو وفا کرے حضرات کو اُن کے
اشتیاق مین یہی کہتے سنا ہے وہ صورتین الٰہی کس ملک بستیان ہین۔ اب جنکے دیکھنے کو آنکھین ترستیان ہین
اور اُن کی وصف قرآن شریف و حدیث سے ثابت و ظاہر ہوتی ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ
جَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر ایسے شخص کو جو کافر کہے وہ کمال خسران
اور ضلال مین ہے۔ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّتُوْبَ وَ يَدْعُوْ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ جواب مولوی عبد الرب صاحب
دہلوی عمدۃ الواعظین سلمہ ربہ مولٰنا محمد اسمٰعیل صاحب شہید محدث غازی دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ در اعتقاد ما از
علماء ربانی و صلحائے حقانی بودہ اند و کتاب ایشان تقویۃ الایمان بنظر این حقر گزشتہ کتابے بس عجیب غریب است
جزاہ اللہ تعالیٰ عنا و عن سائر المسلمین خیر الجزاء فی الدارین و تکفیر کنندگان ایشان برادران تکفیر کنندگان خلفاء
ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اند ہداہم اللہ تعالیٰ جواب مولوی حافظ محمد بن مولٰنا بارک اللہ صاحب ساکن لکھو کے ضلع
فیروزپور متعلق پنجاب۔ سائل میگوید کہ ہر دو کتاب برائے استیصال شرک و بدعت اند و مؤید توحید و اتباع سنت پس
در خوبی این امر چہ شک و شبہ پس اعتراض معترضین بر فہمید خود است کہ بسینہ زوری بتاویلات فاسدہ مخالف اہل
سنت و جماعت مینمایند ہداہم اللہ تعالیٰ الی الصراط المستقیم اذکار و مراقبات ہمہ بتفصیل نوشتہ اند جواب فقیر عبد اللہ
المشہور بغلام رسول ؎ بارہا گفتہ ام بار دگر مے گویم + کہ من دل شدہ این راہ نخود مے پویم۔ در پس آئینہ طوطی صفتم
داشتہ اند + آنچہ استاد ازل گفت بگو میگویم۔ کہ کتاب تقویۃ الایمان بیشک موجب تقویۃ الایمان و ایقان است و نصیحۃ
المسلمین بلا ریب نصیحۃ المسلمین و خیر خواہی شان است کہ در ہند و عرب و خراسان موجب احیاء سنت نبویہ و امحاء
بدعات و رسوم شرکیہ گردیدہ اما مصنف الاول رحمۃ اللہ فقال من اجتمع فیہ ما اجتمع فیہ
من الفضائل والکمالات کان کما سمعنا عالما عاملا حافظا مفسرا محدثا فقیها و اعظاما مجاہدا
ممن اشتری اللہ نفسہ بان لہ الجنۃ وفضل اللہ علی القاعدین درجۃ وکذا مصنف الثانی
ثبت انہ کان محدثا فقیها متورعا فمن عاداهما فقد بارز اللہ بالمحاربۃ وانا احقر الخلیفۃ بل لا
شیٔ فی الحقیقۃ احمد اللہ جعل اللہ اخرہ خیرا من اولاہ فقط ذلک کذلک لا ریب فیہ و ایضا
سمعت بهذا الوجہ من لسان شاہ عبد الغنی مسکین محمود عفی عنہ ما کتب فی هذا القرطاس
من مناقب امام الشریعۃ قامع البدعۃ محی سنۃ رسول اللہ ماحی اثار الشرک والکفر محمد
اسمعیل الدهلوی الغازی الشہید قدس اللہ سرہ فهی قطرۃ من بحرها و رشفۃ من دیمتها للہ
دره کاتبها و محررها و اما تقویۃ الایمان فما راہ هذا المسکین بالنظر التفصیلی لکنی رایت فی مقدمتہ
انہ کتب فی دفع الشرک وقمع البدعۃ فلا ریب فی صحتہ و اما نصیحۃ المسلمین فما رایتہ الی الان
فلو کتب ایضا علی نمط تقویۃ الایمان فهو شقیقہ فی الصحۃ وقد سمعت من حال مصنفہ

انه كان عالمًا محدثًا و رعًا فتكفير هؤلاء الابرار لا ياتى الا من هو من الاشرار و الفجار ١٢ الجواب
احقر الانام مير حسن شاه قادرى عمدة المحققين و زبدة المتاخرين شمس العلماء قمر الاتقياء مولانا محمد اسمعيل
صاحب رحمة الله عليه حق پر تھے اور کتابوں مین اُن کی شرک اور بدعت کی برائی ہے اور آیات قرآن شریف
کا ترجمہ ہے پھر جو کوئی ان کو نسبت گمراہی کی کرے یا اُن کی کتابوں کو بُرا کہے وہ خود گمراہ ہے عیاذًا بالله
من ذلک - جواب صوفی شاه بٹالوی - آنکہ حضرات علماء دین درجواب این سوال افاده فرموده اند باعتقاد فقیر
همه حق است اما ؎ گر نه بیند بروز شپره چشم ۔ چشمهٔ آفتاب را چه گناه ولا تلتفت الی متفوهات المتعصبين
فانهم خائفون فى الدين و انا العبد المسكين حافظ عمر الدين هوشيارپورى بسم الله الرحمن الرحيم بر ناظرين
این پرچهٔ قرطاس پوشیده مباد که کتاب تقویة الایمان و نصیحة المسلمین بهر دو در رد شرک و بدعت و اثبات توحید
و سنت بے نظیر اند و مولوی اسمعیل صاحب مغفور و مرحوم که کمالات ایشان اظهر من الشمس است و در راه خدا شهید
شده اند و در حق شهدا خدا تعالیٰ مے فرماید ولا تقولوا لمن يقتل فى سبيل الله اموات بل احياء و لكن لا
تشعرون این فقیر از استاد و پیر خویش که اسم سامی شان عبد الغنی ست صفت و ثنا مولوی صاحب موصوف
بگوش خویش شنیده است پس در حق چنین عالم ربانی بدگمان بودن نباید و از خدا تعالیٰ خوف باید نمود که آخر رفتن
است امروز باشد یا فردا پس کسیکه چنین کتب و چنین مولوی را بد گوید او خود گمراه ست بلکه خوف ایمان هم ست
جواب کمترین عباد الله محمد قدرت الله دهلوی یکم ماه محرم الحرام ۱۲۸۱ھ ما حرر فى هذا القرطاس معمول
و مقبول عند الشرع على لسان فحول الافاضل من الناس كيف لا و قد كان مولنا اسمعيل عليه
رحمة الله الجليل مصداقًا لقوله صلى الله عليه وسلم خير الناس من ينفع الناس و ذلك ظاهر من مولفاته
الشريفة الدالة على امر الدين سيما النسخة المباركة المشهورة بين الاعيان الموسومة بتقوية الايمان
ولا ريب ان هذه النسخة الكريمة مملوءة من توحيد رب الانام و سنة سيد المرسلين عليه السلام
ولا عبرة لمن انكر ما فيها من المسائل التوحيد و اتباع السنن و الترهيب عن البدعات المذمومة
والرسوم الشنيعة و الشرك القبيح ولا يعبأ لمن كفر مسلمًا حافظًا و اعظًا و محدثًا و مفسرًا و شهيدًا
فى سبيل الله و حكم بضلالته بل يرجع الكفر و الضلالة اليه فبقى انه هل يجوز الصلوة خلف من الكفر مثل ذلك الفاظ
ام لا و المعتمد عند الفقهاء لا كما فى غاية المعتبرات و انا الفقير الحقير محب العلماء العرفاء بالله
حمايت الله عفى عنه و عن من احبه لله آنچه در کتاب تقویة الایمان رئیس المحدثین و تاج المفسرین غازی و مجاهد و حاجی
و شهید فی سبیل الله جناب مولنا اسمعیل صاحب رحمة الله علیه و علی اتباعه ارقام فرموده اند عین موافق کتاب و سنت است
و نصیحة المسلمین و در رفع شرک و بدعت مثلها کتبه احقر العباد الراجی الی مغفرة رب العالمین شهاب الدین احمد عفی عنه
ما كتبتم فى هذه الاجوبة من الفضائل المولانا الشهيد المرحوم الغازى الباذل ماله و نفسه فى
سبيل الله و حقيقة تاليفه المسمى بتقوية الايمان فهو حق و حقيق خلافه لا يليق كتمه

مسکین نظام الدین ساکن ڈیرہ افغانان ۵ محررہ رئیس المحدثین وتاج المفسرین مولانا
محمد اسمعیل الشہید الدہلوی رحمہ اللہ تعالی فی تقویۃ الایمان ومولانا مولوی خرم علی
فی نصیحۃ المسلمین عین مذہب اہل السنۃ والجماعۃ وانی معتقدہما اعتقادا راسخا
جازما وانا الفقیر المذنب المسکین سعد الدین اللاہوری عفی عنہ ذنوبہ وعیوبہ
انی قد اطلعت بعض ما فی ہذا القرطاس فرأیتہ صحیحا کما قال وحررہ مولنا محمد صدر الدین
سلمہ اللہ تعالی علی رؤس المؤمنین فقد کتبہ عاجز فقیر ابراہیم عفی عنہ ۵ ثم الحمد للہ الذی
ذکرنی ذکرا بعد تحریر ہذا التقریر وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ وہو ذکر یوم کنت فی حضرۃ
وقتی واستاذی مولای سبک سنگ مولانا فضل الامام رحمۃ اللہ علیہ وکان تذکرۃ فی بحث الذی فی مولنا
شہید ومولانا فضل حق غفر اللہ ذنوبہما وستر عیوبہما فقال استاذی لا ینبغی لولدی وقرۃ عینی فضل
حق ان یبحث مع الذی ہو امام محققی عصرہ ومدققی دہرہ وہو صادق فی دعواہ سبحان
ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین وتمت کلمۃ ربک
صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ وہو السمیع العلیم العبد محمد ابراہیم ساکن بھنڈہ
ما کتبہا العلماء فی حق تقویۃ الایمان وفضیلۃ الفاضل النحریر اسمعیل صحیح وکذا الاشیہ
فی نصیحۃ المسلمین وفی فضل مصنفہ فقط۔ فقیر عبد اللہ ساکن قصبہ سوڈیان تمت
از کتاب منجی المومنین سوال آنچہ در تقویۃ الایمان ونصیحۃ المسلمین از فواید وعقائد اند موافق معتقد مین اہل سنت وجماعت اند یا
نیست جواب آنچہ فوائد وعقاید در تقویۃ الایمان ونصیحۃ المسلمین بعد از تراجم آیات واحادیث واقعہ اند بعینہ مطابق
مضمون آیات واحادیث اند اگر فرقے ہست فرق اجمال وتفصیل است اگر تفسیر بیضاوی ومدارک وجلالین ومعالم
وشرح مشکوۃ وترجمہ آن یکطرف نہادہ اولاً معنی آیات واحادیث کہ در تقویۃ الایمان ونصیحۃ المسلمین وارد ہست
با معان نظر از کتب مذکورہ دریافتہ باز ترجمہ وفائدہ آن کہ بزبان اردو ہست ملاحظہ کنند لطف این ہر دو رسالہ آن
وقت خواہند دریافت ومعلوم خواہند کرد کہ از معانی معانی متفقہ اہل سنت وجماعت اختیار کردہ وہم جواب اعتراضا
کہ بنظر ظاہر آیت وحدیث کہ بر عقاید اہل سنت وارد بود نظر داشتہ راقم کردہ مرۃ این معاملہ نمودہ ہر بار فائدہ دیگر بر داشتہ
واللہ الموفق والمعین ومنہ الہدایۃ والہام الیقین وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین ۵

مسدس

بسم الله الرحمن الرحيم

الهنا ربنا نرجوك بالامل ... ذكرا جميلا ولا نبغي به البدل

بالشوق والوجد والاحسان في العمل ... حبا لذكرك قبل الفوت والخطل

وذكرك المر عند الجاهل البطل

وعند معترف احلى من العسل

كم من زخارف هذي الدار قد فقدت ... كم من محاسن هذي الدار قد فسدت

كم من عجائب هذي الدار قد عدمت ... لكن ذكرك محبوب وما كسدت

وذكرك المر عند الجاهل البطل

وعند معترف احلى من العسل

كم من اسرة كبار الملوك غدت ... بنيانهم ومزايا الملك قد خربت

الله اكبر ما كانت وما برحت ... كانها لوجود الفخر ما بدأت

وذكرك المر عند الجاهل البطل

وعند معترف احلى من العسل

فالكل فان وانت الدائم الباقي ... رب الخلائق خلاق ورزاق

لك العبادة حقا كل احقاق ... فامنن على بتوفيق لمصداق

وذكرك للمر عند الجاهل البطل

وعند معترف احلى من العسل

بعض من الناس من اغواء شيطان ... قالوا ابشرع عبادات لاعيان

طافوا بقبور لي سجداها ني ... او للمشائخ زورا او ببهتان

وذكرك المر عند الجاهل البطل

وعند معترف احلى من العسل

حيران بادية الاشقاء والخطر ... في ظلمة الجهل والاعماء والضرر

ماذا يفيدك انوار ذي البصر ... من الكتاب وخير الخلق والبشر

وذكرك المر عند الجاهل البطل

وعند معترف احلى من العسل

لکن یجر الی اهواء فاسدة — موسوساً وبتاویلات حاسدة

مؤولا وبتحریفات کاسدة — مزخرفا وبتسویلات جاحدة

وذکرک المر عند الجاهل البطل
وعند معترف احلی من العسل

قد غیر الدین والایمان مختلسا — بالکفر والشرک للاضلال ملتمسا

تباله ولمن قد جاء ملتبسا — بالبغی والظلم والطغیان مقتبسا

وذکرک المر عند الجاهل البطل
وعند معترف احلی من العسل

فالله یرشدنا والمسلمین الی — دین النبی صحیح السنة البیضا

ولا یرد علی اعقابنا ابدا — ء الشرک والبدع والالحاد والطغوی

وذکرک المر عند الجاهل البطل
وعند معترف احلی من العسل

ایضاً

الهی لیس مطلوبی سواکا
الهی ذکرک المحبوب عندی

فیکف انوز من عجزی بذاکا
ولست اعد شیئا ما عداکا
فقدلی الهی منک حذرا

الهی کم تهاجرنی بفضله
ولکن لا اقادر ما دعانی
یزحزحنی عن الاهواء ادراکا

وشغل فی سوالک عن ضناکا
وداعی النفس صدا عن هداکا

القصیدة المجیدة — فی العقیدة الحمیدة

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله العلی الشان — سبحانه القدوس فی الوحدان

ثم الصلوة علی النبی محمد — وآله والاصحاب والاخدان

فالاعتقاد بان بارئنا هو — الرزاق والحنان والمنان

فله العبادة والدعاء باسرها — منه الاجابة والعطاء یدانی

توحید رب العالمین دلیلنا — یهدی الی الجنات والرضوان

والشرک اشنع کل شی موبق — یهدی الی النیران والخسران

فالله خالقنا وخالق کل شیء — فهو الذی ندعوه فی الحدثان

نرجو ونعبده باخلاص فلا … ندعو سواه لشدة الازمان
وهو العليم بكل احوال الورى … فى كل حين ماجرى الملوان
وهو القدير بقدرة لا تنتهى … فالخلق فى فقر الى الرحمن
يعطى ويمنع ما يشاء فما له … من صارف عنه ولا معوان
ونبينا المختار خاتم رسله … وشفيعنا الهادى الى الاحسان
خير الخلائق كلهم ذو منة … منه درينا الخير والقران
لولاه ما فزنا بدرك سعادة … الاسلام والاحسان والايمان
فالهدى خير الهدى هدى محمد … والشر كل الشر فى العدوان
من خالف القران والسنن الهدى … وهو الشقى مواقع النيران
اصحابه والتابعون لهم ومن … تبعوهموا فى الدين بالاذعان
كانوا على شرع النبى المصطفى … شمس الهدى ونجومه بامان
والاولياء والائمة كلهم … كانوا مصابيح الدجى لزمان
لا يعلمون الغيب الا ما هو ال … معلوم منهم منه بالاعلان
اى من الله تعالى ١٢
لا يسمعون نداء من يدعوهموا … فى البؤس والضراء فى الاحيان
لا يملكون لرزقهم بل قد دعوا … لله مالكهم بكل لسان
اى الى الله وحده ١٢
هذا وقوم يزعمون بانهم … قد يعلمون الغيب فى الاكوان
اى الانبياء والاولياء
يعطون ما سئلوا من الارزاق وال … آمال ما يرجوا بكل مكان
قالوا وذاك وصية منهم لهم … والشيخ عبد القادر الجيلانى
مع انه وصى بتفريد الدعا … فى كتبه لله ذى سلطان
علم الهداية شاه اسمعيل قد … دمغ الضلالة بالهدى الربانى
بحر العلوم وفيضه عم الورى … كم انقذ الهلكى من الطغيان
بدر المعارف والكرامة والولا … من نوره قد ابصر العميان
كم اسلم الكفار كم تابوا به … من لوث اشراك ومن عصيان
بذل المساعى نصحة حتى قضى … من نحبه لله بالايقان
لكن اهل الشرك عادوه وما … وصى به من حكمة الايمان
من كان يعبد شيخه او قبره … كاللات والعزى ومن اوثان
ويصيح فى الكربات ملتجئا به … بالنذر والتعظيم والقربان

وفى الهند قد كان يدرس من منع * الكفر والشرك التى فى الاعيان

ويفعل اذا جمع التلاميذ حلقة · طلعت شمس ربنا الرحمن *

فذا بغضوہ وکفروہ وفسقوا وکم افتروا فیہ من البھتان
فاللہ یھدیھم فیرزق توبۃ او فی القیامۃ حکمہ الحقانی
من یھدہ اللہ فھو المھتدی من یضلل اللہ ففی حرمان
ان الھدی مادلہ رب العلا من عندہ فی الذکر والتبیان
اوقال احمد حبہ خیر الوری فی قولہ الداعی الی الاتیان
فاللہ یرحم عبدہ عبد الکریم والمسلمین بجنۃ الایمان

ایضاً

الٰہی لیس للعبد اختیار وکل الخیر منک لک الخیار
فنحمد اذ رأینا الخیر شکرا وان شر اتاوالا اصطبار
فقد سیال الخیر خیرا وجنبنا الشرور من الشرار
ووفقنی لذکرک مستقیما علی حسن السریرۃ والشعار
الٰہی لا تمتنی قبل توبہ وعفران الذنوب علی الخسار
فانی لا اطیق اذی خفیفا فکیف اطیق لھب سعیر نار
الٰہی فارحم الحیران عبدا کریما بلطفک الجم الغفار

قصیدہ

حمد رب العالمین کیا ہو ادا
بندگی کرتے ہین ہر صبح ومسا
اس سوا کوئی نہین فریادرس
غنیدان کوئی نہین اسکے سوا
چیونٹی کی چال کی آواز بھی
آپ سب کے رزق کا ضامن ہوا
مسکن وماوی کوان کے جانتا
ویسی چیونٹی کی بھی سنتا ہی دعا
ہے نجات اُخروی توحید پر
جس کا دوزخ ہی ٹھکانا ہوئے گا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب حبیب حق نے لا اُحصی کہا
حاجتین اس سے اپنی روز وشب
اس سوا کوئی نہین مشکلکشا
آسمان پر ہووے یا فرش زمین
دیکھتا سنتا ہو در تحت الثریٰ
جتنے جن وانس اور وحش وطیور
ہے ہمیشہ سب کی دیتا ہے غذا
پس اسی سے چاہئے سب مانگنا
جس سے جنات عدن پاوین سدا
اے خداوند کریم وکارساز

درعقیدہ

مالک وخالق ہمارا جسکے ہم
مانگتے ہین با دعا و التجا
جانتا ہے حال اپنی خلق کا
ایک ذرہ بھی نہین اس سے چھپا
اسکے سب محتاج ہین وہ بے نیاز
ہین بہایم اور حیوانات ما
جیسی سنتا ہے سلیمان کی دعا
شرک ہوگا غیر سے یہ مانگنا
شرک بدتر ہے گناہون مین گنا
خاتمہ توحید پہ کرنا مرا

بندگی سے اپنی کرنا سرفراز
رہنماے و شافع روز جزا
وہ نہ گر ہوتے یہ دولت خیر کی
فخر اُمت خاک پاے مصطفیٰ
بدعتون مین سے ہے خرابی دین کی
آتش دوزخ ہی ہے اسکی سزا
اولیاء اللہ اور سارے امام
جسقدر چاہا خدا تبلادیا
وہ نہین سنتے ہین کچھ انکی پکار
ہی بلاے انبیا و اولیاء
کہتے ہین ان کی وصیت ہے کہ ہم
باندھتے ہین اس طرح کا افترا
غنیہ و فتح و فتوح الغیب مین
تم کو تو لازم ہے ان کی اقتدا
ظلمت اشراک و بدعت ہند سے
فیض جس کا خلق کو گھیرا اکھڑا
کتنے نابینا کو وہ بینا کیا
کرکے توبہ پائی ہے راہ صفا
مشرکین اسکے عدو ہین بالضرور
شرح قرآن و حدیث پر ضیا
جس سے ہو اسلام کو فرح و سرور
لات و عزیٰ کی برابر بت نما
مانتے تھے قبتین اور جانور
ان برے کامون سے روکا پیشوا
نان و حلوا نقد جو پاتے تھے سب
کفر پیران کے وہ احمق ناسزا

شرک سے تا مرگ لے مجھکو بچا
بہترین خلق ہین جنسے ہمین
یہ سعادت ہمکو ملتی از کجا
راہ جن کی سب سے بہتر راہ ہے
بدعتی گمراہ ہوتا ہی رہا
تھے شریعت مین صحابہ تابعین
تھے چراغان ہدایت مقتدا
حاجتون اور مشکلون مین لوگ جو
اور نہ ان کو رزق دیتے ہین ذرا
جو انہین سمجھے ہوے ہین غیبدان
ہر کہین سے ان سے مانگین مدعا
کذب ہے بہتان ہے ان پر صریح
مانگنا اللہ سے ثابت کیا
شاہ اسمعیل مولنا شہید
دفع کر نور ہدایت سے بھرا
قعر طغیان ہلاکت سے نکال
بدر عرفان و کرامات و ولا
راہ حق مین عمر ساری صرف کے
جس سے ہے توحید کی پوری صدا
روح جان اہل سنت ہے خلاف
ہاے کی تکفیر اس کی برملا
مشکلون مین نام ان کا برزبان
انکے کرتے تھے مثال سانبا
لوگ جب تابع ہوے ان کے بہت
ایکسان نقصان ہوا گھٹتا چلا
نکتہ چینی سے بگاڑے بات کو

احمد مختار ختم المرسلین
دین اور ایمان اور قرآن ملا
اے زہے عز و شرف ای نازبا
راہ سنت مین در رحمت کھلا
جو کرے قرآن و سنت کا خلاف
باسعادت باکرامت باہدے
غیبدان ہرگز نہین لیکن انہین
ہر جگہ سے ان کو کرتے ہین ندا
بلکہ سب کو حق تعالیٰ کیطرف
مالک ارزاق انکی ہے خطا
شیخ عبدالقادر جیلان یہ بھی
دیکھ لو ان کی کتابون مین لکھا
گر تمہین ان کی محبت چاہیئے
جو ہدایت کے علم تھے رہنما
علم کا دریا وہ ناپید اکنار
ساحل ایمان پر ان کو لیا
لاکھون اہل کفر و شرک و بدع نے
آخرش جام شہادت کو چکھا
تقویۃ الایمان کی ہے جس کی کتاب
مہلک اعداء دین سب مجتبیٰ
قبرون اور پیرون کے پوجاری جو تھے
مانگتے ان سے مرادین اور شفا
اپنے جب وعظ و نصائح مین تمام
قبر پوجون کا حسد بھڑکا اٹھا
اسلیئے دشمن نے فتوے دیئے
تہمتین اقسام کی ان پر جا

ﻠﮧ بطور خرق عادت کشف والہام سے تاکہ پیغمبر کا معجزہ اور ولی کی کرامت ہو ۱۲ ﻠﮧ فتح الربانی ۱۲

دین کی اپنے خرابی کا لحاظ
وہ ہی پاتا ہے ہدایت کی بنا

کچھہ نہ رکھا ہانے وہ مردار خا
یا الٰہی رحم کر عبد الکریم

الغرض جبکہ خدا توفیق دے
تجھے ہی طالب ہے بس غفران کا

اس کو اور سارے سلمانون کو تو
راہِ دین حق دکھا دے اے خدا

ایضاً

او پیارے شہید کے دشمن
حب احمد مین غرق وہ جی ہے
دوستان خدا سے کینہ وری
جسمین یہ کبر و خود نمائی ہو
کب وہ جانے ولی کامل کو
عیش دنیا سے کی رہائی ہو

کیا تمہین خبط و بدحواسی ہے
اسکو کافر کہو گے خانہ خراب
حق تعالی سے جنگ خواہی ہے
اصل دین سے وہ آپ غافل
جس نے راہ خدا کو پائی ہے
دین حق کے سوا اسے مقصو

دین حق پر کیا وہ جان قربان
کیا تمہارے مین کچھ بھلائی ہے
خاتمہ بد ضرور ہو اس کا
جاہل و خونی بیچائی ہے
عمر ساری گذار طاعت مین
کچھ نہ تھا دیکھو خیر خواہی ہو

ومنه ایضاً

ان دونون زور و شور مبتدعین
کیا عجب ظلمتین ہین پھیل گئین
نقطۂ نون اس مین ہو ناحق
کیا نہین دیکھتے ہوئے حق مین
کیا وہ سب تھے نبی اکرم کو
کیا اسے خوف حق کا کچھ بھی نہین
ہین خدا و رسول سے لڑتے
آفتابِ ہدی پہ دشمنِ دین
روز روشن ہوا شب تاریک
نہ حدیث نبی کی عزت کہین
ایسے طوفان بے تمیزی سے
زعم باطل سے کر دیا ہی نہین
یہ نتیجہ ہوا محبت کا
کر صفات خدا مین انکو قرین
بندگی سکے نشان کو ان پر
سمع فریاد ہر مہین و کہین

کچھہ رسالون مین کم جنون سے نہین
اک ہے شمشیر بر سر اسلام
بے سے کہنا بجا ہی اسکے تئین
سلف صالحین سے لیتے
غیبدان جانتے بحق و یقین
دین اور اہلِ دین کا خون کیا
لے کے تلوار یہ خلاف گزین
کیا دہوان دھار کر دیا دین کو
کیا نظر آئے اب کہین و مہین
دینِ اسلام کفر سے بدلا
کیسی تحریف آیتون کی ہوئین
محکمات نصوص کو سارے
اولیا انبیا کی از سر کین
کہ اسی مین ہے ان کی بس تعظیم
کہین تنقیص شان ہو اور توہین
یہ صفات خدا ہی ان کے لیئے

سیف مسلول اور منیر الدین
دوسری ہے مبیر دین متین
تف بر روئے فلک برو خود ہست
اب تلک جو ہوئے ہین اہل دین
ان سبھون پر چلائی ہے تلوار
کیسی تلوار وہ بنائی ہین
کیا یہ چھائی ہین خاک کی ڈہیرین
مہ انور کو بر جہانِ زمین
کچھہ نہ قرآن کی رکھی حرمت
ہائے کیسی ہے دین کی توہین
رد نصوص کتاب و سنت کا
کیئے منسوخ رائے سے اپنین
کہ خدائی مین ان کو پہنچا دین
کہ اسی مین ہے ان کی بس تسکین
غیبدانی و قدرت کامل
کین ہین ثابت عوام کی تلقین

کرتے تکفیر دیتے ہین فتوے
انبیا اولیا کا بد آئین
ان کی حق بات کو ہی جہٹلاتے
بڑہکے جانین ہین ان رسول امین
اتنی ہی بات پر کہ حضرت کو
ساری امت پہ ہوگی اسکی گزین
خلف وعدہ اور کذب کو جائز
کہ کنہیا کی مجلس اسکو کہین

جو معارض ہوا سمین ان کا کہین
الغرض دین حق کا خون کیا
تہمتین ان پہ کیسی کیسی لکہین
ایسے ان پر لگا کے مفتریات
غیب دانی نہین ہے کہتے ہین
گفتگو قدرت الٰہی مین
ہے کہا شان حق مین ان دین
ملحدون مشرکون کا خانہ خراب

کہتے منکر ہے بزرگون کا...
خنجر آبدار در آستین
کہ پناہ خدا وہ شیطان کو
کیئے بدنام خلق مین وہ لعین
گر یہ تنقیص ہو تو یہ تہمت
تہی کہا ہے زبون خیان دین
بدعتون کا جو رد کیا تو کہا
کیسے حق بات کے یہ دشمن ہین

یا الٰہی تو شر سے انکے بچا
مومنون مومنات کو آمین

ومنہ ایضاً

برتر ہے شریکون سے عباد مین بالا
خالق جو سبہون کا ہے خداوند تعالےٰ

اسہی کی عبادت کو پیمبر ہین بلاتے
صلوٰۃ و سلام انپہ ہمیشہ ہے والا

توحید کا جو ہند مین کچہہ نشو و نما ہے
بس تقویۃ الایمان سے ہی اسکا اجالا

جو معتقد اس کا ہے صحیح اسکا ہے ایمان
منکر جو ہو گمراہ ہے منہ اسکا ہو کالا

ایمان مین اور کفر مین کر فرق دکہادی
توحید مین اور شرک مین فیصل ہی نرالا

معیار ہے فرقان ہے میزان ہدایت
قرآن حدیثون کا خلاصہ ہے سنبہالا

ہر بات جو اسکی ہے وہی عین عقیدہ
سنت کا جماعت کا بلاشک ہو اجالا

ایمان کو اسلام کو بس فخر ہے اس سے
توحید کی خوبی ہے و شرکت کا ازالا

سنت کی وضاحت مین ہے بدعت کی قباحت
لازم ہے مسلمان کو تحقیق کا آلا

گر شک ہو تجہے قول مین میرے لے برادر
ہاتہون مین عقاید کی کتابون کو اٹہالا

یا دیکہ مقامات بہ تفسیر کبیری
یا دے گا برابر سے برابر کو مقالا

صد شکر خدا جس نے مسلمان بنایا
توحید کی توفیق دے شرکت سے نکالا

رسمی جو مسلمان ہین کب ان کو ہے تحقیق
توحید کی تمیز کہ ہے دال مین کالا

ایمان مین کئی وجہ سے ہین شرک ملاتے
سنت پہ تو انبار ہے بدعات کا ڈالا

کہچڑی کیا اسلام مین بس کفر ملا کر
رسمین ہین ہنودون کی سدا انکا نوالا

پس ایسے شریرون کو پسند آویگی کیونکر
لازم ہے کہ تکفیر سے بہر دیوین وہ کہالا

ہر شخص کو بہاتی ہے وہی ہوئی جو عادت
کیڑے کو نجاست کے نجاست مین ہے پالا

گراس کو گلابون مین نکالوگے مریگا　　ناپاک کو ناپاک سے اُلفت کا پیالا
گر شوق ہوا ایمان کا اب غور سے دیکھو　　کیا تقویۃ ایمان ہے اور اس کا اجالا
ہشیار رہو واللہ نہ گرو دام مین انکے　　دشمن جو ہین ایمان کے رکھ کفر کا جالا
جب ہند مین ہندو سے مسلمان ہوے وہ　　رسمون پہ نہین کے رہے معمول بجالا
اس غربت اسلام پہ اب دین نہ کیونکر　　تلوار چلے اسپہ ہے اور برچھی و بھالا
حمداً لک شکراً لک یا رب الوفا　　انعمت علینا نعماً تصلح حالا
فامنن برشادٍ و علی حسن ختنام　　توحیدک فاختم وقنا الشرک وبالا

ایضاً

وہ دولت جاوید نہین جسمین زیان ہے　　وہ نعمت عظمیٰ ہی کہ فائق ز بیان ہے
وہ لذت و فرحت کہ ز بس راحت جان ہے　　مثل اسکے نہین کوئی مسرت بجہان ہے

گلزار اگر کہیئے وہ گلزار جنان ہے
واللہ یہی ذکر الٰہی بزبان ہے

تسکین ہے اور چین ہی اور دل کو ہی آرام　　دل کی وہ غذا کہیئے دیا روح دل اندام
ہے زندگی اسکی ہی بجا اور یہ سب کام　　گر وہ نہ رہے موت ہلاکت ہی ہے انجام

گلزار اگر پوچھیئے گلزار جنان ہے
واللہ یہی ذکر الٰہی بزبان ہے

اللہ ترا نام مبارک ہے نرالا　　جس نام سے روشن ہی جہان اور اجالا
شمس و قمر و انجم از ہر کو اجالا　　سب چیز کو ظلمت سے عدم کی تو نکالا

گلزار اگر پوچھیئے گلزار جنان ہے
واللہ یہی ذکر الٰہی بزبان ہے

تسبیح مین اور حمد مین تیری ہین فرشتے　　دن رات ہمیشہ سے ہمیشہ نہین تھکتے
ہے قوت یہی ان کا دگر کچھ نہین رکھتے　　فرمان مین ترے ہین کبھی غفلت نہین کرتے

گلزار اگر پوچھیئے گلزار جنان ہے
واللہ یہی ذکر الٰہی بزبان ہے

نبیون کے کمالات تری یاد سے مین سب　　صدیق و شہید و صلحا کے وہ مراتب
اور جتنے ولی پائے کرامات مین مطلب　　تیری ہی محبت سے عبادت سے ہی یا رب

گلزار اگر پوچھیئے گلزار جنان ہی

بل وحش و طیور اور سباع اور بہائم
اور جتنے نباتات و جمادات ہین قائم
اور مور و مگس جتنے ہین ذی روح ملائم
سارے تری تسبیح کئے جاتے ہین دائم

گلزار اگر پوچھیے گلزار جنان ہے
واللہ یہی ذکر الٰہی بزبان ہے

ہر شے مین محبت ہی تری ساری جاری
محتاج ترے در کے ہین ادریادیاری
پہچانتے ہین تجھکو کہ ہے خالق و باری
تیری ہی انہین اسی لیئے کارگزاری

گلزار اگر پوچھیے گلزار جنان ہے
واللہ یہی ذکر الٰہی بزبان ہے

سبکو ہی فنا اور بقا تجھکو ہے مخصوص
قدوس و قوی اور صفا تجھکو ہی مخصوص
فقرا ہین ترے اور غنا تجھکو ہی مخصوص
سب حسن و جمال اور ثنا تجھکو ہی مخصوص

گلزار اگر پوچھیے گلزار جنان ہے
واللہ یہی ذکر الٰہی بزبان ہے

جو یاد سے تیری ہوئے غافل بشقاوت
یہ کام نہ آئی انہین وہ مکنت و شوکت
گو جاہ و حشم رکھتے تھے اور ثروت و نخوت
خواری ملی آخر جو رکھے حق سے عداوت

گلزار اگر پوچھیے گلزار جنان ہے
واللہ یہی ذکر الٰہی بزبان ہے

پیغامبر دین کی جو ہوئی انکو یہ دعوت
توحید کے انوار لین اور چھوڑدین ظلمت
تا ان کو ہو اشراک سے پاکی و طہارت
مانی نہین سمجھائے پہ یہ انکی نصیحت

گلزار اگر پوچھیے گلزار جنان ہے
واللہ یہی ذکر الٰہی بزبان ہے

تیری ہی عبادت کیلیے سب ہوئے مخلوق
یہ ارض و سما کاہیکو پھر ہوتے مخلوق
پہچان کے تا یاد کرین تیری لئے مخلوق
ہے قطعی عبث گر نہون اسکے لئے مخلوق

گلزار اگر پوچھیے گلزار جنان ہے
واللہ یہی ذکر الٰہی بزبان ہے

برباد انہین کردے بس قہر و غضب سے
عقبیٰ مین تو بس آتش دوزخ مین جلینگے
تا اپنی سزا دیکھ چکین سامنے انکے
حسرت مین مرین اور کف افسوس ملینگے

گلزار اگر پوچھیے گلزار جنان ہے

واللہ یہی ذکر الٰہی بزبان ہے

بے صانع مختار خلائق ہوئے کیونکر
بے حکم نہین ہوتا ہی کوئی کام برابر
گر خالق مختار ہے حکم اسکا ہے ظاہر
غفلت جو ہو اس سے تو جہالت ہی سراسر

گلزار اگر پوچھیے گلزار جنان ہے
واللہ یہی ذکر الٰہی بزبان ہے

تسبیح ترے نام کی جب پڑہتے تھے داؤد
سنگریزے محمد کی ہتیلی مین اے معبود
پڑہتے تھے پہاڑ اور پرندے بھی ای محمود
تسبیح تری کرتے تھے ظاہر ہی تو مقصود

گلزار اگر پوچھیے گلزار جنان ہے
واللہ یہی ذکر الٰہی بزبان ہے

جس دل مین تو بستا ہے منور ہی سراسر
کالا ہی اندہیرا جو تری یاد سے ہی کر
حاجت نہین فانوس کی کچھ اسکو مقرر
گویا سے چمکتے ہون ہزارون مہ انور

گلزار اگر پوچھیے گلزار جنان ہے
واللہ یہی ذکر الٰہی بزبان ہے

ومنہ ایضاً

شعر گوئی نہین مقصود و لیکن تفہیم
صاحبو گر تمہین مطلوب سلامت ہووے
شایقون کی ہوئی منظور بصد عجز و نیاز
یاد حق سے نہ پھرو مغز ہی اسکا یہ نماز

دین اپنا ہو درست اور ہو خوف خالق
ڈرو اللہ سے اور حکم پیمبر پہ چلو
تا گنا ہون سے بچو مت رکھو اُمید دراز
کرو تحقیق حقیقت سے بچا سوی مجاز

زید اور عمر کے کہنے کا نہ اندیشہ کرو
دین طاعت ہی عمل ہی نہین جھگڑا ایمین
کام خالق سے ہی مخلوق سی جھوٹھی ہی آز
نہ جدال اور شقاق از پے تحریم و جواز

ومنہ ایضاً

حسن و جمال مطلع انوار کیا کہون
وصفِ بدیع قدوۂ اخیار کیا کہون
مدح و کمالِ منبع اسرار کیا کہون
نعتِ رفیع سید ابرار کیا کہون

شانِ عزیز احمد مختار کیا کہون

محبوب بارگاہ علیم خبیر وہ
امت کا رہنمائے بشیر و نذیر وہ
مقبول بادشاہِ علی کبیر وہ
داعی ہے راہ حق کا سراج منیر وہ

مجد منیع قافلہ سالار کیا کہون

تکمیل خشتہائے مکان بلند وہ
پیغمبرون کا خاتم و تاج پسند وہ
سارے جہان پہ رحمت حق ارجمند وہ
محشر مین ہے شفاعت کبری کا قندہ وہ

ایسے نبی کا وصف مین بسیار کیا کہون

تابع اسیکے حکم کا بس بانصیب ہی
جنات عدن اسکو ہی رحمت قریب ہی
شاباش اسکو دولت و نعمت عجیب ہے
گو اس جہان مین دیکھنے کو وہ غریب ہے

اس قدردان نیک کے آثار کیا کہون

عصیان امر مین ہین اسیکے خرابیان
دونون جہان کی اور عذابونکی سختیان
دوزخ کی مار پیٹ ہی ہٹکار ہی وہان
کیسی ہی گو وہ عزت و رحمت مین ہو یہان

ایسے جلیل قدر کے اطوار کیا کہون

یارب ہمین محبت و الفت سے سرفراز
اپنے نبی کی کرکے اطاعت سے دے نواز
جسکے بغیر لاف ہی سب دعوی دراز
بس اتباع امر ہے معیار امتیاز

ایمان کا نشان ہے یہ ہر بار کیا کہون

بدعات سے خلاف شریعت کی راہ سے
ہر وجہ سے بچا ہمین سنت کی راہ دے
عبدالکریم امید مین ہی فضل کی ترے
ایمان پر ہو خاتمہ لطف و کرم سے ملے

ان نعمتون کی شکر کا اظہار کیا کہون

ایضاً

اے کرم گستر ما فضل نما شاہنشاہ
محسن و منعم ما موجد ما عالیجاہ
آب را تاب کجا بود کہ انسان گردد
گر نہ تقدیر تو از عین کرم کردنگاہ
قطرہ آب و دگر بار ملوث بذنوب
اے خداوند بدرگاہ تو جویان پناہ
رحمت عامہ بخلق نہادی لیکن
نود و نہ کہ بہ نزدیک تو داری اے شاہ
کہ بدان روز قیامت بنوازی مخصوص
مومنان را بنوازم کہ بوم چشم براہ
خالق جان و تنم رازق و رحمن منی
گر تو رحمت نکنی از کہ بجوا ہم آنگاہ
رحم کن رحم کہ طاقت بعذابم نبود
لطف کن عبد کریم است کہ محتاج نگاہ
تابع سنت احمد کنم از حب دلی
روز محشر کہ شفاعت بدہم وقت تباہ
تر زبان دار بہ ذکرت کہ شود خاتمہ ام
نیک فرجام نگہدار ز زلات گناہ
اللہ اللہ نشوم غافل و مشغول بغیر
تا گزندم نرسد روز زیان جان کاہ
گو تبہ کارم و امید اجابت برجا
کرم خویش نظر کن کہ کریمی اللہ

ایضاً

روح پاک سرورِ عالم پہ صلوٰۃ وسلام ۔۔۔ خیر اجتبا دنبی آدم پہ صلوٰت وسلام
مرقد و خاک شہ اکرم پہ صلوٰت وسلام ۔۔۔ رحمتِ خلق وجہ اعظم پہ صلوٰت وسلام
تاج ہر مرسل پہ اور خاتم پہ صلوٰت وسلام ۔۔۔ احمد مختار پر ہر دم پہ صلوات وسلام
اس حبیب حق تعالیٰ پر ہو صلوٰت وسلام ۔۔۔ جسکی الفت اور محبت مین ہی ایمان کا قیام
عین فرمان خدا ہی جسکا ہر حکم و پیام ۔۔۔ جسکی طاعت مین ہے جنت اور دوزخ ہی حرام
مصطفیٰ و مجتبا رب پہ صلوات وسلام ۔۔۔ انکی آل اصحاب پر بھی سب پہ صلوٰت وسلام
مقتدا اور رہنمائے انس و جن پر ہو درود ۔۔۔ ہے نبی اُمی لقب جسکا کہ قرآنمین نمود
نطق اسکا وحی بیشک ہی بلا نقص و فزود ۔۔۔ خلق اسکا ہی عظیم اور مدح خارج از حدود
اس جناب اقدس عالی پہ صلوٰت وسلام ۔۔۔ اُس رخ زیبا و خوش حالی پہ صلوٰت وسلام
مرتبہ اللہ نے جسکو دیا ایسا بلند ۔۔۔ جسکے آگے پست قد ہی آسمان ہفت بند
نور سے جسکے خجل شمس و قمر ہین دردمند ۔۔۔ پس مثال اسکی کہان ہی در زمین اے ہوشمند
ایسے مقبول جہان پر ہووے صلوٰت وسلام ۔۔۔ حسن یکتائے زمان پر ہووے صلوٰت وسلام

ایضاً

فرض اُمت ہی کہ پڑھ لیجیے پیغمبر پہ درود ۔۔۔ حفظ سنت ہی کہ پڑھ لیجیے پیمبر پہ درود
حرز حرمت ہی کہ پڑھ لیجیے پیمبر پہ درود ۔۔۔ عین عزت ہی کہ پڑھ لیجیے پیمبر پہ درود

جائے رحمت ہی کہ پڑھ لیجیے پیمبر پہ درود
باغ جنت ہی کہ پڑھ لیجیے پیمبر پہ درود

جس پیمبر سے ہوئی دولت ایمان نصیب ۔۔۔ ہمکو اسلام ملا نعمت قرآن نصیب
راہ نیکی کی کھلی اور ہوا احسان نصیب ۔۔۔ نور اور زندگی روضۂ رضوان نصیب

جائے رحمت ہی کہ پڑھ لیجیے پیمبر پہ درود
باغ جنت ہی کہ پڑھ لیجیے پیمبر پہ درود

نام احمد ہی محمد ہی پیارا جس کا ۔۔۔ سارے نبیون مین بلند تھی ستارہ جسکا
ختم جسپر ہے نبوت ہی اشارا جس کا ۔۔۔ وحی از حضرت حق خلق ہی سارا جسکا

جائے رحمت ہی کہ پڑھ لیجیے پیمبر پہ درود
باغ جنت ہی کہ پڑھ لیجیے پیمبر پہ درود

عین ایمان ہی ہے جان محبت جسکی ۔۔۔ فرض اللہ کا ہی خلق پہ اُلفت جسکی

پیروی ہی سے ملی ساری سعادت جسکی — حب خالق کی علامت ہی اطاعت جسکی

جائے رحمت ہی کہ پڑھ لیجئے پیمبر پہ درود
باغ جنت ہی کہ پڑھ لیجئے پیمبر پہ درود

یاالٰہی یہ محبت ہو ہماری منظور — اس محبت سے ہمیشہ رہی بس دل معمور
پیروی آپکی دی تا کہ نشانی ہو ضرور — راہ سنت پہ چلا کر دے شفاعت بحضور

جائے رحمت ہی کہ پڑھ لیجئے پیمبر پہ درود
باغ جنت ہی کہ پڑھ لیجئے پیمبر پہ درود

ایضاً

عزیزو جانو ہو کیا ہی بھلا درود شریف — شرف ہی خیر و سعادت ملا درود شریف
خدا کی رحمت و برکات دس اُترتی ہین — جو ایک بار نبی پر پڑھا درود شریف
خدائے پاک نے قرآن مین ہے فرمایا — عجیب خوبی سے دیکر پتا درود شریف
کہ آپ اور فرشتے نبی پہ پڑہتے ہین — زراہ حشمت والاسدا درود شریف
سو تم اے مومنو اس روح پاک پر بھیجو — سلام اور بشوق لقا درود شریف
فرشتے مشرق و مغرب مین پھیلجاتی ہین — کہ لیوین دوڑ کے جس سے سنا درود شریف
مزار پر جو پڑہے آپ اسکو سنتے ہین — زہے نصیب جو دولت لیا درود شریف
ہوے محبت باطن سے چاہیئے پڑہنا — حبیب پاک پہ قربان جا درود شریف
قسم خدا کی محبت یہ عین ایمان ہی — صحیح جس سے ہو پڑہنا بجا درود شریف
دلیل اسکی عمل سنتون پہ آپکی ہی — کہ بدعتون سے ہی بیزار آ درود شریف
ہوا اعتقاد و عمل وفق شرع مصطفوی — ہے چاہتا ہی بس بار ہا درود شریف
الٰہی ہمکو محبت رسول پاک کی دے — شفیع جس سے ہمارا بنا درود شریف

ایضاً

نعت محبوب خدا خیر بشر ہوتی ہی — صفت ختم رسل نیک اثر ہوتی ہے
رحمت عالمیان زیب جود عالم — فخر آدم کی ثنا شام سحر ہوتی ہے
صدر کونین زہے عزت طٰہٰ یٰسین — شان والائے محمد کی خبر ہوتی ہی
جسکی انگلی کے اشارے سے ہوا شق قمر — جیسی شمشیر سے دو نیم کمر ہوتی ہی
مہر و مہتاب بھی پرتو ہین اسیکے جانو — جسکی تحسین مین گم آٹھ پہر ہوتی ہی
تا ہے طاقت نہ کسی مین ہی کہ تعریف کرے — جسکی الحمد سے کی زیر و زبر ہوتی ہی

جسکی اُلفت مین محبت مین ہے نور ایمان
ورنہ ظلمت سے تری عمر بسر ہوتی ہے

گر تمہین شوق شفاعت ہی محبت لازم
کرو اس سے ہی شفاعت کی نظر ہوتی ہے

جانتا کیا ہی محبت کی نشانی ای عزیز
اپنے محبوب کی طاعت ہی اگر ہوتی ہے

حکم مین آپکے چل تابع سنت ہوجا
ورنہ خود لاف زنی تیری ضرر ہوتی ہے

آہ افسوس محبت کا ہی دعوی تیرا
جسکی محنت مین زبان خون جگر ہوتی ہے

برخلاف اسکے عمل ہوتا ہی سارا تیرا
بدعتون ہی مین تری عمر بسر ہوتی ہے

دیکھ ہشیار ذرا خوفِ خدا کام مین لا
یا قیامت کا جہان تیز سقر ہوتی ہے

یا حیا اپنے نبی سے تو ذرا سی بہی کر
سامنے آپکے کس منہ سے بدر ہوتی ہے

یا الٰہی رہ سنت پہ ہمین قائم کر
تبع سنت ہی محبت کا ثمر ہوتی ہے

ایضاً

مدح سالار عرب جب بزبان ہوتی ہے
فرحتِ دل سے عجب جسم مین جان ہوتی ہے

گویا مردون کو جلاتے مین یہان مثلِ مسیح
حبِ احمد سے یہی بات عیان ہوتی ہے

اک ستون خشک جو رویا تھا جدائی سے بہلا
جنبش کوہ احد سے بہی میان ہوتی ہے

سنگریزون کی وہ تسبیح بدست اقدس
شجر و سنگ سے تسلیم جہان ہوتی ہے

انگلیون سے جو بہا چشمۂ شیرین جس سے
لشکرون کو کیا سیراب نشان ہوتی ہے

شکوۂ وحش و بہایم بحضورِ نبوی
پہر درختون کی شہادت بہی وہان ہوتی ہے

گوشتِ زہر کا اقرار ضیافت مین ہوا
جو یہودی نے کیا تہا بدہان ہوتی ہے

ایضاً

نام پہ ہی سے ہون قربان عجب نام محمد
وصف کیا پوچھو ازل سے کہ ہی جب نام محمد

یعنی اللہ جو رحمان ہی اور لائقِ حمد
برگزیدہ کیا تحمید سے اب نام محمد

یہ اشارہ ہی کہ عالم مین نہین اسکا مثل
جس پیمبر کا ہی ظاہر ز عرب نام محمد

سارے اللہ کی مخلوق مین اعلےٰ رتبہ
اُس نبی کا جو رکھتا ہی ز رب نام محمد

معجزہ جسکا ہی قرآن عظیم و برتر
آفرین اسپہ کہ اُمّی ہے لقب نام محمد

مدت العمر نہ لکہی نہ پڑہی کوئی کتاب
پہر معلّم ہو سبہون کا بہ سبب نام محمد

ایضاً منہ

یارب مین تباہ و خوار و بدکار
امراض گناہ کا ہون بیمار

ہر طرح سے لائق سزا ہون
گو منتظر اب ہلاک کا ہون

لیکن ہون اُمیدوار رحمت   در سے ترے بخشدے برافت

ایضاً منہ

یارو خوشی خوشی ہی نہین جسکو موت ہے   یادِ خدا سے خوش رہو آخر تو موت ہی
کس کس کے غم مین دردؔ سے آنسو بہاؤگے   آخر تو تم بھی موت کے پنجے مین آؤگے

تخمیس

ایضاً منہ

یامن برحمته الوسیعة اقنع   لا فی سواها من صلاح اطمع
انت الکریم مؤملا لا تقطع   یامن یری ما فی الضمیر ویسمع
انت المعد لکل ما یتوقع

نجّیت نوحا یا ملاذ المبتلا   نجیت ابراهیم یوسف من بلا
وکذا الجمیع الخلق یارب العلا   یامن یرجی للشدائد کلها
یامن الیه المشتکیٰ والمفزع

یامن یصون الخلق عن ذل فصن   عن کل ذی شر معاین واذن
هٰذا العبید فلا وعزک لایهن   یامن خزائن رزقه فی قول کن
امنن فان الخیر عندک اجمع

انت الغنی وانت فیک جمیلة   لا تلبس الفقراء ثوب مذلة
بل من دعاک له الاجاب کفیلة   مالی سوی فقری الیک وسیلة
فبالافتقار الیک فقری ادفع

فضیلة ۱۲

انت الرؤوف ورب کل فضیلة   اذ یفزعون الیک فزع فصیلة
اذ لا نصیر ولا معین لحیلة   مالی سوی قرعی لبابک حیلة
فلئن رددت فای باب اقرع

ومن الذی ارجو النجاة بحلمه   اهل المراحم والنوال بقسمه
سبحانه من غافر عن علمه   ومن الذی ادعو واهتف باسمه
ان کان فضلک عن فقیرک یمنع

عبد الکریم فلا ترده خاسئا   ان کان یذنب ساهیا او لاهیا
لکنه مستغفر متباکیا   حاشا لجودک ان تقنط عاصیا
الفضل اجزل والمواهب اوسع

ایضاً منه

یارب یاحنان یامنان یا | رحمن یامن مفزعی وملاذیا | باسمائك الحسن دعونك سیدی
ان لا اخیب ما اؤمل راجیا | انت الکریم وانت ذو الفضل الذی | عمّ الوری فالعفو اطلب داعیا

ایضاً منه

غفو کریم رؤف رحیم | غفور شکور علیم حلیم
اذا العبد یاتیه مستغفرا | اتاه یلبی بفرح عظیم
ایا عبد قد کنت من ابق | وقد جئتنی بعد سوء وخیم
هنیئاً علمت الذی ینتقم | ویعفو عن الذنب رب قدیم
الا فاشهدوا یاملائك السما | غفرت الذنوب بفضل عمیم
فیارب یاخالقی رازقی | ویاحافظی ناصری یاکریم
ذنوبی وقد کنت مستغرقا | بها لاهیا عن طریق قویم
وعلمی بانی کثیر الخطا | وانت العفو الرؤف الرحیم
فمن یعف عنی اذا لم تکن | رحیما بحالی لیوم مقیم
فان یعف عنی فلا ینقصك | والا فقد صرت اهل الجحیم
فعفوا الهی وحسن الختام | وتوفیق عمل الرضا والنعیم
اذا کان لی فیك من مطمع | فانی القنوط لعبد الکریم

نقیبی

ن عظیم
ن عتقم

ایضاً منه

الحمد لله العلی العالی | عما یقول الظالمون محال
من شرکة الاعیان فی قیومها | بوجودها بوجوده المتعالی
وعلی النبی صلوته وسلامه | وعلی کرام صحابه والآل
وعلی جمیع المرسلین وآلهم | وخیار امته هدی الضلال
دعوا العباد جمیعهم لعبادة | لله وحدا مخلصی الاعمال
ونهوا عن الاشراك فی ذات الغنی | وصفاته وحقوقه فی حال
شهدت جمیع الصحف والکتب التی | نزلت بها من عند ذی الاجلال
نطقت بها التوراة والانجیل | والقرآن حقا لیس فیه مقال
ان الاله تقدست اوصافه | رب الخلائق ماله امثال
هو واحد والخلق مفتقر الیه | فی جملة الاطوار والاحوال

فله العبادة فاعبدوه لذاته … لا غيره انَّا يكون بحال

ومنه ايضًا

يامن تعالى مجده بثنائه … كل الحامد حمده لولائه
انت المدبر امر كل عبيدكا … يامن يدبر امر اهل سمائه
يامن يعم الخلق فضل نواله … يعطى للسائل باذلا بعطائه
يامن اذا ناداه مضطر البلا … كشف الضرورة سامعا لندائه
اذ انت ربٌ ذو المراحم خالق … والخلق مفتقر الى حوجائه
قد خاب من ربًّا سواك يريده … يدعو لما ربه وكشف بلائه
وله الندامة والبوار بحسرة … فى يوم كشف خساره وخبائه
يدعو ويرجو خلقه بمذلة … من زينة الشيطان فى لاوائه
والشان ان الاهل مر مليكه … يعطى ويمنع دائه بدوائه
من ذا الذى يعطى من الاعيان من … ممنوعه من رزقه وشفائه
فادع الاله لكل شانك واعتقد … كل الامور بقدره وقضائه

ومنه ايضًا

يا رب استهد بك فاهد سريرتى … اذ قد ضللت عن الطريق بسيرتى
يا رب انى مذنب خطَّاءة … بالليل والنهار رجا رخطيئتى
لكن علمت بانك الغفار ذو … طول على الغفر ان عند حيلتى
فارحمنى واغفر لى ذنوبى جميعها … اذ لا تبالى عند قلة حيلتى
من ذا الذى ادعوه ان خيبتنى … يوما احار لشدتى ببليتى
ومن الذى ارجوه يرحم غربتى … متضرعا متفجعا بمصيبتى
مع اننى متولع الشهوات قد … ضيعت عمرى فى اللهو نقيصتى

ومنه ايضًا

يارب رحمتك الوسيعة ارتجى
فى بحر عفوك قطرة بل لا تجى
ان شئت تغفرنى ذنوبى باسرها

والى جميل العفو منك فالتجى
مالى سوى تقى بفضلك حيلة
او ان تشا عذبت مملوكا نجى
خسر عليك برحمة يا الملتجى

اذ ليس لى الا الذنوب وكلها
يا الى سوى طمعى بكرمك مخرجى
لكن فى التعذيب خسرانى ولا

ومنه ايضًا

ومنہ ایضاً

رحمت کی نظر جس پہ ہوئی روز ازل سے
پاتا ہے رہ راست وہی رد و بدل سے
تقدیر سعادت کی لکھی روز ازل سے
تحقیق سے انصاف سے اخلاص سے دل سے
یہ فضل خدا کا ہے جسے چاہے وہ دیوے
طاقت ہے کسی کی کہ وہ خود زور سے لیوے

جتنے ہین یہود اور نصاریٰ و مجوسی
اور جتنے فرق ہیں کہ اسلام مین بستی
اور جتنے ہین اقوام بر اصنام پرستی
سب اپنے ہی اعمال کی کرتے ہین درستی
نازان ہین ہر اک حال پہ اپنے ہی سراسر
تصویب مین اپنے ہی عقائد کی برابر

اب کسکو ہدایت و ضلالت یہ ہی جانو
کفار کو چھوڑو تو مسلمانون کو دیکھو
ہر ایک دلیلون سے جھگڑتا ہی بچہ تو
الحاد کو قرآن سے بتا دیتے ہین تمکو
خود کلمۂ توحید مین دکھلاتے ہین اشراک
عالم کو خدا کرکے بتاتے ہین وہ ناپاک

جب خود ہی خدا ہون تو عبادت رہی کسکی
جب سب ہی ہوئے یکسان ہی تو حرمت رہی کسکی
حاکم ہی سبنے آپ اطاعت رہی کسکی
مادر وہی دختر وہی عورت رہی کسکی
کچھ فرق ہی رہتا نہین خنزیر و غنم مین
ہر پاک مین ناپاک مین معبود صنم مین

اس مذہب باطل سے جدا نہین ہے کوئی بد
پھر شرع مبین سے بھی اسے ملتا ہے مسند
اس کفر غلیظی کو غلیظی مین نہین حد
قرآن سے اخبار سے اقوال سے یکسر
لیکن یہ خیالات ہین وسواس شیاطین
کیا کفر کو اسلام مین کچھ ہوویگی تسکین

اس مذہب باطل سے ہزارون ہوئے گمراہ
مخلوق پرستون کو دلیل اس سے ملی آہ
سکتے ہین حقیقت کی طریقت کی ہے یہ راہ
چاہین جسے کرلیوین خدا اور شہنشاہ
پھر غوث و قطب کیون نہ خدائی مین ہون شامل
قدرت مین تصرف مین ہی اور علم مین کامل

۵۱ کسی نے کہا ہے ۵ آدم کو خدا مت کہو آدم خدا نہیں ۔ لیکن خدا کے نور سے آدم جدا نہیں ۱۲

ایسے ہی چند اقوال سے اب سیف ہے مسلول
ناسخ ہیں اسے جان کے منسوخ کیئے طول

یہ مذہب باطل ہی انہین جان سے مقبول
آیات و احادیث مین تاویل کی مجہول

اللہ تری شان ہے باطل مین وہ گھسکر
کیا رد و بدل دین کو کر ڈالا ہے ابتر

جتنی کہ شریعت کی دلیلین تہین مقرر
سب مین ہی کلام اسکو اٹھا دیتا ہی اکثر

اقوال تہے علمار شریعت کے مکرر
اٹکل سے شرارت سے یہی بات ہی اظہر

شرکت کے عقیدے کو تو محکم ہے بنایا
اس ہی کی طرف سب کو لا پہیر بتایا

اب ہم تو مسلمانو کا انصاف پہ چھوڑین
رشتے کو تعصب کے وہ تحقیق سے توڑین

دریافت مین حق بات کی منہ اپنا نموڑین
دل اپنا سدا یاد سے اللہ کی جوڑین

فرمان خداوند پیمبر مین چلوگے
دین اپنا سنوارو گے جہنم سے بچو گے

دنیا کے امورات مین تم کرتے ہو نزاعات
لازم ہے تمہین دین کی ایسی ہی رعایات

تحقیق سے تفتیش و تامل سے ہر اک بات
مرجاؤ تو اس دین کے سوا کوئی نہ ساتھ

فرزند و زن و خویش و قبائل ہین تمہین کے
اللہ کے ہان قلب سلیم اپنا ہی آوے

اللہ ترے فضل کے محتاج ہین ہم اب
جیتے موئے ملت پہ پیمبر کی رہین سب

توفیق رہ راست کی دی ہمکو تو یا رب
اشراک سے بدعات سے محفوظ رکہین لب

ایمان و محبت مین پیمبر کی ہی مرجائین
سنت کی اطاعت مین پیمبر کی گزر جائین

مختصر فہرست کتب

مطبوعہ مطبع انصاری دہلی

صحیح بخاری مع شرح فتح الباری
مطبوعہ انصاری ۳۰ پارہ کامل رجسٹری شدہ قیمت ۵۰
صحیح مسلم مع نووی اعلی درجہ کی صحیح خوشخط موزون تقطیع
مع اضافہ فہرست مضامین و مختصر فوائد مفیدہ مطبوعہ انصاری
بار دوم قیمت عہ ولہ مجمع الزوائد و منبع الفوائد
جسکا مطالعہ کمیابی کی وجہ سے چشم دنیا پر سخت مشکل تہا۔
مطبع نے ہزارہا دقتون کے بعد زیادہ روپیہ خرچ کرکے اس
دریکتا کو رفاہ عام کیلئے چہاپ کر قیمت بہت ہی کم مقرر کی

تا شائقین حدیث پر گران نہ ہو۔
حصہ اول رجسٹری شدہ عہ کتاب الایمان یہ کتاب بھی
اس سے پہلے کبھی نہین چہپی تہی اسپر بھی مطبع نے بہت خرچ
کیا اور عمدہ طور پر چہاپا قیمت ۶ اعلام الموقعین دو جلد
کامل للعہ ترجمان القرآن بلطائف البیان ۱ تا ۲ پارہ
جو کئی سو تفسیرون کا خلاصہ و لب لباب ہے کتاب
فارسی از خواجہ میر درد جو اس فن تصوف کے ماننے ہوئے
استاد ہین کامل تھے نہایت جستجو سے چہاپا ہے قیمت عہ

التماس

ہمارے اس رسالے کے ناظرین کی نظر عالی مین کہین یہ بات نہ سماوے کہ سیف المسلول اور منیر الدین تو دو کتابین بڑی بڑی ہین اور ان مین دلائل اور فتاوی اور دعاوی بہت لکھے ہین سو ان سب کا یہ مختصر کیسا جواب ہوسکے لگا جسکا یہ خیال ہو اون کو لازم ہے کہ ان دونو کی دلیلون اور فتوون اور دعوون کو از اول تا آخر ذہن مین مستحضر رکھکر ان کا جواب یہ رسالہ دیکھ لین بالفرض ویسی ہزارون کتابین لکھی جاوین تو بھی ایک جواب ان سب کا ہی ہمارا یہ کام نہین اور کیا ضرور ہے کہ ایک مطلب واضح صاف صریح کو جو گونا گون لباسون مین رنگ دیکر اپنے زعم کے مطابق محرف ومبدل کر لیا ہو حالانکہ وہ فی الحقیقت ہیچ ہی اور کوئی دلیل شرعی یا عقلی اس کے مساعد نہین ہے سو لفظ بلفظ قال اقول کے ساتھ بالاستیعاب لکھین مثلاً ایک انبار چنین گو خر جیسے ہی سے پیشاب کیا ہو اسکی ایک موٹھی بھی نمونہ بتلانے کیلئے کافی ہے کیا حاجت کہ اسکا ہر ہر دانہ نکال کر دکھلایا جاوے واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ وقالوا لنا اعمالنا ولکم اعمالکم سلام علیکم لا نبتغی الجاہلین یار و زر و دشمن کے اثبات و ابطال مین اختلاف پڑا تو ثبت کا اتنا ہی کہنا دلیل وافی شافی ہی کہ بھائی سورج تو چمک رہا ہی اب دن کے ہونے مین کیا تردد باقی ہی تا فی کے ہزار دلیلون کا اور نازک نازک خدشون اور شبہون کا یہی ایک جواب بس ہی اور بہت ہے والسلام

صحت نامہ رسالہ رد السیف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
لوح ۱	۱۴	آآپکو	آپکو	۱۵	۲۳	بوجہل	ابوجہل	۶۷	۹	وہوالشقی	فہوالشقی
۵	۲۳	الاالله	الاالله	۳۳	۶	تواریخ	تواریخ	۷	۱۷	الاٰمال	آمال
۶	۶	سی	ہی	۳۶	۹	نہبین	انہین	〃	۲۷	ملتجنا	ملتجا
۷	۱۳	دلو	ولو	۴	۱۶	کرتا	کرنا	۷۵	۵	دیکھنے کو	کہتے ہین سکو
〃	۱۸	یو	تو	۳۸	۲۳	مظاطر	مظالم	۷۷	۱۹	ہوا	ہو
۱۱	۲۵	اب	آپ	۴۰	۱۶	ہرتا	پھرتا	۷	۲۳	شام سحر	شام وسحر
۱۳	۶	بےیقین	یقین	۴	۲۵	گونا	گونہ	۷۸	۹	کالم	قائم
۱۵	۲۵	دغیرذالک	وغیرذالک	۴۷	۱۷	خوالص	خصائص	۷۹	۱۱	للسں ائک	للشمائل
〃	حاشیہ ۲۶	کہتا	کہتا ہے	۴۸	۱۰	باید دہستہ	باید دانست	۸۰	۱۴	فان یحیف	فان تعف
۱۷	۶	برخات	برخلاف	۵۱	۹	علیہ الصلوۃ	علیہم الصلوۃ	۷	۲۷	جملتہ	جملۃ
〃	۱۰	برکندہ	کہ برکندہ	〃	۱۱	چاہیے	چاہئے	۸۳	۱۱	خداوند پیمبر	خداوند و پیمبر
〃	۲۲	جہی	بہی	۶۶	۱۴	بفضلہ	بفضلہ				

تمت

۲۹۷۶۴۴ ع

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ جرمانہ لیا جائے گا۔

۲۴۴۵

س - ٤ -

٢٩٧٧٨٨

مولوی محمد عبد الکریم صاحب

رد السیف علی من سلہ بالحیف

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

۴۔ [illegible]

۵۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا یا [illegible] منع ہے

۶۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہیں کی جا سکتیں۔ فقط